

مکتوبات

(فارسي)



موسي زئي شريف







مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قدس سرہ

قدس سرہ

حسب الارشاد

حضرت صاحب زادہ محمد زاہد صاحب بن خواجہ محمد سراج الدین
قدس سرہ میوٹی زئی شریف

تصحیح

فقیر عطا محمد کان اللہ لہ ساکن چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

بہ حسن توجہ

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاگوانی ساکن کڑی افغانان، ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان و برادرانش پسران حافظ صاحب موصوف سلمہم ربہم

طابع

مطبع صدیقیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

تعداد ۱۰۰۰

بار اول

فہرست مکاتیب شریفہ

۱	مکتوب اول بنام خلیفہ محمد جانان ساکن مرغہ	۴۳	۱۷	مکتوب ہفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ	۴۲
۲	مکتوب دوم بنام ملا امان اللہ خلیفہ ہراتی	۶	۱۸	مکتوب ہشتم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۵
۳	مکتوب سوم ایضاً بنام خلیفہ صاحب ہراتی	۱۰			
۴	مکتوب چہارم ایضاً	۱۶	۱۹	مکتوب نوزدہم بکلامیر واعظ صاحب اخوندزادہ	۴۵
۵	مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود شاہ احمد سعید صاحب مجددی دہلوی ثم الہدی قدس سرہ	۲۲	۲۰	مکتوب ششم ایضاً	۵۰
۶	مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان ساکن مرغہ	۲۴	۲۱	مکتوب ہست دہم بجناب پیر دستگیر خود در تعداد خلفاء خود	۵۴
۷	مکتوب ہفتم ایضاً	۲۵	۲۲	مکتوب ہست و دوم بکلامیر واعظ صاحب	۷۹
۸	مکتوب ششم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۲۶	۲۳	مکتوب ہست و سوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پیوندہ	۸۲
۹	مکتوب نهم بحضرت پیر و مرشد خویش قدس سرہ	۲۷			
۱۰	مکتوب دہم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ	۲۸	۲۴	مکتوب ہست و چہارم بنام ملا عطاء محمد صاحب اخوندزادہ	۹۴
۱۱	مکتوب یازدہم ایضاً	۳۰			
۱۲	مکتوب دوازدهم بخلیفہ ملا ہیبت اخوندزادہ	۳۱	۲۵	مکتوب ہست و پنجم ایضاً	۹۶
	ہر پیل کیفری		۲۶	مکتوب ہست و ششم بنام خان ملا خان صاحب	۹۸
۱۳	مکتوب سیزدہم بنام مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ (ژوب)		۲۷	مکتوب ہست و ہفتم بنام خلیفہ جلیل القد	۹۹
۱۴	مکتوب چہار دہم بنام ملا ہیبت اخوندزادہ	۳۳	۲۸	مکتوب ہست و ہشتم بنام سید جیدر شاہ صاحب	۱۰۰
۱۵	مکتوب پانزدہم بکلامیر واعظ صاحب اخوندزادہ	۳۴			
	قدس ہمارے		۲۹	مکتوب ہست و نهم بنام قاضی جید شاہ صاحب	۱۰۹
۱۶	مکتوب شانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی	۴۱	۳۰	مکتوب ہست و دہم بنام مولوی عبداللہ صاحب تاریخ وصال	۱۱۱
	کہ مجاز حضرت بودند				۱۱۲

یک مکتوب متبرک کہ بنام پیرزادہ شاہ رؤف احمد قدس سرہ از دستخط خلیفہ جلیل القد حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ ہے است اس مکتوب شریف مجموعہ نہ ہو در مقدمہ درج کردہ شد است۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ❖

تنبیہ

مقدمه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي اوضح سبل هدايته بالذوات القدسيه ادام شعاع شرعه في عباده
بالنفوس المطهره شرفه الله تعالى مجل افاضاته المنزله على انبيائه وجعلهم معجزه باقية
من معجزات رسوله صلى الله تعالى على انبيائه واصفيائه واتباعهم خصوصاً على دليل
الاولين والاخرين خاتم الرسل والنبيين سيد الانبياء والاصفياء في الاولى والاخره وعلى
آله واصحابه واتباعه الى يوم القيامة.

اما بعد ، فقير عطاء محمد عفي عنه عرض می دارد که غنایت بی علت خداوندی حل مجروح بنده را در
خدمت بابرکت حضرت شیخ مرکز النبه العالیة المجدیة هادینا و مرشدنا الخیر محمد عبداللہ نور اللہ تعالی مرقدہ
رسانید قدر معتد بها از اوقات سیم در خدمت عالیہ ایشان گذرانید دفاتر شتہ از مکتوبات حضرت المجتہد
والخواجہ محمد معصوم قدس سرہما در خدمت شیخ سبقت خواندیم رسایل دیگر از حضرات سلسلہ شریفہ کہ معمول
خانقاہ شریف سر اجیہ مجدیہ بوده است.

علی العموم حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنه با فادہ معارف خصوصیہ حضرات کرام فقیر را در مجالس
خصوصیہ می نواختند فقیر این فوائد را حسب الارشاد بقیہ کتابت می آورد. والحمد للہ علی الغنامہ
ارشاد فرمودند کہ رسالہ مشہر کہ "تحفہ سعیدیہ" را مخلص کردہ از سرفروشیس مگر دراد (بر خلاف طریقہ کرامات
ظاہرہ نویسندگان) ذکر خوارق مخصوصہ حضرات کرام را نصب العین کردہ شود یعنی علوم و معارف کہ
از ایشان صدر یافتہ متعلق بتوضیح مقامات طریقہ اند کہ ہمیں علوم مخصوصہ آئینہ کمالات ایشانند و
بتفصیل ہمیں علوم شریفہ ایشان بقا طریقہ بلکہ تکمیل آن حاصل است و ہمیں علوم اند کہ ارباب طریقت
را موجب بصیرت می باشند و معیار صحت و سقم احوال ایشان می گردند پس اہتمام بعلم نافع حضرات
اہم تر است از ذکر خوارق ظاہرہ ایشان. ۱۱

ازین ارشاد پر حقیقت سر التزام کردن مشائخ بزرگوار مکاتیب سائل حضرات باطلہ اضع می شود کہ مشائخ
بطور شغل از اشغال طریقہ درس و تدریس مکاتیب حضرات مقرر فرمودہ اند.

تفصیل اس اجمال آنکہ دار سلوک طریقہ حضرات مجذبیہ پر توجہات مشلحہ است کہ توجہات خود القاء ذکر جذبات و لطائف طلب کردہ از نسبتہائے عالیہ طلب راسر فزاری سازند اما در طلب بعد از استعداد قبول توجہات وجود دوا ضروری است۔ ربط معنوی با مشلحہ کرام و رعایت ادب ضروریہ طریقت کہ موجب استقامت بر شریعت مطہرہ و ترقیات در قرب الہی اند۔

در مشلحہ چنانچہ برائے افادہ توجہات شریفہ اوقات مخصوص بودہ اند کہ بعد نماز صبح و عصر باطلہ حلقہ توجہات منعقد می ساختند ہم چنین برائے تحصیل آن دوا طلب را مقید بقراءت مکاتیب و رسائل حضرات کرام می نمودند۔ علی ما ہو المہمود من اطوار ہم العالیہ۔

در زمان حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ و ضلیفہ اش حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہ در خانقاہ موسی زئی شریف ہیں طریقہ مسلوکہ معمول بہا بودہ است چنانچہ از مطالعہ فوائد عثمانیہ واضح و لاغ است۔

اما چوں نوبت بحضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ رسید ایشان افادہ توجہات منحصر در طلب اوقات مخصوصہ نہ داشتند بلکہ صرف ہر وار دو صادر فرمودند و از کمال شفقت بخلق علی العموم مصروف بافادہ خلق اللہ می بودند حتی کہ والد ماجد حکیم عبدالرسول صاحب بکھروی مولانا قمر الدین علیہ الرحمۃ چوں بعد از وفات شیخ خود حضرت بیربل والہ در خدمت خواجہ سراج الدین قدس سرہ برائے تکمیل سلوک حاضر شد نہ دریں جا صرف حلقہ صبح دیدہ عرض کردند کہ در خدمت بیربل شریف والہ حلقہ توجہات دو وقت می بودہ است اما دریں جا حضرت یک وقت حلقہ منعقد می فرمایند۔ حضرت خواجہ سراج الملتہ والدین فرمودند "مولانا دریں جا ہر وقت حلقہ است"

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ معمول خواجہ سراج الدین قدس سرہ آن بود کہ بظاہر بخدمت کردن واردین و صادرین می بودند یعنی در باطن مصروف توجہات کردن بہر کسی علی حسب استعداد می ماندند۔

حضرت السراج قدس سرہ در صرف توجہات چنداں شغف نہ نمودند کہ درس کتب و مکاتیب در آن حضرات کرام را حلقہ توجہات گردانیدند۔ بعد عصر بجائے انعقاد صرف حلقہ توجہات مجلس درس بمع توجہات ساختند۔

حضرت الشیخ از شیخ الشیخ ابوالسعد احمد خاں قمر اللہ تعالیٰ مرقدہما حکایت می نمودند کہ روزی حضرت خواجہ سراج الحق والدین اوشاں را فرمودند کہ مولانا یک وعدہ من می کنم و یک عدہ شما کنید

من وعدہ می کنم کہ شمارا درس مکتوبات خواہم کرد بدین طور کہ در ہر مقام توجہات خواہم کرد
 شما ہم وعدہ بکنید کہ تا تمام مکتوبات شریف مراجعت بخانہ خود نخواہید کرد پس سبب حکم حضرت
 مولنا خود را مقید بخواندن مکتوبات شریف ساختند و باتوجہات درس مکتوبات با تمام رسانیدند
 حالانکہ قبل ازیں مکتوبات شریف چہار مرتبہ در خدمت شیخ خود گذرانیدہ بودند۔ در اثناے قراءت
 روزی حضرت خواجہ از مولنا پرسیدند کہ فائدہ می شود؟ حضرت مولنا فرمودند کہ فائدہ بکمال است
 حضرت شیخ فرمود کہ شیخ مولنا احمد خاں قدس سرہ فرمودند کہ در وقت جواب گفتن اگر چہ احسان
 نبوده مگر الحال کشف غوامض مقامات حضرت المجدد قدس سرہ برکت ال توجہات حضرت خواجہ
 علی التوالی حاصل است۔ من بعد ذلک ہمیں طریقہ قراءت مکتوبات معمول بہادر حضرات
 گشت۔

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ چون نظر باحوال خود و اصحاب خود می کنم موجب
 مسرت چیزے نمی نماید الا آنکہ بمثابنہ احوال حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ و احوال
 یاران ادا اند۔

ایں طریق منورہ برائے قراءت مکتوبات و حصول توجہات مثل شیخ موجب ثمرات عظیمہ و
 فوائد جسیمہ مشاہدہ شدہ است کہ بعد از شہادت حضرت شیخ المجدد کورہ بالا احتیاج بہ بیان
 چیزے دیگر نیست۔ اما تھذیب نعمۃ اللہ تعالیٰ می گویم کہ روزے ایں فقیر بعد العصر حسب معمول
 قراءت مکتوبات شریف بر شیخ قدس سرہ شروع کرد۔ بحجرت شروع کرد۔ دن در ذہن و بصیر فقیر مرقوم
 شد کہ بالمقابل حضرت المجدد قدس سرہ تشریف فرما اند و فقیر بر حضرت ایشال قراءت می کند
 تا اختتام قراءت ہمیں کیفیت در مشاہدہ بود۔

بعد فراغت حسب معمول برائے تفریح بیرون آمدند و در اں وقت علی العموم فقیر ہمراہی ہوئے
 ارشاد کردند کہ ختم حضرت المجدد در خانقاہ شریف نکرده آید؟ فقیر عرض کرد حضرت بہتر است۔
 پس بعد نظر از اں تاریخ ختم حضرت مجد قدس سرہ جاری شد و قبل ازاں صرف بر ختم خواجگان بعد
 صبح و عصر اکتفا می رفت۔

ازیں نمونہ کہ بیان شدہ واضح می شود کہ استفادہ از مکاتیب رسائل حضرات مہربان
 ارادت را علما و ذوقا بہر دو وجہی باشد ازیں جا است کہ در حضرات اہتمام بمکاتیب رسائل
 جمعا و حفظا معمول شدہ است۔ چون ایں فقیر در خدمت شیخ مکاتیب حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ

قرأت می کرد کمال اہتمام بہ تصحیح نسخہ فرمودند بعد از تکمیل تصحیح اہتمام طباعت ہم خود فرمودند۔
فجزاہ اللہ خیر الجزا۔

از انفاست متبرکہ و فیوضات خصوصیت حضرت کرام است کہ در عموم متوسلین این شغف جاری و ساریست درین نزدیکی الایح المکرم حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی ساکن ملتان کتاب متبرکہ فوائد عثمانیہ را کہ جامع ملفوظات و معمولات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است بر آسن صوت تحفہ برای منتسبین حضرات موسی زئی شریف ساخته است و حسب الاجازۃ حضور صاحبزادہ بقیۃ السلف محمد زامین خواجہ محمد سراج الدین المعروف بحضرت مرحوم نور اللہ مرقدہ طبع نموند بعد از فراغت از ان فقیر را بطاعت کتابے دیگر از فوائد حضرات کرام مامور ساختند۔ نزد فقیر یک مجموعہ مختصر از مکاتیب سر حلقہ حضرات کرام حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ بود کہ اگرچہ بہ تعدد اتاسی مکتوب بودند اما باعتبار فوائد دریائے بے کران اند فوائد طریقت را جامع کہ ابتدا و انتہا و وسط سلوک مجددیہ را کما حقہ از ایشان بیانے است و تاہنوز از کلام آل حضرت والا کتابے ہدیہ ناظرین نگشتہ بود عزم مصمم فقیر بر طباعت این مجموعہ متبرکہ گماشت چون این مجموعہ مختصرہ کہ جمع کردہ خلیفہ اوشان مولینا محمد عادل صاحب کہ ذکر خیر او ہم از قلم شیخ در ضمن تعداد خلفاء درج است بودہ است کہ بچوہ خود جمع نمودہ اند والا مکاتیب آل والا مختصر درین قدر نیستند۔ و این مجموعہ نوشتہ بقلم مولنا خان محمد مرحوم در این والہ بودہ است کہ مملو از اغلاط بود فقیر بہ نہایت جد و کدہ در تصحیح آن بکاد برده است۔ اما از اجاب فوائد اخذ کنندگان استدعا است کہ اگر زلتے یا بند راجع بقصور فقیر داشتہ در ذیل عفو و کرم پوشند و چون حظ گیرند این فقیر و جناب حافظ صاحب موصوف و مولنا خان محمد مرحوم را بدعا حسن خاتمہ و مغفرت عوض نمایند۔ جزاکم اللہ خیر و یرحم اللہ عبدًا قال آمینا۔

فائدہ

بزرگان دین فرمودہ اند کل کلامیہ بجز و علیہ کسوة قلب منہ بزر یعنی کلام ابواب قلوب صافیہ حامل کیفیات یاطنیہ ایشان می باشد۔ مثلاً بر کسے کہ کیفیت نہ بہ غالب است در کلام او آثار زہد نمایان خواهند بود، و کلام صاحب معرفت خصوصیت حامل تعریفات آئینہ خواهد بود و علی ہذا القیاس۔ کحضرات مجددیہ قدسنا اللہ تعالیٰ با سرائیم چون کمال نسبت را افاضہ یقین خاص مقرر فرمودہ اند کہ موجب بدیہی شدن معتقدات اہل سنت والجماعہ است و سبب تسہولت در ادائے احکام شرعیہ باشد و وجود این یقین خاص

بدون استقامت شریعت و لزوم آداب طریقت و اجتناب از مخترعات و بدعت بنزد این اکابر از قبیل محال عادی است و اموریکہ در ابتدا یا وسط سلوک از جذبات و اردات و کشفیات وغیرہ باشند بنزد این اکابر کالمطروح فی الطریق و غیر ملتفت الیہا اند بلکہ التفات و تعلق بایں امور را مانع اصل مقصود فرمایند۔ این است قانون مختصر سلوک ایں حضرات کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اگر طالب ذی فہم در کلام ایں اکابر تامل نماید امور مسطورہ بالا را ارکان مکاتیب ایں حضرات خواہد یافت۔ چنانچہ ہمیں مکاتیب حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ در پیش اند مکتوبے از تنبیہ بریں امور مذکورہ خالی نخواہد بود بعضے مکاتیب شریفہ مخصوص ہر اے رد بدعات کردہ شدہ اند از بنجا واضح می شود کہ اہم ترین اجزاء طریقت اجتناب از بدعات است حتی کہ صاحب الطریقہ می فرمایند در دیوضات و برکات از خباب شیخ تا آل زمان است کہ احداث در طریقہ او نکردہ آید و چوں احداث آمد فیوضات و برکات موقوف می گردند۔ اعازنا اللہ تعالیٰ منہا پس آل حضرات کہ در طریقہ حضرت حاجی صاحب خود را نسبت کردہ معتقد خلاف اہل سنت و الجماعۃ باشند یا ملوث بہ بدعات مثل سماع نغمات مرصعہ و بنائے قبہ جات وغیرہ اطوار غیر مضبہ حضرات کرام و یا آنانکہ جذبات و حرکات متنوعہ را عمدہ مقاصد طریقہ شمارند و از برائے آوردن تحرکات طریق جدیدہ اذکار و اوراد احداث کردہ اند۔ و ہم آنانکہ مجرد اتساب الی الشیخ را طریقہ نامند ایں جملہ حضرات را مطالعہ ایں مکاتیب شریفہ از اہم مہام است۔ ہذا نا اذنہ و یا اہم الی الصراط المستقیم۔

فاتیح

یک مکتوب شریف کہ مشتمل بر فوائد خصوصیہ شریفہ است و بحضرت پیرزادہ بزرگ شاہ رؤف احمد صاحب و آل ہم از دست خلیفہ ذائب مناب خاص خود یعنی حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است کہ مولینا خان محمد مرحوم اورا علیحدہ نوشتہ بود آل ہم تبرکات دریں جادہ مقدمہ نوشتہ شدہ است و یا اللہ التوفیق۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

فقیر عطا محمد نقشبندی کان اللہ
۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

بخدمت شریف صاحبزاده عالی مراتب الاشراف حضرت شاه رؤف احمد صاحب سلمہ اللہ

تعالیٰ :-

بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش می نمایم دو قطعه عنایت نامہ مع رسالہ شریف صادق مصدوق رسید مسرتہا بخشید جزا کم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء و از مندرجہ آں ، خیلے سُر حاصل شد حق تعالیٰ و تبارک زیادہ تبرکت و اشاعت طریقہ احمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ عنایت فرماید و ہر استقامتہ مردانہ باشند و از ہمہ کس بے گانہ در صحبت ہا دیوانہ و ما از ان صاحب زادہ و الامتاق بسیار خوش ہستم خدا کے تعلقے در ہر دو ہماں خوش دارد و مشغ کرام نیز رحمۃ اللہ علیہم از شما خوش باشند و ہر گاہ در دہما توجہ و حضور و جمعیت و وسعت انوار پیدا شود بہتر آن است کہ آں توجہ مضمحل گرہد باز توجہ بفوق بکنند خدا کند کہ تصفیۃ قلب و تزکیۃ نفس بطالبان خدا حاصل شود فقیر را از دعا فراموش نکنند و آنچه از فتوحات عنایت شود حصہ بہ فقراء معین باشد و فقراء کہ جلساء اللہ ہمراہ شما باشند و مذکور تفسیر و حدیث و مکتوبات شریفہ و عوارف و تعرف و نفحات و فقہ و در حلقہ متبرکہ شدہ باشند و وقتی از اوقات سجدات محبت نیاز مندی و بہ تصرعات و گریہ زاری بجناب حضرت باری کرہ باشند و خلوتی کہ خالی از غیر و شما باشند و ایں فقیر حقیر لاشے را بہ دعایا دارند و از مطالعہ سالہ شریفہ بسیار خوش شدیم و حق تعالیٰ آں چنان کند کہ مضامین رسالہ شریفہ کمالاً و تکمیلان علی احسن الوجوہ در شما و در یاران شما ظهور کند و طالبان خدا را بہرہ یاب کند حق تعالیٰ آنچه آبار و اجداد و کرام شمار اعطا کردہ شمار اعطا کند - والسلام علیکم وعلیٰ امن لدیکم - تمت ۱۲

از دست حقیر پر تقصیر لاشے عثمان عفی عنہ -

بتاریخ ۲۲ ماہ شعبان المعظم ۱۲۶۹
بحری المقدس المطہر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي بعث النبيين عليهم الصلوة لتبليغ احكام الشريعة العلية الى
الناس خصال اولياء بتبعيتهم بالارشاد و دفع الخواطر الوسواس بشو لهم
بمريضات خالق الخواص والصلوة والسلام على رسولهم محمد اخرج النفسانية
والانانية الى العجز والانكسار الانانية شرع لنا طريق السلوك الى الحق
بالجذبة -

اما بعد - يقول العبد المفتقر الى الله تعالى محمد عادل بن فيض محمد كاكري قد جمعت
مكاتيب كامل المكيال شمس الضحى بدر الدجى مرشد الانام الذي لثاني الدارين امام استاذنا ومقتدا ناو
مولانا المشهور في الآفاق والاكناف الذي يظهر اسمه من هذا البيت -
ودود محمد عماد لنا بغير اند تارك ما سوا
قد نظمت ابیات في آوان فنا شيخ متضمن لمدح فائزتها بهنا وان لم يكن لائقه مع علو شأنه
ورفع درجته سرور اللطابين وازدياد المحبة المحبين :-

نظم

من زآیت زندگانی دیده ام	لاجرم در دهر تو آغشته ام
ای ضمیر تو بمقصد رهبر است	وسعتش از عرش اعظم برتر است
روح تو انوار الهی را گرفت	در دودست غنچه عرفان شگفت
ممکنست از لامکان و لامکان	که نیاید در گمان بدگمان
آفتاب علوی آمد بر زمین	کودش چشم عدو خفاش بین

در درونت سر سجانی مقیم
 گم بداند اہل عالم راز تو
 آفتاب ہست باروئے کبود
 مژدہ دل از نور تو یابد حیات
 از صدمہ سوز عشقت تابہ لب
 ذات من در حُب تو فانی شدہ
 بحر الطاف تو بے پایاں بود
 انت مرغوب کل ذی النہی
 جود تو از جود باراں بہتر است
 گم کہے با تو نشیند یک زماں
 بدگمان تو ز سخت بدابد
 در جوارت ہر کہ باشد ہم نشین
 ہر کہ در زنجیر شیطان ہست بند
 وصف تو گر من کنم ماند بداں
 وصف تو گر من بگویم اہل نیست
 ایں وجود شب شد لے آفتاب
 از غریبی دور افتادیم من
 در درونم آتش ہجران فروخت
 گر تو خواہی حال من لے ذوالفنون
 قدر کہے دارد سگے اے دل ربا
 نام تو انسان از تائیں شد
 بادلت ہمراز رحمانی ندیم
 پایہ سر سازد دود در کونے تو
 پیش تو افتادہ باشد در قعود
 نام تو مشہور شد در شہات
 مے بر آید ہر زماں جانم بہ لب
 ایں سخن خود بر زبانم آمدہ
 ایں وجودم غرقہ عصیاں بود
 انت شمس فی الحقیقت فی السماء
 زیں برید خار از ان نور مظهر است
 بہتر است آل دم ز عسر جاواں
 سرنگوں افتادہ باشد در لحد
 از وجودت یابد او ماء المعین
 گر در آیند نزد تو داں وارہند
 کہ بہ پیامد کہے ایں آسماں
 وصف تو در طاقت اندیشہ نیست
 آفتابارے خود از من متاب
 خود نباشد مثل من اندر ز من
 ایں وجودم جملہ آں آتش بسوخت
 در درون خانہ ہستم سرنگوں
 کہ نشیند بار دیگر با مشا
 الغت پیشین را تا سیں شد

نام من ناس است از نسیان شده
نقش تو در عالم امر است جاں
این سفال خود به تو بسپرده ام
گر بر دید صد زبانه از تنم
لاغرم در عشق تو من هم چو دودک
گر بگویم حال خود با دیگران
بدگماں چوں هست ز رازت بے خبر
نور قدسی آمدی بر رفته خاک
اے درونت پیر از سر بر آله
گر بگویم شرح از انوار تو
اے رضائے تو رضائے کردگار
چونکه کان اللہ بودی پیش ازین
کار محبت کار ما کوران نیست
خاصه از خاص گانت دیده ام
اے طعام تو طعام ایزدی
نور تو آمد ز انوار سما
یا طبیب القلب یا ہادی الورا
گر بیدیدے نور از انوار تو
خلق این اہل زمانہ بے ہنر
چوں بارشائے فیاض احمد است
من محمد عادل از انصاف تو
الفت پیشین از دہنہاں شدہ
نقش نقاشان چین در گل بدان
تا کہ نقشش تو کنی من مرده ام
من بہر یک وصف تو را بے گنم
سرہائے من شدہ چوں چنکوک
الہی باشد بہ پیش اہلہاں
لاجرم گشتہ ز عصیاں بہرہ ور
مدح تو گویند ز ما ہی تا سماک
باز آں کمترین را در پناہ
شمہ باشد از اں اسرار تو
لمعہ از انوار خود بر من بہار
تا کہ کان اللہ تبار آمد یقین
شرح و صفت طاقت انسانیت
صدق گویم نہ کہ کذب آورده ام
اے شراب تو شراب معنوی
مے شوی تو دوستان را رہ نما
انت فی یہ الاعلیٰ کالعصا
خلق باشد خادم دربار تو
ہدی کے باشد کہ باشد بے خبر
لاجرم نام تو دوست محمد است
مے بخو اہم داد از الطاف تو

تا زین شیطان ازین دیو عیس می نباشم در شکنج در تنزیم
گر نظر داری درین خاک تباه خود شود محفوظ از نقص گناه
خیال تو چوں از خیالات خناس می رها ندکل واحد را ز ناس

دیدن تو چوں بود اے دل ربا

خود رها ندکس ز هر رنج و غنا

و ناظران را باید که زبان طعن و ملامت در حق این حقیر لاشه دراز نه کنند که در حالت صولت

و بدیده عشق این سخنان بظهور آمده است. ۵

موسیٰ آداب داناں دیگر اند سوخته مر عشق راناں دیگر اند

فالان نشرع فی مکتوباته رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه :-

مکتوب اول بنام خلیفه محمد جاناں آخوندزاده ساکن مرغه -

الحمد لله الذی اطلع فی فلک الازل شمس النبوة المحمدية و اشرق من افق اسرار الرسالة

مظاہر تجلیات الاحمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم -

اخوی عزیز می ارشد می محمد جاناں آخوندزاده صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات الذنبویة و

الاخرویة وجعلہ اللہ عاشقا و مجالذاته تعالی -

از فقیر حقیر لاشه دوست محمد عفی عنه بعد از سلام اشتیاق مشحون آنجه نصیحتی که بیاراں نموده

می شود ملحوظ می باید داشت که شرط اجازت و ترویج الطریقه الصوفیة استقامت است

ظاهر و باطن بر احکام شریعت محمد علیہ السلام که یک فده حتی المقدور از حد و دشمنیہ تجاوز

نه فرمایند خصوصا صلوة خمسہ باؤل وقت بجاعت گذارند مگر نماز صبح و هر ساعت مذکور

مراقبه حق تعالی مشغول بودن و قلة الكلام و قلة المنام و قلة الطعام و قلة الاختلاط مع الانام

که دن و بیه تو به و صبر و قناعت و زهد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن و

کشف و کرامات و خرق عادات را مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و از ماسوی نا امید
بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمی دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیاوردن و نظریه قبول و رد خلق نکردن
و از غنی و اهل غنی محترز بودن و خدمت علماء و فقرا به مال و جان و تن نکردن و از غیبت و مذمت
خلق مجتنب بودن و از شر نفس و شیطان تا وقت مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات
حقیر دانستن دلالتی دیدن، خوش گفت ۵

هر کجا این نیستی افزون تر است
کار حق را کارگاه آن سر است

اجمعال بیان شریعت و طریقت محمدی علیه السلام همین است اللهم انی قناتاً بعباده
حبیبک فعلاً و قولاً و اعتقاداً اولاً و اخراً ظاهراً و باطناً۔ اے پروردگار منی بجهت خود مصروف
حق است از ند و یک لحظه و لمحۀ غفلت از جناب حق سبحانه تجویز بر خود روا ندارند و بی تو جبهت سبحانه
باشند و غم ریزی نخورند و شوش و پریشاں در طلب رزق نباشند که رزق از حق تعالی مقدر
و مقرر است برائے مخلوقات۔ و علم و عمل و افسونات و تسمات را مثل عوام علماء به عمل صوفیان
جابل و سیله ساختن نیست مگر خواری۔ چنانچه در حدیث شریف آمده اخرج البیهقی عن عبد الله
بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان اهل العلم صانوا
العلم و وضعوا عند اهلہ لساد و ابه اهل زمانهم و لكنهم بذلوا لاهل الدنيا لیتا لو ابه
من دنیا هم فها نوا علیهم۔ سمعت نبیکم علیه السلام یقول من جعل الهموم همّاً و احل
همّاً آخرته کفاه الله هم دنیاة و من تشعبت به الهموم حول الدنيا لم یبال الله تعالی
فی ایتی وادیتهما هلاک۔ و سعادت دنیاوی و دینی و اخروی در علم و عمل است اذا کان خالصاً
لله تعالی و موافقاً لما تبعه نبینا محمد علیه السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً۔ کسی که عالم باشد با قول و
افعال و اعتقادات پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم و عمل بدان نہ کرد عالم نیست۔ چنانچه در حدیث
شریف مذکور است عن ابی ذر اذ قال قال رسول الله علیه السلام لا یكون المرء عالمًا حتى یتعلم

مکتوب مبنام ملا امان الله صاحب خلیفہ ہراتی

الحمد للہ الذی ذاتہ منزہ فی التنزیہ عن صفات النقص والذوال وعن کیف واکم وعن الاتصال والافتصال ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ وجیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ واجبابہ اجمعین ہو لہا اہل و ہم لہا اہل آمین یا رب العالمین۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلغ الدعوات اخی اعزی ارشدی ملا امان اللہ صاحب سلم کم اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن از میں تحریر فقیر لاشی دوست محمد کان اللہ لہ عرضا عن کل شی من کل الوجہ خیریت است والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بعضی احوالات کہ بفقیہ گفتہ بودند محبوب و مرغوب گردیدند چونکہ اسرار باطن ایشان متضمن حقائق و معارف ارباب کشف معرفت توحید شہودی بودند کہ مقصود و مطلوب و محبوب است تحت بر فرحت افز و دند کہ نتیجہ طریقہ پیران میں معرفت توحید شہودی است و از روی ظاہر شرط است و بدانند کہ وجود حق تعالی یکے است و حقیقی است و وجود جمیع موجودات علوی و سفلی قائم باوست و از و است تبارک و تعالی فاما اینہا دلالت بر وجود حقیقی می کنند۔ فلاسفہ ایں جا غلطی خودہ کہ نظر ایشان بر حقیقت دلالت وجودیافتاد و سعادت ایں نظر باہل معرفت و توحید از زانی فرمودہ آیت کریمہ اَللّٰهُ تَوَكَّلْ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَجُودِ حَقِّ تَعَالٰی نور بے چون و بے چگون حقیقی است کہ در فہم مانگند و عقول ناقصہ ما ادراک آن نتواند کرد۔ و اطلاق نور ہم در آن بارگاہ بے چون نیست منظور است۔ و از تقسیم و تبعیض منزہ و مبرا است و بذات واحد است من کل وجہ و ذات صفات از نہ عین و نہ غیر از حدوث جدا۔ و از جہاں و اعراض و زمان و مکان و تعطیل و کیف و کم و حیث و قبل و بعد و جہات و حدود و صورت و حلول و ضد و ند و مثل و شکل منزہ و مقدس۔ فهو سبحانه الان کما کان ایں تحریر و بیان بتواتر از سائر انبیاء و رسل صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین باصحاب کرام فائز گردیدہ است و از ایشان علماء اہل سنت و جماعت رسیدہ و از ایشان بتوسط استاذان بہاد شمار رسیدہ

این را و جز این را معرفت استدلالی نمی نامند و سماعی است و عقل و قیاس را از راه نیست -
 الحمد لله این هم نعمت است و مشترک میان علماء و صوفیه است و اجل است که بدین این معرفت
 معارف صوفیه صورت نه بندند و طریق معرفت الصوفیه می تجرید النفس عن علقائق الجسدیه و
 العوائق البشریه و الصفات الذمیه و الاخلاق الرذیه بالریاضات و المجاہدات و التوجه الی الله تعالی
 باکلیه علی قاعده الاسلام و موافقه الکتاب و السنه و اجماع الامه و المعرفه الحاصله من هذه النظره
 می معرفت کشفیه شهودیه مخصوص بالانبیاء علیهم السلام و الاولیاء علی حسب مراتبهم لا یحصل غالباً غیر
 المجتهد و بساکن الالباطعات و العبادات و الاذکار باللطیفه القلبیه و القلبیه و الروحیه و
 السریه و الخفیة و الاخفیة و الفرق بین المعرفتین می ان معرفت الصوفیه عبارة عن علم حضوری باسند تقی
 یحصل بعد الفناء و البقاء و یعبّر عنه بالمعرفه الشهودیه و الوجدان و معرفت المتکلمین عبارة عن علم حصولی
 باسند تعالی و من نتیجه النظر و الاستدلال و بیانها ان کل علم عن الخارج عبارة عن صورة المعلوم الحاصله
 فی مدرکة العالم و یقال له علم حصولی و هو علم الیقین و الذی لم یحصل من الخارج بل یکون متعلقاً بذات
 العالم یقال له علم حضوری و هو عین الیقین و العارف لما فی عن نفسه و بقی باسند تعالی و انقطع عن
 وجود الکوئی فلا یجزم انتقال عن العلم حصولی و ذریب من العلم الی الوجدان فینتدیکلخص من الشکر
 البلی و الخفی و الریوب الشکوک الاوهام الساترة للقلوب و هو حق الیقین فیصیر عاشقاً و مجاہداً و اذکاراً
 و عابداً و ساجداً لله تعالی الی حین موتہ - من ناقص و ناتمام از معرفت حق چه گویم ، از معرفت حق
 سبحانه اولیاء کاملان عاجز آمد و در ترجمه این آیت فرموده و مَا قَدَّرُوا لِلَّهِ حَقَّ قَدْرِهِ اِی عَرَفُوا
 الله حق معرفتہ از کمال غیرت و عزت و جلال و عظمت او معرفت ذات بحت او هیچ کس نداده حقیقت
 توحید و گفت نباید که محال است اگر صد هزار سال همه خلق کائنات فکر کنند و حقیقت عزت حیات
 آخر بنجر معرفت آیند که ما هیچ ندانستیم - حضرت شبلی فرموده حقیقت المعرفة العجز عن المعرفة حضرت
 ذالنون رحمه الله تعالی علیه گفته اکبر ذنی معرفتی ایاہ - و حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ارقام نموده
 حیث قال فهو سبحانه و راہ کل محسوس و معقول و در کل موهوم و متخیل فهو سبحانه و راہ الوراہ ثم و راہ الوراہ

ثم وراء الوداء وایں در اتمیت مذ باعتبار حجب است بلکه بسبب غلظت و کبر یائی اوست. و بعضی
 بزرگان فرموده اند معرفت حق عبارت است از دیدن اشیاء و ملاکت همه اشیاء در معنی کُلُّ
 شَيْءٍ هَآلِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ و برخی از بزرگان گفته اند معرفت حق تعالی این است که حق سبحانه و تعالی
 از رُئے علم و قدرت بے چون و بے چگونه و بے مثل و مانند از همه چیز خود نزدیک تر دانی و از همه چیز
 دوست تر دانی و خود و مخلوق را لاشه بینی. ابو عثمان مغربی فرموده اند العاصی خیر من المدعی لان العاصی
 ابدًا یطلب طریق التوبة والمدعی یخبط ابدا فی خیال دعواه. زیرا که عاصی طریق توبه می طلبد و این نفس
 عبادة است و مدعی همیشه در خیال دعوائے خود خبط می کند و در مقام تصبیح است و این گناه
 است. و هم وے فرموده اند هر که صحبت تو انگراں بر صحبت درویشاں برگزیند الله تعالی وے را
 بمرگ دل مبتلا کند و سلوک طریق صوفیه عبارة عن تهذیب الاخلاق لیستعد للاتصال بالله
 تعالی و معنی الاتصال بالحق الانقطاع عما دون الحق و لیس المراد اتصال الذات بالذات لان الحق
 یکون بمن الجسمین و هذا التوهم فی شان الله تعالی کفر بل بمقدار انقطاع عن غیر الحق اتصالهم بالحق
 و فقر و فاقه که منصب عظیم است و حال پیغمبر است علیه السلام اگر چه برائے نفس مکروه و بلا است
 مکروه نباید دید که مکروه دیدن اینها مرتبه عامه خلق است. بزرگان فرموده بلا از دوست عطا است و
 از عطا نالیدن خطا هست. ادب بلا آنست که شکایت و جزع و میل و التجا بغیر حق نکند نزدیک
 اهل سنت و جماعت اگر از حق تعالی در دو بلا حاضر شود بر بنده واجب است محبت آن بلا که
 رضائے حق بر بنده فرض هست که الرضاء سرور القلب بمصائب الله تعالی و تکیه بر سر و دست
 بلیات حق در قلب پیدا نشود رضائے بر رضائے حق نشد هر گاه که رضا بر رضائے حق نشد از حقیقت
 طاعت و بندگی نشد. الطرق الی الله تعالی بعدد انقاس الخلاق شنیده باشند بطریقه نقشبند
 خود مشغول باشند که طریق پیران من است اجازت سائر طرق که فقیر داده بودند برائے زیادت
 برکات که معمول پیران است نه آنکه طرق دیگران را رواج بدهند. بزرگان در تعریف فقر
 گفته اند الفقر کائن فی مابیتة التصوف و به اساسه و قوامه. قال روم التصوف یعنی علی ثلاثه

خصل التمسک بالفقر والافتقار والتحقیق بالبذل والایثار۔ وقال الکفرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ التصوف الاخذ
 بالحقائق والایاس مافی ایدی الناس فمن لم یحقق بالفقر لم یحقق بالتصوف وقد سل جنید البغدادی رحمۃ
 اللہ علیہ عن التصوف فقال ان یشئ مع اللہ تعالیٰ بلا علقۃ ولسل اشبل عن حقیقۃ الفقر فقال ان لا یغنی
 بشئ دون الحق۔ وقال ابوالحسن النوری نعت الفقیر السکون عند العدم والبذل والایثار عند الوجود۔
 حق تعالیٰ سبحانہ ایں بے عمل و بے کردار و لاشے را و شمار و جمیع دوستان را عمل بایں روش عنایت
 فرماید۔ آمین و بمعیت و اقربیت حق تعالیٰ ایمان داریم و کیفیت آن بعقول ناقصہ ما معلوم نیست کہ
 بے چون و بے چگون است روح کہ از مخلوقات حق است حق تعالیٰ کیفیت و معرفت او از بند کہ ما
 سلب نموده قولہ تعالیٰ قُلِ الْمَرْءُ رُوحٌ مِنْ اَفْرِیْقَیْ اذین ہمت مولانا رومی فرمودہ اند۔

ایں معیت در نیا بد عقل و ہوش زین معیت دم وزن بنشین خموش
 قرب حق بابتہ دور است از قیاس از قیاس خود منہ آن را اساس
 قرب حق نے پست بالافتر است قرب حق از قید ہستی رستن است

طالبان کہ علم ظاہر خوانندہ باشند و ذکر شروع نمایند ایشان را بخواندن علوم دینیہ امر فرمایند کہ صوفی
 جاہل مسخر شیطان است و کسانی کہ علوم دینیہ خوانندہ باشند ایشان را بذکر و مراقبہ و عبادت ریاضات
 و تلاوت قرآن مجید و درود شریف و دعا۔ ما ثورات و صلوة تہجد و اشراق و صلوة ضحیٰ و صلوة او ایمن
 تحریر و ترغیب نمایند علی حسب مراتب عالم و تدریس تفسیر قرآن مجید و علم عقائد و حدیث شریف
 و علم فقہ و علم تصوف بمدرست خاندان حضرات ما است۔ و در کتاب عوارف المعارف منقول است
 از شیخ شہاب الدین سہروردی فاعلم ان المرید مع الشیخ او ان الارض صراع و اوان الفطام قالوا ان
 الارض صراع و اوان لزوم صحبت الشیخ و الشیخ علم وقت ذلک فلا ینبغی للمرید ان یفارق الشیخ الا باذنہ قال اللہ
 تعالیٰ تَادِبًا لِلَّامَةِ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِینَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِذَا كَانُوْا مَعًا عَلٰی اَمْرٍ
 جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ
 بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَاِذَا سْتَاْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَاْئِهِمْ قَاذَنُ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاٰی اَمْرٍ جَامِعٍ

اعظم من اعدین فلا یؤذن شیخ للمرید فی المفارقة الا بعد علمه بان له اوان الفطام وانه یقصد ان یتقل بنفسه ویفتح له باب الفهم من الله تعالی فاذا بلغ المرید رتبة انزال الحوائج والالهام بالله تعالی وانفتح من الله تعالی تعریفاته وتشبیحاته سبحانه وتعالی نقبل بلغ اوان فطامه ومفارقة قبل اوان الفطام یناله من الاعلال فی الطريق بالرجوع الی الدنیا ومتابعة الهوی.

مکتوب سوم ایضاً بنام خلیفه ملا امان الله صاحب صوف الصد

الحمد لله الذی خلقنا وصورنا فاحسن صورنا بحسن الصلوة من سائر الحيوانات البرية والبحرية وهدانا للاسلام بالشریعة المحمدية ونخص فریق الصوفیة بفیوض علوم الیقینیة والمقامات الاسرار اللاحمدية صلی الله علیه وسلم - بعد از حمد و صلوة و تبلیغ دعوات و انیات اخوی اعزی ارشدی ملا امان الله صاحب سلمه ربّه و زید ارشاده و دفعه الله الی معارج کمالات الدارین بحرمة التّسبی الثقلین - از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد که مشهور به حاجی است کان الله له عوضاً عن کل شیء سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعة فرمایند الحمد لله که تاصین تحریر فقیر بمعه اهل بیت خود و درویشان بنجر و صحت و عافیت است و المسؤول من الله تعالی سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعة المحمدية المصطفوية علی صاحبها الصلوة والسلام - بدانید که توحید که در اشارت بریقۀ صوفیه بر طالبان حق تعالی ظاهر می شود دو قسم است توحید شهودی و توحید وجودی - توحید شهودی عبارت است از دیدن صفات و ذات واحد حق تعالی فقط و اختفاء کثرت با کل از نظر سالکان که مرادان و محبوبان حق تعالی می باشند - بسبب کمال عشق و محبت و تزکیه نفوس ایشان وجود ماسوا هرگز در نظر این بزرگواران در نیامده و وجود غیر حق را اعتبار نه نهاده اند - وجود مخلوقات که در اصل خود عدم است و در مرتبه ایشان عدم ولاشئ گردید - وجود ماسوا را بعنوان عینیت و مراآتیت و ظلیت هیچ گاه ملاحظه نمی فرمایند که جمیع حجب تعینات حق تعالی بر ایشان قطع کرده اند ، این معرفت شهودی ناگزیر طالبان حق است که معرفت جمیع انبیاء و اولیاء کاملین که تابع خاص شریعة

ایشان اندکین است و کتاب و حدیث بر این معرفت دالّ مطلق است۔

و توحید وجودی عبارت است از دانستن سالکان طریقہ کہ متوسطان مے باشند و اتحاد وجود کہ بمعنی بابہ الوجودیۃ است از جمیع اشیاء یعنی مفهوم موجودات علوی و سفلی ذات واحد است نہ آنکہ ذات حق تعالی و ذات موجودات واحد است کما زعم بعض الصوفیۃ الجہال کہ آن الحاد صریح است نہ توحید بلکہ ایشاں بسبب محبت و تصفیۃ قلب و وحدت کہ منزہ و مقدس و بے مثل و بے مانند و بے صورت ظاہری و مثالی و بے علوی و بے چون و بے چگون است در کثرت بطریق عینیت و یامرآتیت و یا ظلیت مشاہد و ملاحظہ مے کنند و جوش آن کہ کثرت تمامہ از نظر ایشاں برنجو استہ از مقام فنا کہ اول قدم ولایت است نصیبہ کمال نیافتہ بنائے ظہور این قسم توحید مکر وقت و غلبہ حال و استیلا بر محبت لطیفہ قلبی است۔ ۱۱
محققین ایشاں وجود را مراتب خمسہ اثبات مے کنند و آن را تعینات پنج گانہ مے گویند۔
اول تعین کہ بر احدیت مجرّدہ تعین شدہ است وحدت مے گویند و درین مرتبہ تعین علی اجمالی اثبات مے نمایند۔ و تعین ثانی را واحدیت مے فرمایند کہ تفصیل اسماء و صفات است در حضرت علم و مرتبہ جبروت مے نامند و این ہر دو تعین را در مرتبہ وجوب اثبات مے کنند قدیم مے دانند۔ و تعین ثالث را مرتبہ عالم ازل و ملکوت مے شمارند۔ و تعین رابع را مرتبہ عالم مثال و تعین خامس را مرتبہ عالم اجسام و ناسوت قرار دادہ اند۔ و این مراتب سہ گانہ را مراتب مکانی گفتہ اند و حادث مے دانند و احکام یک مرتبہ بر مرتبہ دیگر ثابت کہ دن پیش ایشاں ندہ است و کسانیکہ ۱۱ الحق و سبحانی و لیس فی جہتتہ سوی اللہ و ہل فی الدارین سوی اللہ گفتہ اند در مقام حالت فنا مے بودند ایشاں سکارائے محبت و عشق حق تعالی مے بودند۔ والا اگر بطریق حکایت نباشد و غلبہ سکوت و محبت ہم نہ داشتہ باشد بلکہ شائبہ علول و اتحاد دارند قابل این قول را رد مے کنیم چنانچہ نصاری را مے کنیم کہ بجلول و اتحاد قابل اند۔ و این سخنان حالات و واقعات در حین غلبہ حالت مقام حیرت و عین الیقین کہ فنا مے اتہم است حاصل مے شود۔

وقتے کہ سعادتِ ازیٰ از حق تعالیٰ شامل حالِ او مے شود ادا بمقام حق الیقین کہ مقام بقا۔
 اکلِ امت مشرف مے فرماید ہمیں حالات و واقعات و کلمات سکر یہ ایشاں ہمارے منشور ارمی
 گرد۔ پس ازیں کلمات و واقعات و حالات تجاشی مے فرماید و در میان خالق و مخلوق تمیزی
 کنند۔ خالق را خالق مے دانند و مخلوق را مخلوق مے فرماید مالتراب و رب الارباب ایں کلمات
 و واقعات ہم از محی صادر مے شوند و ہم از مبطل۔ محی را آب حیات است و مبطل را سم قاتل و در
 رنگ آب نیل است کہ بنی اسرائیل را آب خوشگوار بود و قطبی را خون ناگوار۔ ایں مقام مذلت
 الاقدام است حم غفر از اہل اسلام بہ تقلید سخنان اکابر الدین ارباب السکر از صراطِ مستقیم
 منحرف گشتہ ہیں کو چہائے ضلالت و خسارت افتادہ و دین محمدی خود را برباد دادہ اند و خداوند
 کہ قبول ایں سخنان مشروط بشرائط است کہ در ارباب سکر موجود است و در مقلدان ایشاں
 کہ غلبہ مال ندارند و بے سکر اند مفقود۔ معظم تو بن شرائط نسیان ماسوائے حق است سبحانہ
 کہ دہلیز ایں قبول است۔ و امتیاز محی از مبطل استقامت بر شریعت است و عدم استنفا
 بر شریعت آنکہ محی است با وجود سکر و بے خودی سر مومے از تکاب خلاف شریعت
 نخواہد کرد و منصور صلاح با وجود قول انا الحق در زندان بازنجیر گراں پانصد رکعت نماز نافلہ ادا مے کرد
 و طعام کہ دستِ ظلمہ بزاں رسیدہ بود اگرچہ از وجہ حلال مے خوردن خورند۔ و آنکہ مبطل است
 اتیان شریعت بر مے چوں کوہِ گران است۔ آیت کریمہ کَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ
 إِلَيْهِ نشان حالِ ایشاں۔ حضرة علماء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید کہ بزرگانِ دین۔۔۔ و
 درندگانِ راہِ یقین باتفاق گفتہ اند در معرفت حق تعالیٰ بر خود داری کسے یابند کہ طیبست لقمہ رزاق
 صدق مقال شعارِ او باشد چوں ایں ہا مفقود شد بریں طامات و تہات چہ سود۔ و بحضورت سہل
 بن عبد اللہ تہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسے گفت کہ شخصے مے گوید کہ نسبتِ فعل من بارادت حق
 تعالیٰ ہم چنان است کہ نسبتِ حرکاتِ ابواب۔ حضرت شیخ فرمودہ اند قائل ایں قول اگر کسے بود
 کہ مراعات اصول شریعت و محافظت حد و احکام عبودیت کند از جملہ صدیقان است و اگر نہ

از جمله زندیقان است۔ از بزرگے حکایت مے کنند کہ چوں در چین غلبہ حال خود ارادہ مے کردند کہ
 کہ بطحیات تکلم نمایند رسول علیہ السلام حاضر مے شد انگشت مبارک خود بر ہان او آردہ مے
 فرمودند از من شرم نداری و گاہ گاہ در چین غلبہ توحید وجودی آواز مے شنید کہ از حضرت محمد مصطفیٰ
 علیہ السلام شرم نداری، آن داعیہ از مے بر فتنے و از مخالفت شریعت محتر گشتے۔ و این حقیر
 لاشے را از این حالات و واقعات توحید وجودی بعنایت حق تعالیٰ و بہ یمن توجہ پیر دست گیر من
 قلبی و روحی فداہ تیج کلامے نیامدہ مگر در او اہل حالات ذوقیات و شوقیات و جذبیات بسیار
 مے داشتم در میان این حالات گاہ گاہ خود را بصورت کلاں مے دیدم و دیگر اشیاء در نظر من
 حقیر و بے مقدار مے بودند در دل خود مے گفتم اگر با انگشت خود اشارت بکوہ کم ذرہ ذرہ و قطعہ
 قطعہ مے شود۔ الحمد للہ الذی نجینا من ہذہ المحالات المملکات العظیمہ و ہانا الی صراط الحق المستقیم۔
 اے برادر صوفیہ باتفاق گفتمہ اند نسبت بزرگان دین براں پیر حرام است کہ خود را از جمیع حشرات
 ارض و از سگ گر گیس بہتر و اند۔ اللهم صل لنا البصیرۃ و اظهر لنا بها عیوب انفسنا و تصغر ذلنا
 باعیننا و ارزقنا من حیث لا نتکسب انت مولنا یا ناصرنا یا کافی الامور یا شافی الصدور۔
 اللهم صل علی محمد علی آل محمد و اصحابہ اجمعین۔ و تحقیق و بیان دیگر آنکہ پیران کبار طریقہ این لاشے
 فرمودہ اند توحید حالی کہ در اثنا طریقہ این طائفہ دست مے دہند و دو قسم است توحید وجودی
 و توحید شہودی کہ یکی دیدن است۔ یعنی مشہود سالک جزیکے نباشد۔ و توحید وجودی یکے
 موجود دانستن است و غیر او را معدوم انگاشتن۔ پس توحید وجودی از قبیل علم الیقین آمد و
 شہودی از قسم عین الیقین۔ توحید شہودی از ضروریات این راہ است کہ فنادیس توحید متحقق
 نمے شود بجز عین الیقین و عین الیقین بے آن میسر نمے گردد۔ زیرا کہ رویت یکے با ستیلا و
 مستلزم عدم رویت ماسواہ اوست۔ بخلاف توحید وجودی کہ نہ چنین است یعنی ضروری
 نیست چہ علم الیقین بے آن معرفت وجودی بقدر مرتبہ ہر مومن را حاصل است چہ علم
 الیقین مستلزم عدمیت ماسواہ او نیست غایت مافی الباب مستلزم نفی علم ماسواہ اوست در

وقت غلبہ واستیلا علم ہاں یکے۔ مثلاً شخصے کہ علم یقین بوجود آفتاب پیدا کر داستیلا۔ ایں علم
ایقین مستلزم آن نیست کہ ستارہ ہارادر آن وقت منتفی ومعدوم دانند۔ اما وقتیکہ آفتاب را
دید ومشہود اوجز آفتاب نخواہد بود آن نادیدین ستارگان بواسطہ غلبہ نور آفتاب است و
ضعف بصیرائی و اگر بصیرائی بنور ہماں آفتاب استحکال یابد وقوت پیدا کند ستارہ را از آفتاب
جدامیند و ایں حاصل نے شود مگر در حالت حق ایقین ومنشاء توحید وجودی جمعی را بسبب کثرت
ممارست مراقبات واشغال اہل توحید وجودی و یا بتثقل وملاحظہ معنی لاله الا اللہ بلا موجود
الا اللہ است دست مے دہد و یا بواسطہ مطالعہ کتب توحید وجودی ایں معرفت در تخیل
ایشان نقش بستہ مے شود چوں بخیاں و جل جاعل مجہول است ہر آئینہ معلول است حصاً
ایں توحید از ارباب احوال نیست چہ ارباب احوال ارباب قلوب اند ایشاں از مقام و
احوال قلب دریں وقت خبر ندارند و از مرتبہ علم بیش نیست لیکن علم را ہم درجات است
بعضہا فوق بعض اکثر ابناء ایں وقت بعضے بہ تقلید بعضے بحد علم وبعضے دگر بعلوم مترجمہ بنوق
ولونی الجملہ وبعضے بالحاد و زندقہ دست بدامن ایں توحید وجودی زدہ اند و ہمہ از حق می دانند
بلکہ حق مے دانند و گردن ہائے خود را از احکام شریعت بایں جیلہ مے کشايند و مساہلات
احکام شریعت مے نمایند و بایں معاملہ خوش وقت و خورسند اند و باتیان احکام امور شریعتہ
اگر اعتراف دارند طفیلے مے دانند اما مقصود و ار شریعت خیاں مے کنند کلا و حاشا و
نعوذ باللہ من ہذا الاعتقادات الباطلہ۔ ہر چہ مخالف شریعت است مردود است کل
حقیقہ روتہ الشریعتہ فہو زندقہ۔ شریعت را بر جائے داشتہ طلب حقیقت نمودن کار
مردان است۔ رزق اللہ سبحانہ الاستقامتہ علی متابعتہ سید المرسلین علیہ علی آلہ صلو اللہ
وسلامہ اجمعین۔

اسئلہ چند نمودہ بودند جواب ہر یکے نوشتہ مے شود۔ کلاں دیدن وجود را بکلی معنوی
گفتہ اند کہ انیکہ از متابعت انبیاء صلو اللہ علیہم اجمعین روئے گردانیدہ اند و سخنان

و اسی سے گفتند سببش یہی تجلی معنوی ہو رہا ہے۔ و طابان کہ خود را خاکستر بینند حالت فنا
بعض لطائف و یا کل لطائف است اگر بعد از خاکستر بوجود اصلی سے آئند اس حالت بقا
بعض لطائف و یا کل لطائف است۔ و جوش خوردن در دیگ و متلاشی شدن باز بوجود
آمدن ایضاً حالت فنا و بقا است۔ و اذن دادن رسول علیہ السلام بخلافت مشعر بقا است
و فرق در میان تجلیات آنکہ تجلی فعلی آن است کہ سالک فاعل حقیقی حق دانند عباد و تجلی صفات
ثبوتیہ کہ صفات از خود و ماسوائہ سلب نموده بجناب حق تعالیٰ منسوب گردانیدہ بیند تجلیات
شیونات این است کہ از سالک نام و نشان از خود نماند و انانیت او بالکل زائل گردد
و تجلی صفات سلبیہ این است کہ سالک حق تعالیٰ را منزہ و مقدس داند و خود و مخلوق را لاشی
و عدم محض بیند۔ و تجلی شان جامع شامل این ہمہ تجلیات است۔ نزد متکلمین و صوفیان
در میان این بحث سخنان کثیر است۔ و در میان خود صوفیہ بحسب اختلاف مراتب مشارب
ایشان اقوال بسیار است و فائے ہر مقام نزد فقیر باقسام است۔ و تجلی عبارت از ظهور
و اظہار پر توفیوضات ذات و صفات عظمت الٰہیست حق تعالیٰ است کہ ہستی بند متالرج
دہند و تجلی ذات و صفات حق تعالیٰ عدد و نہایت ندارند بلانہایت است اگرچہ بزرگان این
طریقہ شہ نور گفتہ اند و محافضہ حضور دل بتواتر برہان و استیلاء ذکر و مکاشفہ حضور دل است
بسعادت بیان بے تأمل و مشاہدہ عبارت از دیدن آثار انوار و برق جبروت در خواب یا
بیداری۔ فاعلم ان قول الصوفیۃ فی التجلی اشارۃ الی رتبۃ الحظ من یقین و ودیۃ البصریۃ فاذا وصل
العبد الی مبادی اقسام تجلی وہو مطالعۃ فعل الہی مجرد عن فعل ماسوی اللہ تعالیٰ فیکون تناولہ
الاقسام من الفتوح۔ وقتے کہ مکتوب شمار سید فقیر عازم سفر ہندستان بود بدیں سبب
جواب اجمالی نوشتہ گردید۔ کہ گویم کہ اللہ و راہ الہی است و از دیدن و دانش مخلوقات
مبرا است۔

آں کہ ہر دے کشف شد ایں راز ہا اونیار و برزباں اسرار ہا

بس ترک کنم ماسوی اللہ را دم نزنم بعد از بیس بچون دچرا

والسلام ۱۲

مکتوب حبیب نام ایضاً بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ انوی اعسیٰ ارشدی عزیز از جان حقائق و معارف
نشان مقبول بارگاہ اللہ الرحمن الوہاب ملا امان اللہ انمنہم وسلم اللہ سبحانہ عن الآفات فی
الدارین بحر مت البنی الثقلین۔ ا

از فقیر دوست محمد احمدی کان اللہ لا عوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون اشتیاق
مشغون مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ کہ فقیر تا مین تحریر کہ دہم ماہ مبارک رمضان مے باشد بخیر است
والسئول من اللہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الطریقۃ المرفیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
مکتوب مقبول مرغوب بموعہ تحفہ از دست ملا نصر اللہ رسید جزاکم اللہ عنا خیر الجزاء از کثرت
طالبان و از زیادت احوال باطن ایشان معلوم کردہ بودند الحمد للہ و الشکر علی ذلک۔ اللهم زد
فرد کثر اخواننا فی الدین۔ ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

شکر این نعمت بجا آرند لکن شکر تو لا یدید شکر نص قاطع است

دادیم تر از نیک مقصود نشان گرمان رسیدیم نوشاید بری

حق سبحانہ وجود شمار آفتاب ہدایت درال ولایت فرمایند بمتہ و کرمہ و لطفہ اسولہ چند پر رسید
بودند جواب ہر یک نوشتہ مے شود۔ بدانید بعضی طالبان کہ قبل از بیعت از عرش تافرش
وجود شیخ مے بیند و چیز دیگر نہ بیند بجز صورت شیخ۔ مخدوماد حقیقت متصرف حق تعالیٰ است
و بظاہر پیر آلت ہدایت بعضی از مخلوقات گردانیدہ اند۔ اول تجلی کہ از حق تعالیٰ باو مے رسد

تجلی ارادی است کہ طالب را بطلب ذات حق تعالی دلالت می نمایند بسوئے شیخ معروف
یا غیر معروف حق تعالی صورت آل شیخ در عالم معانی و عالم غیب و عالم مثال در حالت خواب
یا در حالت بیداری بر قلب طالب تجلی کند بصورت احاطہ نہ عین احاطہ و در خیال ذہن او
صورت شیخ منقش می سازد بواسطہ عشق و محبت پس ہر جا کہ نظر می کند صورت معنوی و
مثالی مرشد کہ محیط مد کہ قلب مستر شد است آل را می بیند و بقدرت کاملہ حق تعالی
امشیاء دیگر از نظرش دور و مخفی می کند ان الله علی کل شیء محیط محیط حق تعالی است
نہ بندہ ذرۃ بے مقدار لاشع محیط عالم کے شود۔ و ایں حالت را صوفیہ صافیہ فنا فی الشیخ
می نامند۔ و بغیر فنا فی الشیخ سلوک محال است۔ و کسانیکہ کلمہ انا الحق و سبحانی و انا انا و منم
منم می گویند ایں حالت را بزرگان فنا فی اللہ گفته اند۔ معرفت توحید و حمدی کہ اہل توحید
می گویند ہمین است۔ اگرچہ ایں حالت قوی و نعمت است در راہ طریقت پیش می آید
مقصود نیست، مقصود توحید شہودی است۔ سالک ایں معرفت ثانی، خود را ذرہ بمقدار
بلکہ لاشع می بیند بیچ گاہ کلمہ ما و من بزبان نمی آرد۔ حالت توحید و حمدی در ایں طریقہ شاہ
نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بر طالبان واقع نمی شود و اگر بالفرض واقع شود ہم اندک زمانی باشد
پس قطع می شود و آن ہم در لطائف ولایت صغری و محل قوی قائمان توحید در دائرہ ولایت
صغری است و تنیکہ طالب بدائرہ ولایت کبری برسد معرفت توحید شہودی دست
می دهد توحید و حمدی اصنامی ماند و در نجوم ظاہرہ و قمار باہرہ و شمس طالعہ اقوال مشائخ
بسیار است۔ و پیر دست گیر من خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ اعنی حضرت شاہ
احمد سعید صاحب قلبی در وحی فدائے الہی مسکین جنس ہر گناہ شدہ بودند نجوم ظاہر عبارت
از فیوض و برکات دائرہ ظلال اسماء و صفات است کہ مانند کثرت جلوہ گر می شود و اقمار
باہرہ عبارت از فیض نفس صفات و شیونہ است و شمس طالعہ کنایت از تجلیات ذاتی
است و کلام حضرت برائے ما و شما کافی و شافی است حاجت تفصیل دیگر نیست۔ و نوشتہ
بودند کہ طالبان کہ لطیفہ قلب روح فنا فی اللہ و بقا باللہ می شود یا نہ۔ چہ افانہ شود کہ ہر
لطیفہ را فنا فی اللہ و بقا باللہ است۔ فنا را ذکر می کنیم اجمالاً بقار۔ فنا بر دو قسم است۔
یکے فنا۔ لطائف سالک است در محبت جذبہ ایں نحو از فنا است نہ عین فنا کہ سالک
از ایں فنا عود بسوئے بشریت می کند کہ ہنوز در راہ است و یکے فنا۔ عین انانیت سالک

کہ خود را و جمیع ممکنات را معدوم محض دید و جمیع اخلاق ذمیمہ با اخلاق حمیدہ مبدل گردید ایں
 فنا مطلق و فنا اتم گویند و ایں فنا را عود بسوئے بشریت ممکن نیست و طالبان کہ در لطیفہ
 خفی بیان دائرہ قوس مے کنند دریں جاظہ عین دائرہ قوس نیست بلکہ پیر تو است ازاں مقام
 نہ عین اں مقام بایں دلیل کہ بزرگان اصل قلب در ولایت صغری و اصل روح در دائرہ
 اولی و ولایت کبری و اصل سر در دائرہ ثانی و اصل خفی در دائرہ ثالث و اصل اخفی در دائرہ
 قوس مقرر کرده اند پس ہر گاہ کہ ایں اصل برائے لطائف ثابت شد لاچار پیر تو و عکس اصول
 در لطائف نمایاں مے شود۔ خصوص در طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ اندراج نہایت در بدایت
 است چنانچہ حضرت شاہ نقشبند فرمودہ ما نہایت را در بدایت درج مے نیم و ایضا فرمودہ
 معرفت تعالیٰ بہرہاء الدین حرام است کہ اول قدم من آخر بایزید نباشد، طالب صادق
 متعہ کہ عشق و محبت پیر خود بسیار دارد ساعت بساعت بزرگ پیر خود منصب می گردد
 پس بالضرور عکس احوال توسط و انتہائے پیر در طالب مبتدی پیدا مے شود ازین تقریرات
 معلوم شد مرید مبتدی کہ بمقامات عالیہ نرسیدہ و احوالات توسط و انتہی در وظاہر شد
 احوال پیر او است کہ مرید مستعد آئینہ پیر مے باشد۔ امر شیخت بسیار سخت است فرست
 صحیح و وجدان قوی مے خواہد۔ و قصہ موافق شیخت مذکور نوشتہ مے شود کہ شیخ میاں عبدالغفور
 بیگ صاحب از خلفائے کلاں شاہ صاحب بود کہ جمیع سلوک را تمام کردہ یک روز در
 خانقاہ شاہ صاحب در میان حلقہ مریداں توجہ مے نمودند ناگاہ یک آدم از در درآمد بدست
 میاں عبدالغفور بیگ صاحب بیعت نمود و او را توجہ کردند۔ بعد از توجہ بہماں ساعت او را
 فرمودند شمار فنا و بقا حاصل شد کار شمارہ انجام رسید۔ ایں فقیر در آں جا حاضر بودہ متعجب
 شدم نزد حضرت پیر دست گیر خود آدم ایں قصہ را عرض کردم کہ میاں عبدالغفور بیگ
 صاحب بیک ساعت مریداں را بقا و بقا مے رسانند۔ حضرت پیر دست گیر من فرمودند
 شیخ عکس خود را دیدہ خیال کردہ کہ فنا و بقا طالب است۔ انتہی۔ و یک جزہ از قرآن شریف
 ہر روز بلاناغہ و درود دلائل الخیرات و حسن الحسین خواندہ باشند اجازت است۔ حق سبحانہ
 و تعالیٰ شمار از زمین توجہ پیران کبار من نسبت قوی و ترقیات بے شمار و فراست خوب دادہ
 است اما مستر شدان را بر فنا و بقا دطے کردن مقامات ایشاں اطلاع و اشارت نہ ہند
 کہ خرابی طریقت است اگرچہ پیران مجتہدان ایں فن ہستند قضیہ مقرر است المجتہد قد

یصیب و قد یخطئ، مجتہدان ایں علم اگر مصیب شوند خوب و اگر نہ نقصان و عیب از طالبان ناقص بذات شیخ عائد است فقیر لا الف را گفته بود کہ در اول بہار ہاں صوب روانہ میشود سبب تعطیل چہ بود

خوبان دریں معاملہ تعطیل مے کنند

و بدانند ہر کہ از ریاضات و مجاہدات مطلب راحت نفس کند و دنیا مقصود او باشد اگر چہ از وجہ برائے عجائب و خوارق عادات ظاہر شود آں استدراج و مکواست و نشانہ استدراج اکی بود کہ از عیوب نفس خود کور بود کما قال الذبیح علی اللہ علیہ وسلم اذا ابدل اللہ بعدہ شرا اعمی بعیوب نفسہ و اذا ابدلہ اللہ بخیر ابصرہ بعیوب نفسہ۔ و ہر کہ دگر عبادت کند برائے حصول دانش آسمان ہا و زمین ہا و سیر و طیران آں و کشف و کرامت و خوارق عادات و مانند آں پس آں کس عابد آں شدہ عابد حق تعالی و غیر خود ضائع کردہ باشد۔ چنانچہ بزرگان گفتہ داشناسوت و سیر آں و تصرف آں اعتبار نہ دارند۔ چنانچہ در خبر است کہ در زمان حضرت رسالت علیہ السلام منافقان مینہا در بخل گرفتہ نماز مے کردند۔ حضرت رسالت دل بخدا داشتند و دل بایشان نہ کردند و اگر مے کردند از حضرت حق تعالی باز مے ماندند و نقصان نماز مے شد کہ الصلوۃ معراج المؤمن عبارت از ان است۔ و در معراج خبر غیر گفتن حرام است، و خبر گرفتن باطن مردمان نقصان کبری است۔ چنانچہ رائے ظاہر گردانیدن از کعبہ فساد نماز است ہم چنین رائے باطن از حق تعالی گردانیدن مقربان را فساد نماز است۔ و دانشناسوت و سیر آں تصرف در آں خود تصویر و حقیر است بلکہ دانش ہفت آسمان و زمین معدود در عالم صغری است و عالم صغری از عرش تا ثری است و ایں ہمہ از عالم کبری دور است۔ زیرا کہ دانش مخلوق است و آں دور از دانش خالق است۔ و دانش کہ در عالم کبری است علم اللہ توجید حقیقی و مشاہدہ و تجلیات است و سیر ہفت آسمان و زمین و دانش ایشان پیودہ زیرا کہ فانی اند و در فنا ئے ایشان حضرت اسرافیل علیہ السلام صور در دہان گرفتہ منتظر فرمان است۔ و سیر در ناسوت و تصرف و دانش از سیر و دانش ملکوت جبروت و لاہوت فروتر است و مقربان حق تعالی بدان دانش ناسوت سر فر دنیا رند۔ زیرا کہ شیطان ہم بقدر قوت خود سیر و تصرف ناسوت است بلکہ خبر دل ہائے جن دانش دارند جاسیت

در درون فرزندان آدم کما قال النبی علیہ السلام الشیطان یجری فی الانسان
 کجری الذر۔ چہ این دو حدیث شریف کہ قال النبی علیہ السلام کما شغلک
 عن اللہ فهو معبودک وایضاً فرمودہ اند کہ کما شغلک عن اللہ فهو صنیعت
 بدی مدعی شاہد این عدل است۔ وچہ خوش گفت شیخ حسن واعظ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہ مرا
 بسیار خوش می آید۔ نظم

افتانہ خویش مختصر کن بنشین در درون خود سفر کن
 ہر وہم فہم خیال و ادراک در دل کہ جز اوست آن بدر کن
 مطلوب بسے است در دو عالم از دل تو گذر از اں حذر کن
 این است وصال جانِ جانان زیں راہ بہر کسے خبر کن
 و بدانند کہ کرامت بر دو قسم است۔ قسم اول ظہور علوم و معارف الہی است کہ
 بذات و صفات و افعال و واجبی تعلق دارند کہ درائے طور نظر و عقل است و خلاف تعارف
 و معتاد کہ بندہ مانے خاص خود را با آن ممتاز ساختہ است و مخصوص باہل حق و ارباب معرفت
 گردانیدہ۔

و قسم دوم باکوان تعلق دارند و مشترک میان بحق و مبطل است۔ اہل استدراج را
 نوع ثانی حاصل است۔ نوع اول نزد حق تعالیٰ شرافت دارد کہ با ولیا خود مخصوص
 ساختہ است و گرامان و اعداء را در اں شرکت ندادہ۔ و نوع ثانی در عوام معتبر است و
 صاحب نوع ثانی در انظار ایشان معزز و محترم۔ این معنی از اہل استدراج ظہور مے نمایند
 نزدیک است کہ عوام از نادانی و مے را بہ پیش مے کنند۔ مثل مشہور است کہ مے گویند
 "الناس تابعۃ للاخص الارزل کالنتیجۃ تابعۃ للاخص الارزل"۔ بلکہ ایں محبوبان نوع اول
 را از کرامات و خوارق مے شمرند نہ مے بے خبر دان علی کہ باحوال مخلوقات حاضر و غائب
 تعلق دارد کہ ام شرافت در مے حاصل است بلکہ ایں علم شایان آن است کہ کجبل مبطل
 گردانسان از مخلوقات و حالات ایشان حاصل نہ آید معرفت واجب محال است
 تعالیٰ و تقدس کہ بشرافت و کرامت منزاوار است و باحترام و اعزاز شایان است مے

پری ہفتہ رخ و دیوہ کہ ششمہ فنا
 بسوخت عقل حیرت کہ ایں چہ ہوا عجیب است

انہیں جانتے کہ از متقدمین مثل سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ معلوم نیست کہ وہ خوارقِ عادات از و نقل کر دہ باشند۔ حضرت حق سبحانہ از حال کلیم خود چنین خبر داده است وَ لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ كَثْرَتِ خَوَارِقُ دِلِيلِ اَفْضَلِيَّتِ صَاحِبِ اَكْلِ نَبَاتِشْ وَ قَلَّتِ كِرَامَتِ دِلِيلِ نَقْصِ اَكْلِ نَبَاتِشْ بِسَبَبِ اَكْلِ نَبَاتِشْ کہ ظہورِ خوارقِ داخلِ ماہیتِ ولایت نیست بلکہ از لوازمِ آن است و بسا است کہ کراماتِ بر و بگذرد و اورا از ان اطلاع نباشد۔ کرامات کہ از بابِ ارشاد و اضرویتِ آن است کہ مریدانِ رشید را از خلقِ بہ خلقِ برترند و از حالِ بحالِ گذارند و مستر شد ان ہر زمان از مرشد خویش کرامات و خوارقِ عادات مشاہدے نمایند و در قلبِ خود آثارِ تصرفِ میخ پیدا و ہویہا معائنہ سے فرمایند اولیاء اللہ را لازم نیست کہ بر عامہ خلق اللہ اظہارِ کرامات نمایند بلکہ معاملہ ولایت با ستارہ الیق است۔ اَوَّلِيَاءُ تَحْتَ قَبَائِلِ لَا يَبْرُحُهُمْ غِيَرُی ہر مریں مدعاشا ہر عدل است۔ و گفته اند عقوبۃ الانبیاء خمس الوحی و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات ۛ

از نعمتِ ایں جہاں شغلے تو بس است

و ز نعمتِ اُن جہاں بقائے تو بس است

حضرت مجدد العرف ثانی فرمودہ اند کہ شمول و عموم ایں نعمت یعنی گویا شدنِ دل بزرگِ حق تعالیٰ و حضورِ جذبات و کشفیات و بردایتِ تعلیمِ مطالبانِ ایں طریقہ را از الحاقاتِ لازمِ البرکاتِ حضرت خواجہ ما است رحمہ اللہ تعالیٰ ہر چند کہ سابقِ ایں اکابرِ ہودہ اما بایں تمیمِ در بردایتِ نبودند۔ احوال و مواجید را ہیج اعتبار نباید نہاد بلکہ کمر ہمت را باید بست کہ بختِ احوالِ تو را رسید۔ پیرانِ کبار من احوال و مواجید را چندان اعتبار سے نہ منند فقیر گفته بودند کہ بجائے خود شین بفقہ و فاقہ گزیں۔ و کے گفته کہ بہرات بر روند۔ و گفته بودند کہ نسبتِ شما انشاء اللہ تعالیٰ بہرات سے رسد۔ در سال آئندہ نزد من بیایند بعد از ان کہ عزم کنند خوب است۔ ابراہیم خاں را چہ کنند و یار محمد خاں را ۛ

مردگانند اغنیاء روزگار اے انخی با مردگان صحبت دار

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت بعلم الکیم اللہم لا تظنی الی نفسی طرفہ عین ولا اقل من ذلک۔ السلام علیکم و علی من لدیکم ۛ

مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود حضرت شاہ احمد سعید صاحب مجددی، دہلوی ثم المدنی قدس اللہ سرہ

حامد اللہ تعالیٰ اولاً ومصطفیٰ علی نبیہ ثانیاً والسلام علی آلہ وصحبہ آخراً، حق سبحانہ
سایہ ارشاد پناہی و نور شمس ولایت جاودانی بندگی حضرت قطب العارفین امام الکد
الیقین منیث الوری آمین القلوب والنسی نقطہ دائرۃ اقطاب سکینۃ القلوب العاشقین
مفتاح خزائن العرش ودیۃ اللہ فی خلقہ خلیفۃ اللہ فی ہریتہ مجدد الشریعۃ والحق والملة و
الدين شمس الاسلام والمسلمین، المخصوص بانطاف رب العالمین اعنی پیر دستگیر من غوث
الاظم قلبی وروحی فداه بر سر کافہ انام مستدام دارند بمنہ و کرمہ و لطفہ و علی المخصوص حق
مخدوم زادہ گان و صاحبزادہ گان کرام را در حفظ و حمایت خود با جمیع اہل بیت مصون محفوظ
دارند و خدام آل حضرت و ملازمان آل جناب یالیتنی معمم فا فوز فوزاً عظیماً۔

عرض می دارد این حقیض نیازمندان بران روضہ معارج ناز کہ مسند معالی اعزاز است
کہ اللہ فی اللہ بعین عنایت خود قبول و عزیز گردانند و از نظر رحمت عظیم خود اگر چه بے ادب
و بے عمل و نالائق است فرد گذارند کہ بندہ خاص در گہ تو ام ۵

بے لطف تو من قسرت تو انم کرد احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنم شود زبایں ہر موئے یک شکر تو از ہزاراں نتوانم کرد

و عرض میدارد این تباه حال آنکہ از احوالات باطن الحال ہیج اثر نمی یابم نہ در حالت
ادکار و نہ در حالت مراقبہ و نہ در وقت تلاوت قرآن مجید و نہ در عین ادائے صلوة و فرضا
کان و انفلأ مگر صرف یقین و تصدیق از قلب خود بر موجودیۃ ذات و صفات بے چون و
بے چگون حق تعالیٰ و یقین و تصدیق بر عدمیت غیر خود را و جمیع ممکنات را ناچیز می بینم چرا کہ
معی و عظیم و قدیر و واجب الوجود و واحد و سمیع و بصیر فقال تمایرید و تکلم و اول و آخر و ظاہر و
باطن و خالق و رازق و متحرک و متصرف بمہاشیاء او است یقین و تصدیق می دانم
ممکن را از حقیقت عدم بقدرت کاملہ بوجود آورد و ہر گاہ کہ حقیقت ممکن عدم شد پس ممکن را
از خود نہ ذات ماند و نہ صفات حق ماند و پس ۵

من نبودم جہاں نبود خدا بود من نباشم جہاں نباشد خدا باشد

و یقین و تصدیق در امور آخر و یہ چنانچہ حشر و نشر و جنت و دوزخ و ثواب و درجات حنائت و عذاب و عقاب بر سیئات و امثال آن یقین و تصدیق در مقامات عشرہ کہ مصطلح صوفیہ است چنانچہ توکل و تمکک امور بر حق کردن و اورا کفیل رزق دانستن و صبر بر امور شاقہ کردن و جزع و فزع نا کردن و غیر ذلک من المقامات العالیۃ الا لرضا۔ چہ کہ رضا بر رضائے او تعالیٰ شائے در چین گرفتاری بندہ بملیات و مصائب حق تعالیٰ کار سخت است اگر فضل حق تعالیٰ باشد آسان است۔ و بزرگان در تعریف رضا گفته اند کہ الرضا سرور القلب علی مصائب اللہ تعالیٰ مصائب کہ فضل حق و رسول حق است بہ بندہ در افاق باشد چنانچہ قحط و طاعون و ہلاکت اموال و اولاد و دیار نفس باشد چنانچہ دست و پائے دگوش بریدن و مریم دگر سنہ و نشہ شدن و غیر ذلک۔ قربان حضرت شوم حال خود می گویم کہ سرور و رغبت و محبوبیت ایں امور در قلب نئے بنم بجز صبر کہ از صبر کردن چارہ نیست و قحط کہ سرور و رغبت بملیات و مصائب حق تعالیٰ نشد رضا بر رضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا بر رضائے حق نشد حقیقت بندگی و طاعت نشد و تنگد از بندہ طاعت و بندگی نشد عیاذ باللہ خصوصاً الدنیا و الآخرة شد دریں امر مشکل چارہ دیگر ہم نیست مگر پیر دستگیر خود شیخ آدم و بان حضرت پیر دستگیر خرقی رحمتی فدائے التجا آم کہ در حق ایں عاصی روسیہ دعا و توجہ شریف عنایت فرماید تاکہ رضا بر رضائے حق شود و رضا بر رضائے پیر دست گیر شود کہ رضائے او رضائے حق است و رضائے حق رضائے اوست ۵

و کلت الی المحبوب امری کلمۃ

انشاء احيائي و انشاء متلقائي

و یقین و تصدیق در سائر احکام الشریعۃ مامور اکان مناہینا۔ از وقتیکہ بقدم بوسی پیر دستگیر نمود رسیدم تا بایں وقت می دادم کہ روز بروز یقین و تصدیق خود را در ہمہ امور دنیوی و کانی و دنیا بفضل حق تعالیٰ و عنایت نظر پیر دستگیر خود زیادہ زیادہ می بینم الحمد للہ و الشکر للہ علی ذلک اگرچہ قبل از ایں بایں امور یقین و تصدیق داشتم بودم، اما ایں یقین و تصدیق نہ تصدیق اول است آن یکے و ایں دیگرے شتان ما بینما۔ قبل از ایں جوش و خروش و ذوق و شوق و آہ و نعرہ و بے خودی در مستر شدن از حد زیادہ بود حتی کہ در اوائل حال ذکر از قلوب طالبان خاص و عام می شنیدند کہ کلمہ مبارک اللہ می گویند چنانچہ از لسان ظاہر

مے شونہ۔ الحال جوش و خروش از طالبان نمائندہ مگر احیانا۔ و چند کس از طالبان حق را با مر
حق سبحانه و بامر پیغمبر و بامر و ارشاد پیر دستگیر خود اجازت ترویج و انتشار طریقہ شریفہ
و ادوام الحمد للہ خوب اثر پیدا کردہ اند جوش و خروش و ذوق و شوق و آہ نعرہ و بے خودی
و کشف و کشف و انواع حالات در حلقہ طالبان ایشان بسیار است الحمد للہ علی ذلک
و ایں سبب غریب شکستہ تنہا بے تواندہ محب و مخلص کہ غرق بکار فراق و نوایر اشتیاق
بودست محمد کہ کیمنہ نعلین بردار آن عقبہ شریفہ است چند عرصہا و مدتہا کہ از قدم بوسی و
دیدار آن صاحب محروم ماندہ ام کہ نہ خیر تقدیر و سلسلہ مشیت در حرمان زندان ہجراں ...
محبوس می دارند جز صبر و تسلیم چارہ ندارد

کے دم ز چوں دچسرا نمی تواند
کہ نقشبند حوادث بدی چون چراست
شود میترم دریں جہاں اینم
کہ باز با تو دل شادمان بنشینم
سرشت بدست تست نم دست آموز
چوں سوئے خودم کشی بسر باز آیم
اگرچہ در خور تو نیستم قبول کن
و اگر بدم و اگر نیک چوں کنم اینم
اتقدمات و البرکات و المرحات من اللہ تعالیٰ علیکم و علی من لودکم ۱۲

مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان صاحب کن مرغہ !

الحمد للہ عامل الذکر و المراقبہ شریعتہ و منهاجا، و الصلوٰۃ علی نبیہ محمد و علی خلائہ
دینہ افواج و علی آکر و صحبہ الیکین بسیرہ سبیل و ارشاد ا۔

انہی اعزی ارشادی ملا محمد جانان صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ عن البلیات الافاقیہ و
الانفسیہ از فقیر و دست محمد کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء۔ بعد از سلام مسنون اشتیاق
مشحون کاشف مانی بغیر باد، الحمد للہ کہ فقیر تاحین تحریر بمعہ متعلقان و درویشان بخیر و
حافیت است، و المسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعتہ و
الطریقۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

اے برادر حقیقت بندگی در عبادت از خضوع و خشوع و شکستگی برائے جناب حق است
کہ شہو عظمت حق تعالیٰ بر دل بندہ ظاہر شود و ایں سعادت و عنایت موقوف بر محبت
است و محبت منوط بر متابعت سید الاولین و الآخرین است علیہ الصلوٰۃ اتہا و من

الحیات اکملہا و متابعت موقوف برداستن طریق متابعت است پس بضرورت ملازمت
 علماء کہ وارثان علوم دینی اند از برائے ایں غرض مے باید کرد و از ملازمت علماء کہ علم را وسیلۂ
 معاش دنیوی و سبب حصول جاہ گردانیدہ اند دور باید بود و از محبت درویشان کہ نقص
 و سماع و تقوی مے کنند و ہر چہ باشد بے تحاشا گیرند و مے خورند و بامور شرعیہ تقید نورزند
 پرمہیز باید کرد و از شنیدن توحید و معارف کہ سبب نقصان عقیدہ در مذہب اہل سنت
 و جماعت شوند دور باید بود تحصیل علوم و بطور معارف حقیقت باز بستہ بمتابعت محمد
 مصطفیٰ علیہ السلام است بزرگان و پیران ایں فقیر مشاہدات انوار و تجلیات و اوقات
 و مقامات و کشف و کرامات و خوارق عادات را اعتبار نہ نمادہ اند و مریدان راسعی و جہد
 و راستقامت بر شرع شریف و در حصول دوام حضور آگاہی امر بلیغ مے فرمایند باقی و
 السلام ۱۲

مکتوب ہفتم ایضاً بملا جاناں صاحب صوفیہ القد

الحمد للہ اکثر اہلبا مبارک کافہ مبارک علیہ کما یجب ربنا ویرضی، والصلوٰۃ والسلام
 الاتمان والاکملان علی حبیبہ المصطفیٰ و علی آلہ واصحابہ المجتبیٰ.

ابا بعد الحمد والصلوٰۃ انہی اعزی ارشدی ملا محمد جاناں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ربہ از
 فقیر دوست محمد غنی عنہ بعد از سلام مسنون اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ کہ تا
 حین تحریر فقیر از جمیع وجہ بخیر است والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم واستقامتکم
 علی جادۃ الشریعۃ الحمیدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ نوشتہ بودند کہ حال باطن در زیادت
 است اللهم زد فرد۔ حق سبحانہ و جود شہادۃ آفتاب ہدایت سارہ دہنہ و کرمہ و لطفہ۔
 اسے برادر ستر ہمہ عبادت ذکر خداوند است جل سلطانہ و سعادت عظمیٰ کے رارسد کہ
 از علائق عالم منقطع شود و آتش محبت حق تعالیٰ بر مے غالب شود۔ غلبہ انس و محبت
 حق تعالیٰ بجز بدوام ذکر او تعالیٰ میسر نہ شود و اصل ہمہ اذکار کلمہ مبارک اللہ است
 ولا الہ الا اللہ است۔ و نتیجہ حقیقت ذکر آن بود کہ از ہمہ اشیاء گستہ شود و بغیر
 محبت الہی هیچ چیز التفات نہ نماید حتی کہ از وجود خود ہم گریزاں باشد و از ہمہ ماسوائے
 مے گرداند و مستغرق ذکر حق تعالیٰ شود فائدہ کلی از ذکر آن گاہ حاصل شود و ترک دنیا و

ترکِ شہوات و ترکِ ملاہی و نجات از شرِ نفس و شیطان بواسطہ تمکرات ذکر حق است۔
جل و علا۔ قل اللہ نس و ما سوئی ہوس و عبث و انقطع علیہ النفس۔ اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ
عین و لا اقل من ذلک باقی و السلام۔

مکتوبِ ششم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد للہ و صلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ و علی آلہ الطیبین الطاہرین۔

اخوی اعزّی ارشدی ملا امان اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر دوست محمد کان اللہ
تعالیٰ عوضاً عن کل شیء و ثبتنا اللہ تعالیٰ و یا کم علی الشریعۃ النبویۃ و الطریقۃ المرصیۃ علی
صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ آدم کہ از سال داشتہ بودند رسید۔ مذمت و طاعتِ خلق خود
بجمالِ ایں طائفہ است و صیقل زنگار ایشان است، بکار خود مشغول باشند و طالبان
کہ ذکر و طریقہ نقش بند یہ بجز مے گویند و مستی مے کنند ایشان را بگویند کہ ایں فعل باختیار
است یا بغیر اختیار۔ اگر باختیار باشد دریں طریقہ جائز نیست و کسانیکہ بے ہوش شوند
در وقتِ صلوٰۃ معذور اند و آل را بعد از افتادہ بہ تجدید وضو۔ و اعادہ صلوٰۃ امر فرمایند و توجہ
با طالبان اند کہ کنید چہ کہ توجہ وافر مبتدی را مضرت مے رساند۔ و السلام علی من اتبع اللہ
و التزم متابعتہ المصطفیٰ۔

مکتوبِ ہفتم بحضرت پیر مرشد خویش قدس سرہ

عائد اومصلیاً و مسلماً بعض مرشدان و امانا و مقتدان و وسیلتنا و شفیعنا فی الدارین۔ و
کعبتنا و قبلتنا پیر دستگیر مرشد برحق اعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب قلبی و روحی فدہ
مظللہ اللہ تعالیٰ علی مفارق المسترشدین۔ از بندہ درگاہ کمرین خدمت کاران فقیر حقیر لاشیء دست
محمد، بعد از تحائف الرکیات و تسلیات و انیات و دعوات صافیات می رساند کہ احوالات
ایں مسکین ناخین تحریر عرضیہ من جمیع وجہ مستوجب حمد و شکر است و صحت و تندرستی آل
جناب عالی بمعہ صاحب زادہ گان کرام میاں عبدالغنی صاحب و میاں عبدالغنی صاحب
و جمیع اہل بیت و خدام و ملازمان آل جناب را از درگاہ رب العزت خواستہ خواہیم آیین
یارب الطمین۔ بعدہ المرام آنکہ وقتیکہ سالک بجالے رسد کہ ذات خود و ذات جمیع ممکنات را

لاشے و عدم محض دید یعنی کہ مراد امکان را هرگز وجود نیست۔ وجود مطلق وجود حق تعالیٰ است پس در مراقبہ معیت و اقربیت و سایر مراقبات بجه کیفیت تعین مورد و تصور فیض مے کنند۔ قبل از بس حالت کہ در معیت لحاظ مے کردند ذات کہ بابا است و در اقربیت لحاظ فیض ذاتی کہ از من بمن نزدیک تر است و در سایر مراقبات ہم تعین مورد فیض مے نمودند الحال کہ ما و من مورد فیض نماند و ماند وجود حق سبحانہ و بس پس چگونہ در من موطن شخص مورد و لحاظ فیض مے فرمایند و در معیت و اقربیت حق سبحانہ لحاظ معیت و اقربیت صفاتی دیا ذاتی است ارشاد فرمایند۔ و معنی مقام الجمع و جمع الجمع و معنی لفظ کون و بروز و بطون و بطن البطون۔ و فرق در میان ہمہ اوست و ہمہ ازوست بنا بر تفصیل عنایت فرمایند۔ طالبان حق جل و علا ایس غلام حلقہ بگوش از برکت پیر و سنگیر من نہایت بسیار اند۔ تدریس کتب صوفیہ تدریس رسائل قدسیہ حضرات من می شود و ما سوا مکتوب شریف کہ در دست نیامده و ہر سہ وقت حلقہ چنانچہ قانون حضرات ما است مے کنم۔ فیوضات و برکات بے شمار است بسبب آن کہ رابطہ حضرت ایشاں ہمیں بندہ بحد مے غالب است کہ خود را نمی بینم بجز حضرت ایشاں من قلبی در وحی فدایہ قربان حضرت شوم در میان مردمان خوار و حقیر و ذلیل بودم بر تو قلب فیاض شما بر قلب سیاہ ایں بے عمل و بے کردار تافت مرا عزیز گردانید و اگر نہ من ہماں دوست محمد حقیرم بواسطہ نظر تو عزیزم، شکر ایں نعمت شما ادا نتوانم کہ در

مگر بر تنم زباں شود ہر مٹوئے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

از دنیا و اہل دنیا فارغ البال در ذایہ توکل حق تعالیٰ نشستم ام خطرہ و دغدغہ دنیائے دین برکت توجہ حضرت خود در دل نماندہ شب در روز بیا حق جل و علا مسرور و مشغول و فتوحات کہ بواسطہ و سبب جناب شما از حق سبحانہ و تعالیٰ مے رسید بہ تحقیق می رسانم۔ و من با اہل بیت ہم آسودہ مے خورم حق سبحانہ و تعالیٰ خیرات شما قبول کند و درجات شما حق تعالیٰ بلند سازد۔ یک ختم برائے خود حضرت کہ بدام خواندہ یا شتم عنایت فرمایند و عدد دش معلوم سازند کہ ثواب آن برائے حضرت خودم بخشش کنم۔ و ملا پانچہ را گفتہ بودند کہ در نزد حاجی صاحب بروند و توجہ بگیرند از عنایت و مہربانی حضرت است، اگر نہ بندہ لیاقت ایں امر کجا دارد کہ مریدان حضرت خود را توجہ کند و فائدہ رساند۔ اما دل بسیار خوش شدہ،

سبب عنایت و مہربانی حضرت خود کہ در ہرہ این مسکین است از عین عنایت خود اگرچہ ثلاثی
و بے ادبم فرنگدارند از عنایت حق تعالیٰ و از برکت عین عنایت نظر و توجہ حضرت خود کہ کرتے
و ملائت دیگر واقع نیست سوائے دوری و مجبوری ازاں جناب عالی سے

چہ نو لیم کہ دل از داغ جدائی خون است بقلم است نیاید کہ ز صد بیردن است

اگر از خدمتت درم بدل شہر مندگی دارم

چو قمری طوق برگردن نشان بندگی دارم

والسلام ۱۲

مکتوب ہیکم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صنا قوم کا کرٹا کن شروٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اندر تعالیٰ - از فقیر حقیر لاشے
دوست محمد کہ مشہور و ساجی است کان اللہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام سنون اشتیاق
مشغون مطالعہ نمایند الحمد للہ کہ از حین تحریر کہ بہیتم ماہ صفر ختم اللہ بالجیر والظفر است، فقیر
بمعدہ درویشان بخیریت است والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ
المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

باید دانست برہیران لازم است کہ اعتقاد است اہل سنت و جماعت مرمیوں را نشان
و ہندو بہ پیش ہزرگان خود آگاہ سازند - لہذا قدرے ازاں مسطورہ گر دیدہ بدانکہ تو آفریدہ و ترا
آفریدگار است کہ آفریدہ گار ہمہ عالم است و ہرچہ در ہمہ عالم است از دست و آفریدہ گار
عالم یکے است وے را شریک نیست و ہمیشہ بودہ است کہ ہستی اورا ابتدائیت و
ہمیشہ باشد کہ وجود وے را آخریت و ہستی وے را در ازل وابد واجب است کہ ہستی را
بوسے راہ نیست و ہستی وے بذات خود است کہ وے را ہیچ سبب نیاز نیست و ہیچ چیز
از وے بے نیاز نیست و قوام وے بذات خود است و قوام چیز ماہ وے است و در ذات
جوہر نیست و عرض نیست و وے را ہیچ جافرو د آمدن نیست و وے را در ہیچ قالب فرو د آمدن
نیست و وے را ہیچ چیز مانند نیست و ہیچ چیز مانند وے نیست و وے را صورت نیست و
چندے و چونی و چگونگی را بوسے راہ نیست و ہرچہ در خیال و خاطر آید از کیفیت و کمیت و وے

از ال پاک است کہ ہمہ صفات آفریدگان است و خوردی و بزرگی و مقدار را بویہ راہیت
و در جائے نیست و بر جائے نیست بلکہ اصلاً جائے گیر نیست و جاذبہ نیست و ہر چہ در عالم است
ہمہ در زیر عرش است و عرش در زیر قدرت کے مستخر است و از صفات ہمہ آفریدگان منزہ
است۔ دریں جہاں دانستنی است و در آں جہاں دیدنی است۔ چنانکہ دریں جہاں بے چون و
بے چگون دانند وے را نیز در آں جہاں بے چون و بے چگون بینند۔ و باید دانست چوں ساک
بعد از تصحیح نیست بذکر الہی جل سلطانہ اشتغال نماید در ریاضات و مجاہدات و فقر و فاقہ پیش
گیرد و تزکیہ و تصفیہ حاصل کند و حب دنیا از دل او بیرون رود و صبر و توکل و تسلیم رضا حاصل
آید و ایں معانی بقدر حوصلہ خود تدریج و ترتیب در عالم مثال مشاہدہ نماید و خود را از کدورات
بشری و زائل صفات پاک و مصفا گرداند۔ ہر آئینہ سیر آفاقی را تمام کردہ باشد و
پیران ایں فقیر ہر لطیفہ را از لطائف خمسہ عالم امر در عالم مثال نور از انوار مقرر داشتہ اند۔
نور قلب زرد و نور روح سرخ و نور سیر سفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز و انوار لطائف
عالم خلق تدریج فیہا۔ و نور نفس تو امسہ الملق گفته اند۔ حضرت علامہ الدولہ سمغانی قدس سرہ
سرہ العزیز ہر نور را از انوار لطائف سبعہ مرتب نہادہ اند۔ لون خاکی کہ در مرتہ انور قابلیہ
داشتہ اند و لون ارزق صاف را نور لطیفہ نفسیداشتہ و لون احمر حقیقی صاف را نور
لطیفہ قلبیہ داشتہ و لون اصفر صافی نور لطیفہ روح داشتہ و نور ابیض نور لطیفہ سر داشتہ
و لون اسود و براق کہ از فوق ہر سر نزول مے کند نور لطیفہ خفی داشتہ و لون اخضر صاف
نور لطیفہ اخفی داشتہ۔ ہر ساک کہ در قوۃ متخیلہ خود ایں امور غیبیہ در صورت شہادت صید
قید مے کند و محظوظ مے شود از ہر توجلیات قدیم کہ منزہ از صورت و اشکال جہات است
محبوب ماند۔ پس باید کہ بغیر ذکر حق جل و علا و مراقبہ و تلاوت قرآن مجید و صلوٰۃ و استغفار
و درود شریف و انواع عبادات و شگستگی و بندگی ملتفت نباشد کہ مقصود از بندہ بندگی
است نہ حصول انوار و تجلیات و کشفیات و کرامات۔ ازیں جهت حضرت شیخ شبلی
علیہ الرحمۃ حصول و ظہور ایں چیز ہا را حجاب حق سبحانہ نامیدہ اند و مقام خیال پرستان
گفتہ اند۔ حضرت زین الدین قدس سرہ فرمودہ اند ہر شیخ کہ واقعات ہر مریدان ظاہر مے کند
سامی در جہات حجاب الحجاب ایشان است مگر چیزے کہ تعلق بتادیب و تربیت دارند
و مرتبہ کسانیکہ در باطن خود انوار و تجلیات نہ بینند از کسانے کہ بینند کمتر نیست بلکہ بیشتر

است چه اکثر حالات و واقعات و کشف کونی ضعیف حالات را از سبب این می باشد
که یقین ایشان قوتی نیز در باب یقین را با آن چنداں التفات نیست انتهی - سر بستانا
لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۖ إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ - والسلام

مکتوب یازدهم بنام خلیفه مولی محمد اول صنا موصوف الصده

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انحوی اعزای ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمه ربی - از فقیر حقیر لاشی دوست محمد
که مشهور و محاجی است کان الله له عوضا عن کل شیء بعد از سلام مننون و دعوات ترقیات
مشحون مطالعه فرمایند الحمد لله که تا حین تحریر فقیر بمجه درویشان و متعلقان نجر است المستول من
الله تعالی سلامتکم و عافیتکم و ترقی ارشادکم یونانیو ما ساعة ساعة ویرجمم عبد قال آمینا - هذا
ذکر عقائد الصوفیة اجمالاً -

اجمعوا الصوفیة علی ان الله تعالی واحدٌ احدٌ لا شریک له ولا ضد له و
لا یند له موصوفٌ بما و صُف به نفسه و مستغنی بما استغنی به نفسه لم یزل
قد یمّا باسمائه و نعوتیه و صفاتیه خالقاً لجميع المخلوقین غیر مُشبّه بالمخلوقین
بی وجه من الوجوه و لا له حلول فی الاماکن و لا یجری علیه الزمان و لا یحیط به
شیء لیس بجسم فان الجسم ما کان مؤلفاً و المولف یحتاج الی المولف لاجزاه
فان للجواهر ما کان متحیزاً و الرب لیس بمتحیز لانه خالق کل متحیز و حیز و لا
هو بعرض فان العرض ما لا یتقی زمانین و انه تعالی واجب البقاء دائماً و لا
اجتماع له و لا افتراق له و لا اعضاء له و لا ابعاض له و لا یزجه ذکر الذاکر و لا
یلحقه العبارات و لا تعینیه الاشارات و لا یحیط به الافکار و لا تد رکه الابصار
و کما تصویره الوهم و الخیال فالدله سبحانه بخلافه فان قلت متی فقد سبق
من الوقت و جوده و ان قلت کیف ذاته فلیس لذاته تعالی تکلیف و ان قلت
این فقد تقدم هو علی المكان احتجب بعظمته و کبر یائه عن العقل و الابصار
فان سئلت عن ذاته فلیس کمثله شیء و ان سئلت عن صفاته فهو احدٌ

حمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد وان سئلت عن اسمہ فهو اللہ الذی لا
 الہ الا هو عالم الغیب والشہادۃ هو الرحمن الرحیم وان سئلت عن فعلہ فکل شیء
 ہو فی شأنہ واجمعوا لصوفیۃ علی ان اللہ تعالیٰ لا یبصر فی الدنیا بالابصار ولا
 بالعقل الا من جہۃ الایقان واجمعوا علی ان اللہ تعالیٰ یرى بالابصار فی الآخرة و
 السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

مکتوب دوم بخلیفہ ملا سبیت آخوندزادہ ہرپال کینگری بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزیز ارشدی ملا سبیت آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ له عوضاً عن کل شیء بعد از ابلغ سلام
 مسنون و دعوات ترقیات مشون مطالعہ نمایند کہ احوالات ایس فقیر حقیر و درویش ان تاجین تحریر
 موجب حمد و ستایش حق سبحانہ است امید از کرم کریم چنان است کہ از ان طرف نیز چنین باشد
 نصیحتی کہ بیاراں نموده می آید این است کہ حاصل سیر و سلوک کہ در صوفیہ معمول است
 انصباغ بصبغۃ اللہ و فنا و رذائل و انصاف و بقا بکامد و تنویر بانوار و کیفیات کہ در مقامات
 پیش می آید و ہر کر یکی از فنا و بقاء و حالات قویہ بمقام رسیدہ است بقوت دست دادہ
 و ہمت حق غالب آمدہ و تسلیم و رضا و توکل و صبر بوجہ احسن بهم رسانیدہ اور افضل و شرف
 ثابت شدہ است بر غیر خود کہ در ایس امور شبائے ندارد و برائے رفع قبض باطن و تیر شدن
 کیفیات تلاوت باستماع قرآن مجید بالترتیل و تحسین صوت و حزن و طول قنوت و نماز
 باکمال خضوع و خشوع مقرر است۔ و اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں اعمال قرب
 خورسند بودند۔ ذکر ہر متوسط باواز حزیں برائے فوق و شوق و گرمی باطن احياناً لا باس بہ ہر گاہ
 در دل انجذاب پیدا شود بے اختیار آواز ذکر بدر رود و بلند می آید ایس چنین جہر اکس مانعی نیست
 ذکر خفی افضل است بر جہر۔ بچندین مراتب ذکر خفی ہر وقت می شود و ذکر جہر مانند جس در نفی
 و اثبات برائے حصول گدازی و گرمی مقرر است مثل دوام است از الہ ستر و کسل و اجتناب
 است از بدعت نامرغیہ و از تحقیر مسلمانان و عیب بینی و سخن چینی و خود را قند نہادن۔ باید کہ خود
 را محض عدم یا فتن و کمالات را باصل ال دادن و حسنات خود را قابل قبول ندیدن و سیئات خود

مثل کو ہے ہر سر گرفتن۔ دیدی ہائے غیر را تاویل نیک نگاہ داشتن و وقائع روزمرہ را از ارادۂ حق سبحانہ و استن۔ ایں طریقہ اہل معرفت است رحمۃ اللہ علیہم۔ و حصول نسبت و توجہ بے اعمال ظاہری محال است۔ نورِ اعمال را در اطمینان باطن اثر تمام است۔ اندرون از التفات و عظمت پیراستہ و بیرون باعمال و اخلاق نیک و شگستگی و انکسار آراستہ بالاتر از ایں کمال نیست اللہم وفقنا لما تحب و ترضی۔ و در وسط راہ دریں طریقہ اذواق و اشتیاق عجیبہ و جذبات غریبہ در پیش مے آیند۔ و احوال ایں طریقہ استمراری است و کمال ایں طریقہ را در مقام تجلی ذاتی دائمی بے پردہ اسماء و صفات و درجات آل قدمگامی است و راسخ بے رنگی و غایت لطافت و صفات نسبت باطن ایشان آمدہ کہ دست اندر اک ازاں کوتاہ گشت نارسیدہ گاہ گویند کہ در صحبت ایشان جمعیت ہا و صفائی حاصل است پس نے بلکہ رسیدہ گاہ بدوام تجلی ذاتی در افاضہ فیوض و برکات شائے عظیم دارند۔ و مستفیدان در اندک مدت حرارت و شوق حضور پیدا کنند حقّ الذی جَعَلَ لَکُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا۔ طالبِ خدا را ہمت باید بمراتب کمال رسیدہ شود۔ ہر آنچہ شرطِ بلاغ است با تومی گفتیم۔ و اسلام۔ و ایں فقیر را بدعائے خیر خاتمہ یاد آرند کہ اللہ تعالیٰ بعنایت خود ایں لاشی را ایمان روزی گرداند آمین یا رب العالمین دعا و اسلام خیریت انجام۔ بجناب ملاہیبت آخوند زلّوہ صاحب از فقیر حقیر جانال و جمیع درویشان خانقاہ شریف رسانیدہ بکرم قبول فرمایند۔ دریں طریقہ شریف مجد دیدہ ذکر نفسی معمول است۔ و ذکر جہر کسے را تلقین نہ فرمایند مگر بے اختیار کہ از جوش و خروش و ذوق و شوق بر زبان آرند باک نیست کہ حکم سکندر دارند معذرت است

مکتوب نیز دم بمولوی محمد عادل صنا کا کڑ ساکن شروہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزی ارشدی محمد عادل آخوند زادہ سلمہ اللہ تعالیٰ من جمیع الآفات۔ از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون کہ سنت سید الانام است مشہود گردیدہ کہ طریقت دو جزا است۔ یکے جذب و دیگر شلوک۔ چوں جذبہ بعد پیران کبار ارجاء برست الگ وارد مے شود و غیر عمل کہ اختیار و عمل

سالک را در حصول جذبہ دخل نیست الا ماشاء اللہ کہ موقوف بمحض عنایت است پس در تحصیل جزئی ثانی کہ عبارت از سلوک است البته عمل و کوشش را در آن دخل است۔ سالک را چند و بہمت در کار است کہ آنچہ مقدمہ است در آن سعی نمایند۔ برائے تکمیل ایں ہر دو جز سلوک کہ بزرگان مقرر فرمودہ آن صاحب را جز اول بعنایت حق تعالی حاصل است در جز ثانی سعی بلیغ داشتہ و عمل بعزیمت فرمایند نہ بفتویٰ کہ بنائے طریقہ حضرات نقشبندیہ بر عزیمت است و بانگسار تمام و عبودیت و عبدیت اوقات مشریفہ معذور دارند و بندہ را در دعایا فرمایند کہ حق سبحانہ و تعالیٰ ایں بے عمل را ایمان سلامت دارند۔ و از ایں طرف خاطر شریف خود را جمع دارند کہ تا حین تحریر خیر است۔ زیادہ والسلام مالاکلام ۱۳۶۶۔ و حالات ایں سمت از چون و چرا علماء مولوی صاحب بے تفصیل بیان خواہد فرمود۔

مکتوب چہارم بکلاہیت آخوند زادہ ہر پیاں کیغری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انوی اعزی ارشدی محبی و مخلصی مکرمی ملاہیت آخوند صاحب دام اللہ برکاتہ و فیوضاتہ و سلامتہ۔ از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور کاجی است عفی عنہ احوالات فقرا ایں عدد و تا حین تحریر دستاںش حمد و شکر است۔ والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعۃ المحمدیہ و طریقۃ الاحمدیہ علی صاحبہا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مخفی نماند کہ مکتوب مرغوب از حسن الوقت ملائکہ ہیر آورده محاکات مکتوبہ واضح گردید۔ مزید فرحت خاطر مگردید۔ طریقہ بزرگان ماورع و تقوی و صبر و قناعت و توکل و رضا است شمار نیز باید کہ بایں ہا قائم و مستقیم شوید و یک نفس از یاد حق غافل و کاہل نہ بایرشد۔ یک ساعت با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی است۔ دیگر احوال محمد عادل آخوند زادہ بدیں منوال است کہ پیش از ایں در چند روز بصوب شہر قندھار روانہ کردہ ام بمکۃ طالبان تا حین تحریر احوال نہ رسیدہ۔ دیگر از آدمیان معتبر مسموع گردیدہ کہ در شہر کابل نادر حال معلوم شدہ سہ عدد قبور کودکان ظاہر گردیدہ ہر حاجت مند کہ بجز اہل آنہا بیانند حاجت آن حق سبحانہ و تعالیٰ بکفایت سرانجام مے رسانند نہایت تشہیر یافته۔ باقی والسلام۔ تحریر فی التاریخ و ہم ماہ حب

المحجّب - در اذکار و مراقبات که بشما تعلیم کرده شده بر آن مداومت نمایند در آن فطور نهند
و باطابلق و خلق تشریف رونی نباید کرد. بمرئیت و حلم و مهربانی زندگی بایشان باید کرد و از جمیع
بلایان و خائفا سلام مطالعه با دیکم قبول فرمایند ۱۲

مکتوب پانزدهم بملازم محمد آخوندزاده صاحب قند هاری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذي الجود والاکرام و علی نبیه محمد الف الف صلوة و سلام و علی آله الاطهار و
اصحابه الاخیار مادامت الیالی و الانهار -

اخوی عزیز! ارشدی ملازم محمد صاحب اوصله الله الی اقصى المراتب و عصمه من الحوادث
و النوائب - از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد که مشهور بحاجی است کان الله له عوضاً
عن کل شیء - بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعه فرمایند - بشما الحمد و المنة که
ایں فقیر بمجعه جمیع درویشان تا تاریخ ترقیم بذاکه هفدهم ماه جمادی الثانی ۱۲۶۹ لله رب طیب اللسان
ایس حضرت منعم علی الاطلاق است بجلت نعمائه و نکات ثرت آلاءه و المستول من الله سبحانه
مغفرتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعة و الطریقه و الحقیقه فانها فوق الکرامه و برحم الله عبداً
تالیاً آمیناً رقیه کریمه که بصحابت مجمع فضائل و کمالات منیع محامد و نوالات مقبول احمد مولوی
صاحب مولوی فتح محمد فرستاده بودند رسانید بورد مسعود مسرتما بخشید و احوال مندرجه بوضوح
انجامید - المرام آنکه اخوی آرزوئی فقیر چنین است که انفس مستعاره حیات و مراضی حق سبحانه
مصرف سازند و اوقات عزیزه خود را که بدل ندارد ضایع نکند و همگی اوقات خود را بظاهر
مقید بشرع و در باطن مشغول بذکر حق سبحانه دارند و دوام توجیه الی الله جل و علی بانکسار تمام
از اسباب قبول بجناب الهی است و فلاح هر دو جهان محصورین کار است و امور دین
و دنیا و ظاهر و باطن بواسطه پیران کرام بجناب الهی تفویض گردانند و مجاری کار را از تقدیر کار
ساز دیدن و بروقاع لب چون و چرخ کشودن و بامر دم مضائقه و معارضه نکردن و از ذلالت
ایشان اغماض نمودن و مسادی بر روی کس نیاریدن چه اهل الله هر چه بینند و هر چه
می شنوند از حق می دانند و نظر از اشخاص که تعینات اندم تقصیر سازند و بدگوینده را

مکافات باحسان می نمایند و عفو تقصیرات ایشان می فرمایند - ع

هر که مار ابد راست را حقش بسپارد

مقوله ایشان است و به توبه و صبر و قناعت و زهد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا، موصوف بودن و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس در نظر نیارودن و از خود و ماسوی نا امید بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمی دیدن و طبع در مال مریدان و غیره نیارودن و نظر بر قبول خلق و در ایشان نکردن و از غنا و اهل غنا محترز بودن و آنچه میسر شود فقراء رسانیدن و خدمت علماء و فقراء بهمال و جان و تن کرده و از شر نفس و شیطان تا وقت مرگ ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشه دیدن این همه اطوار پسندیده اند - خوش گفت

هر کجا این نیتی افزون تراست

کار حق را کارگاه آنسراست

اے برادر بگم متوجه بحق سبحانه باشند و غم روزی نخورند و مشوش و پریشان در طلب رزق نباشند که رزق از حق تعالی اجل و علامت مقدور و مقرر است - و پیران کبار با فرموده اند، قدسنا الله تعالی با سرادیم الاقدس که امر و درویشی به لقمه فروشی است خداوند تعالی از این درویشی که دین فروشی است توبه دهد - اول مسلمانان درست کنند بعد درویشی پس طالب حق را باید که همیشه در طلب علم لدنی و تلاش نسبت صوفیه که غنیمت کبری است باشد و در تحسین این دل و تفحص شیخ کامل و مکمل بود اگر عزیز را در یابد که صحبت او مفتاح نسبت جذبی باشد و تاثیر صحبت او در مردمان در میگرداند و صحبت دارد تا حالت مطلوبه یعنی یادداشت و دوام حضور و آگاهی بلکه گردد - و در یافتن شیخ کامل و مکمل منحصر در آن نیست که در عوارق عادات و اشرف بر خواطر باشد و یا وجود و حال و شوق یافته شود زیرا که در بعضی از این چیزها جوگیه و فلاسفه و برائیم هم شرکت دارند پس این امور دلیل سعادت نیست بلکه دلیل صحیح و علامت شناختن شیخ کامل و مکمل آن است که اول باید شیخ بر ظاهر شرع مستقیم باشد و بر کتاب سنت عمل می نماید تا اطلاق متقی بر وی ممکن باشد که حق تعالی عز و شانه ولایت را در تقوای حصر فرموده و گفته اند اَوَّلُ لِيَا سَمَاءَ لَا اِلٰهَ اِلَّا الْمُتَّقُونَ - اگر کسی گوید که بعضی ادب را در روش ملامتی اختیار کرده بودند و در ظاهر از آن آثار تقوی بنظری آمد و بعضی کسان را فیوض باطن از آنها رسیده گفته شود که نادر است و اعتبار غالب راست و نیز عقل و شرع حاکم است که دفع ضرر

اد جلیب منفعت اہم است و مقصود تر۔ پس جائے کہ ضرر متوہم باشد از انجا باید گرفت
و شخصے کہ در ظاهر متقی یافتہ شود بآئے صحبت داشتن و دست در دست اودادن قبلہ ختنہ دارد
و احتمال ضرر مفقود است فائدہ از بے رسیدی آن۔ پس اگر صحبتش تاثیر کند کہ نزد علماء ظاہر
و باطن معتبر باشد صحبت این چنین مرد را کبریت احمد دانند و غنیمت بکبری شمارند۔ و اگر صحبتش
تاثیر نہ دارد و یا آن تاثیر نزد اکابر معتبر نباشد حسن ظن بآن شخص داشته صحبت او ترک دہد و
در جائے کہ رشتہ خود میند آں جار جوع نماید کہ مقصود حق جل شانہ است نہ آن مردے

باہر کہ نشستی نشد جمع دلت و ز تو نہ ہیز رحمت آب و گلت
ز نہار نہ صحبتش کہ بزاں می بشت ورنہ ننگند روح عزیزاں بجلت

و اگر کسی گوید تاثیرے کہ اکابر آں را معتبر داشته اند واضح تر باید گفت۔ گفتہ شود آں تاثیر
آن است کہ در صحبتش حالتی پیدا شود کہ دل از دنیا سر دشود و محبت خدا و رسول و دوستان
خدا و اعمال صالحہ و توفیق حسنات و اجتناب و بیزاری از سیئات دہد و از صحبتش بمقتضائے
اذا را و ذکر اللہ خدا یاد آید و دوام حضور حاصل گردد و از یاد الہی الطمینان و جمعیت میر شود
و ہر قدر کہ اعمال صالحہ کند نسبت و حالتی کہ از آن کس بوی رسیدہ در آں قوت یابد و ہر قدر کہ
ازو معصیت پدید آید تنگی و بے آرامی در گیرد و نسبت و حالتی کہ از آن بزرگ اورا رسیدہ باشد
نقصان پذیرد۔ و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا سرتک حسناتک واساءتک سیئاتک
فانت مؤمن کنا یہ از ہمیں الطمینان و تنگی است این چنین مرد را کہ صحبتش این تاثیر دارد کامل
و مکمل باید دانست۔ و این صفت کہ در صحبت حاصل شود اورا کمال باید شمرد کہ ملازم است
شرعیہ قطعہ را و مفید است دوام آگاہی را و مقرب است بطاعات و مبعد است از
معاصی و مؤزیل است زائل اخلاق را از کبر و عجب و ریاء و حسد و حُب جاہ و مال و مانند آں۔
و مفید است اخلاق جمیلہ و اوصاف حمیدہ را از حُب فی اللہ و بغض فی اللہ و صبر و شکر
و رضا و ہر دو مانند آں۔ پس این چنین مرد کامل مکمل اگر یافتہ شود صحبتش غنیمت باید دانست
و خود را کالمیت بین یدی انفصال در دست تصرف او باید داد و احوال و واردات آں چہ
دارد شود آں را بمیزان شرع باید سنجید اگر قبول کند قبول و اگر رد کند رد باید نمود و وجد و شوق و
فوق و مواجید و مانند آں آنچه بے اختیار پیش آید در آں معذور است و بقصد و اختیار رنج
حرکتہ ازین حرکات کہ آں را عقل و شرع انہ نمی پسندند نیکند کہ ہرگز اکابر آں را بقصد و اختیار

نموده و اہل باطل را اعتبار نیست و کدام نیت نیک و مصلحت صواب درخواہد کہ حرکت یوانکال
 را بر خود روا دارد و آنچه بعضی اکابر گفتہ کہ رسوم صوفیہ پیچ نمی آرد و ہمیں معنی دارد۔ حضرت مجدد
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبے فرمایند، مرید رشید و طالب مستعد ہر ساعت در سلوک
 طریق خوارق و کرامات پیر احساس کند و در معاملہ غیبی ہر زمان از فی مددے خواہد وے یا بد
 و ظہور خوارق بہ نسبت دیگران در کار نیست، اما بہ نسبت مریدان کرامات و در کرامات و
 خوارق و خوارق اند چگونہ مرید احساس خوارق نکند کہ پیر دل مردہ مرید زندہ گردانیدہ است
 و بکاشفہ و مشاہدہ رسانیدہ نیز دعوام احيائے جسدی عظیم الشان است و خواص با حیا۔
 قلبی و روحی پر داختمند و متوجہ احيائے دل مردہ طالب گشتہ۔ و الحق احيائے جسدی
 بہ نسبت احيائے قلبی کامل طرح فی الطريق است و نظر بآن داخل لعب و بحث چہ ایں
 احياء سبب حیاة چند روزہ، و اک احياء وسیلہ حیات دائمی است۔ بلکہ گویم کہ فی الحقیقت
 وجود اہل اللہ کرامتہ است از کرامات و دعوات ایشان مخلق را بحق جل سلطانہ رحمتہ است
 از رحمت ہائے الہی جل شانہ۔ احيائے قلوب اموات آیتہ است از آیت ہائے عظیم
 الشان۔ امان اہل ارض اند و غنیمت روزگار۔ ہم میگردن و ہم میرزقون در شان ایشان
 است۔ کلام ایشان دوا است و نظائر ایشان شفا۔ ہم جلساء اللہ و ہم قوم لایشفی جلیہم
 و لایخیب انیسہم۔ علامتہ کہ حق ایں طائفہ از مبطل آن ہا بآں جدا است، آن است اگر
 شخصے باشد کہ استقامت بر شریعت داشتہ باشد و در مجلس او دل را بحضرت حق سبحانہ
 و تعالیٰ میل و توجہ پیدائے گردد و برودت از ماسوا مفہومے شود آن شخص محق است و
 در عدد اولیاء است علی تفاوت الدرجات ایں ہم نظر بار باب مناسبت است۔ بے مناسبت
 محرم محض مطلق است۔

ہر کار وے بہ بہبود داشت

وہر کار وے نبی سود داشت

اے برادر مدبر کار بر طاعت است ہر قدر کہ ایں کار را مدد است مبارک است
 و آنچه مغل ایں کارخانہ است ممنوع۔ در جمیع افعال و حرکات کہ قصد کنند نیت نیک مرعی
 دارد و بر پیچ عمل تانیت دست نہد ہما اکن اقدام نہ نماید و بہ عزالت و خاموشی راغب بود
 و اختلاط با مردم بقدر ضرورت کند۔ و سایر اوقات بمراتب و اذکار بسر برد وقت کار است

ہنگامِ صحبت در پیش است مگر صحبتی کہ از برائے فائدہ و استفادہ است محمود است بلکہ
لا بد است ہم چنین صحبت داشتن بابل طریق بشرط فانی بودن در یک دیگر سخن لایعنی در میان
نیاد و دن نیز سخن بلکہ در بعضی اوقات از عزت راجح بود۔ و ہر نیک و بد کثادہ پیشانی باید بود
کہ در پیش آید باطن منبسط یا منقبض باشد و ہر کہ بعد از پیش آید عند اورا قبول نماید و خلق نیکو داشتہ
باشد و اعتراض ہر کہ کم تر کنند و سخن نرم و ملائم گویند و کہ را بغضب پیش نباید نگہ است و
در سخن گفتن رعایت قلب باید کرد و خواب بسیار و خندہ نباید کرد کہ ایس دل را می میراند و جمیع
امور خود را با حق تعالی بسیار۔ و اے عزیز دانا در یاد حق تعالی خود را محسوس دار تا دل تو از تدبیر
جمیع امور خارج شود چوں دل بیک جانب شود جمیع امور تر او کفایت خواہد کرد۔ و نیز بندہ گان ہر تو
مہربان ساز کہ با امور تو قیام نمایند۔ بالجملہ در یاد حق جل شانہ باشی و بتدبیر امور نفس خود مشغول
مشو۔ ہر سچ کس بغیر خدا اعتماد مہما و در جمیع احوال عمل سنت را باید گذرید و از بدعت مہما ممکن
احتر از باید نمود و در زمان بسط صدور و شریعہ رانیک رعایت باید کرد و از جان باید رفت و
در ہنگام قبض امیدوار باید بود و دل تنگ و مایوس نباید شد و وعدہ حق سبحانہ نظر باید داشت کہ فرمودہ
(آیہ کریمہ) فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۱۰ در شدت و رفا قصد کند کہ یکساں
باشد۔ اے برادر اخلاق فقیر سکون است نزد فقدان و اضطراب است نزد وجود و انس
بموم و وحشت از فرحانے و در درد و حوادث کوسہ ظاہر و باطن متذبذب نشود و بے رنگی نسبت
و بے مزگی احوال باطن از کمال نسبت ایس طریقہ شریفہ مجددیہ است۔ چنانچہ حضرت محبوب سبحانی
مجدد و منور الف ثانی ۷ در جلد اول از مکتوبات قدسی آیات در مکتوب دویست و بیست و یکم
بسیار مانک پوری فرمودہ در ایس طریقہ در ابتداء حلاوت و وجدان است و در انتہاء بے مزگی
و فقدان کہ از لوازم ایاس و حرمان است بخلاف طُرُق دیگران کہ در ابتداء بے مزگی و فقدان دارند
و در انتہاء حلاوت و وجدان۔ و ہم چنین در ایس طریقہ در ابتداء قرب و شہود و در انتہاء بعد و حرمان۔
بخلاف طُرُق سائر مشائخ۔ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی شَرِيعَةِ الْمُصْطَفٰوِیۃ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام
اعْتِقَادًا وَقَوْلًا وَفِعْلًا وَحَالًا بِطَانًا رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّاب۔ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی اَعْتِقَادِ اَهْلِ
السُّنَنَ وَالْجَمَاعَةِ وَمَذْهَبِ اِمَّةِ الْخَنَفِیۃ وَ اَوْثَقْنَا عَلَیْهَا وَ احْشُرْنَا عَلَیْهَا وَ صَلِّ عَلَیْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ اَصْحَابِہِ اَجْمَعِیۡنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ، آمین یا رب

العالمین۔ الحمد لله اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً باقی والسلام علی من اتبع الهدی و التزم متابعتہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اے برادر باید دانست کہ جائز نیست اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ مگر از شیخ کامل مکمل زیرا کہ ناقص صاحب ہوا است و آنچه مشوب ہوا است اثر نمی کند و اگر اثر کند اعانت بر ہوا نماید پس حاصل می کند ظلمت بر ظلمت و ایضاً ناقص تمیز نمی کند میان طرق موصلاً حق سبحانہ و غیر موصلاً باو سبحانہ چہ او غیر و اصل است و فنا و بقا هرگز دست نہ داده است و تمیز نمی کند میان استعداد مختلفہ طالبان و چون تمیز میان سلوک و جذبہ نکند بسیار باشد کہ استعداد طالب مناسب بطریقہ جذبہ بود و غیر مناسب بطریق سلوک باشد و ناقص جبہ عدم تمیز میان طرق و استعدادات طریق سلوک امر فر باید و گمراہ کند اورا مثل خود۔ و شیخ کامل و مکمل چون ارادہ تربیت و تسلیک کند لازم است کہ اول از الہ نماید آنچه باو از ناقص رسیدہ است و اصلاح آنچه بسبب آل فاسد گردیدہ است بعد ازاں بذریعہ صالح کہ مناسب استعداد او باشد از او قنبت بآئین احسنائے کلمۃ طیبۃ کتبت طیبۃ اصلہا ثابت فی الارض و قرعہا فی السماء فصحبہ کبریت احمر و نظردہ و آء و کلامہ شفاء و ماد و غما و خط القتاد۔ و شیخ کامل کہ بعد از فنا و بقا و رجوع بر تکمیل ناقصان استعداد مرید می شناسد پس معاملہ مناسب استعداد او در کار می داند و اگر استعداد او بسبب ملاقات ناقص فاسد شدہ باشد پس معاملہ حسب استعداد او کند مانند طبیب حاذق، اولاً جبہ خود در تشخیص مرض صرف کند بعد ازاں دوا دہد و اگر قابلیت ازالہ مرض از طبیب ناقص ضائع شدہ اولاً معالجہ ازالہ اثر دوا ناقص کند بعد ازاں توجہ باز الہ مرض نماید فصحبۃ الشیخ الناقص الذی مات ماصراً بالسلوک و الجنۃ ستم قاتل و الانابۃ الیہ عرض مہلک تضییع لاستعدادہ الرفیع۔ پس تکمیل جزا از شیخ کامل مکمل صورت نمی گیرد۔ پس اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ از ناقص جائز نیست و نہ از مقلد بابائے کاملین و مکملین کہ ... بمسک صوفیہ علیہ سلوک نہ نموده باشد و بمبلغ ایشان واصل نہ باشد چہ نسبت ارادہ بجز تعلیم و تعلم و وصول درجہ تکمیل صورت نمی گیرد در و چیزے ازاں نیست۔ و طریق افادہ استفادہ مبنی بر مناسبت ظرفین است و مبتدی را در ابتداء مناسبت بجناب حق سبحانہ نیست پس لابدی شد است از بزرخ و آل شیخ کامل و مکمل است کہ در مرتبہ عدالت نزول نموده

است و مدار طریق مشائخ بر صحبت است نہ بر قبیل و قال چہ آں مرید بطل است در طلب
 و اجازہ بعض کمل باہل جذبہ برائے تکمیل نیست بلکہ جست رفع غفلت مشائخ است در
 خلق و کمل چوں غفلت در مردم و عدم توجہ ایشان بخالق الخلق و عبادات دیدند از رفتن
 شفقت بعض اہل جذبہ برابرائے تلقین ایشان مامور سازند پس تلقین مردم مے کنند و
 نوع حال در صحبت او بایشان ساری مے گردد فتنبہوا عن نوم الغفلة فان لم
 يحصل لہم الکمال و ہم چنین اجازت ایشان بہ بعض مبتدیان کہ اہل جذبہ نباشند
 چہ اگر چہ حظ از انوار باطنی ندارد اما مردم بوی منتفع مے گردند مثل حقین از آتش کہ مودع
 درو است نفع مند نمی گردد و مردم باخراج آں از منتفع می گردند پس اجازت و تاثیر مطلق
 علامت کمال نیست بلکہ بودن علامت برائے کمال بعد از رجوع بہت تکمیل ناقصان
 است و تاثیر از تکمیل ناقص مجاز البتہ صاحب جذبہ باشد زیرا کہ در تلقین مے نقصان است
 صاحب دوتے کہ صحبت او کافی است و نظر او شافی آن است کہ نسبت او علی الدوام
 بجنب قوی صورت گرفتہ باشد و ظاہر او باطن او را شامل نباشد و نہ برعکس چہ اول
 سالک نیست و ثانی مغلوب الحال است و صاحب کمال و مرتبہ تکمیل مفوض بثالث
 است کہ در مقام عدالت نزول یافتہ ہمیں مرتبہ دعوت خلق است و نازل دریں کامل
 مکمل است و در حدیث است ان هذا العلم دین فانظروا عن تأخذون دینکم
 اشارہ است بانچہ گفتہ ایم۔ و این مرتبہ در اصطلاح ایشان سہی بمرتبہ قلب است۔
 استفادہ و افادہ بایں مرتبہ مربوط است و تاثیر و تاثیر بآں رتبہ منوط باتبیان احکام شرعیہ
 است و انزجار از امور منہیہ در این جا صورت می گردد اگر این چنین صاحب دولت بہم رسد
 صحبت او کبریت احمر است ۵

صحبت روشن ضمیراں کوہ را بینا کند

اختلال چشم عینک را حروف آموز کرد

و چوں این چنین صاحب دوتے کہ صحبت او را شاید بدست آید مرید را باید کہ رشتہ اختیار
 بدو سپارد و خود را باین یدریہ مثل میت بے اختیار شمارد و مثل معاملہ صحابہ رضوان اللہ علیہم
 اجمعین با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باو در کار دار و چہ او بصحبت مغننا نائب مناب برحق
 و خلیفہ مطلق سر دفتر انبیاء است علیہ و علی آکہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات پس بادشیرہ صدیق

پیش گیر و خرق عادات از او طلب نہ نماید و در حضور او سخن بلند نگویید و در جانب او پارہ از ننگند و کمال خود را در رضاء او داند و از مے دیگرے را بہتر نداند و پائے بر مصلے او دجائے او نہ نهد و در ہمہ حال رابطہ قلبی کہ راہ اخذ فیوضات است پیوستہ دارد و در غیبت و حضور فداوار او باشد و نام سبزه ادب بہ زباں نراند و در ہر وقت از مے ہر اسان باشد و ہر واقعہ کہ بر مے مٹے ظاہر نماید از دہوشد و ہر چہ در واقعات و مبشرات بہ بیند اگر چہ از شیخ دیگر باشد از پیر خود داند چہ برائے آزمائش مریدان لطیفہ پیران بقدرت ایزدی بصورت شخص برایشان ظاہر مے گرد و برائے امتحان مشائخ چیزے گوید از نفع و ضرر باید کہ با اعتقاد جازم از پیر خود داند و غیر ذلک در امور دیگر۔

مکتوب شہانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجاہد حضرت بودند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اطلع فی فلک الازل شمس النبویۃ المحمدیۃ و اشرق من افق اسرار الیصالۃ مظهر تجلیات الاحمدیۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اخوی اعزیز ارشدی مولوی شیر محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدین والدنیا و جعلہ اللہ تعالیٰ عاشقاً و محباً لذاتہ۔ از فقیر حقیر لائے دوست محمد کہ مشہور سحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء۔ بعد از سلام کہ سنت خیر الانام است مشہود بضمیر منبرے گرداند۔ الحمد للہ المنة کہ احوال ایں فقیر بمعبرہ جمیع مدویشاں تا تاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مقرون بچند و شکراست و المسلمون من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و شباتکم علی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ و یرحم اللہ عبدہ قال آمینا۔ اے ہرادرہمگی خود مصروف بند کہ حق سبحانہ و دوام توجہ الی اللہ عز و شانہ باید داشت تا یک لحظہ و لمحہ غفلت از جناب قدس او نہ رود کہ دریں راہ ناگزیر طالبان حق جل و علا است و در اشاعت نسبت شریفہ بزرگان سعی بلیغ مرغی دارند کہ زبان قرب قیامت و او ان فن است و ایں را عین مرضی حق دانند من احب عباد اللہ الی اللہ من حبب اللہ الی عبادہ۔ و من احیی سُنَّتِی بعد ما امیتت فلہ اجر ما شئتہ شہید مشیدہ باشید و شرط الاجازہ ترویج الطریقۃ الصوفیۃ والاستقامۃ علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات ظاہراً بمعنی در حق خود نہ مطلقاً ۱۲ عطا محمد عفی عنہ

و باطناً که بقدر ذره حتی المقدور از حد و مشرعیه تجاوز نورزند. خصوصاً صلوات خمس بر اهل وقت بجماعت گذارند و هر ساعت بذكر و مراقبه مشغول بودن و قلت الکلام و قلت المنام و قلت الطعام و قلت الاختلاط مع الانام که دن و به توبه و صبر و توکل و قناعت و زهد و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس، در نظر نیاروند و از خود و ماسوا نا امید بودن و فقر و فاقه به نعمت عظمی دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیاروند و نظر بقبول و رد خلق نه گردن و از غنی و اهل غنی محترز بودن و از غیبت و مذمت خلق مجتنب بودن و با مردم مضائقه و معارضه نکردن و از ذلات انماض نمودن و از شرف نفس شیطان تا وقت مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشئ دیدن و در طلب روزی و رزق مشوش نشدن که رزق از حق تعالی مقدر و مقرر است برائے مخلوقات و علم و عمل و افسونات و تمارات مثل عوام الناس و ملایم و بی عمل و وسیله دنیا سازند و سعادت دینی و دنیوی در علم و عمل است اذ کان خالصاً لله تعالی و موافقاً للمتابعة نبینا محمد علیه الصلوٰۃ و السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً و اگر کسی عالم باشد باقوال و افعال و اعتقاد پیغمبر صلی الله علیه و سلم و عمل بآن نه که در عالم نیست چنانچه در حدیث شریف است عن ابی درء قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یكون العروة العالیة حتی یکون بعلمه عاصلاً۔

والسلام ۱۲

مکتوب هفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزاده

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد۔ اخوی اعزّی ارشدی ملا قطب الدین اخوندزاده صاحب سلمه الله الولی الواهب و اوصله الله تعالی الی اقصى المراتب۔ از جانب، فقیه حقیر لاشئ دوست محمد که شهسور سجّاحی است کان الله له عوضاً عن کل شیء۔ بعد از سلام مستنون و دعوات ترقیات مشحون مطامع نمایان الله الحمد و المنة که احوالات و گذارشات فقرای ایں جائے قدس حمد و محامد ایزدی است و المستول من الله سبحانه و معافیتکم و ثباتکم علی الشریعة و الطریقة و الحقیقة فانها فوق الکرامه ویرحم الله عبداً قال آمینا۔ المرام آنکه مکتوب مرغوب که ابلاغ داشته بودند رسید مندرجہ اش بوضوح انجامید۔ جز آنکه الله تعالی عنایه بجزا۔

دیگر آنکه اے عزیز دنیا جلای غرور و آزمایش است نه شهرستان سرور و آسایش پس خرمند
 و دانان است که بعد از نماز پنج گانه مفروضه بجماعت مسنونہ با قول وقت ستجہ بگزارد و انقباس
 مستعاره خود را مبذول بذکر حق جل شانہ دارند کہ فلاح و دجہانی و صلاح جاودانی منحصر دریں
 کار است و ہم تمامی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرحمۃ سرمداً و ابداً اشتغال بلا امتثال
 بذکر اللہ و لا اله الا اللہ کہ اسم ذات و نفی و اثبات است و زبیدہ تا یک لحظہ و لمحہ بے یاد
 حق جل شانہ براوشان نہ گذشتہ و انقطاع از ماسوی اللہ بکلی نموده و بگی اوقات خود متوجہ
 جناب قدس بودند چنانچہ قادر لایزال در کلام خود بہ پیغمبر مصلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرمودہ
 وَ اذْکُرْ اسْمَ رَبِّکَ یعنی یاد کن پروردگار خود را بر سبیل دوام در ہر وقت خواہ در روز و خواہ
 در شب و خواہ در عمل تا بسجده کی آں حضور دوام پذیرد کہ بیج شغل و عمل از یاد حق باز نماند و اگر خوف
 آں باشد کہ بسبب شغل و عملی از ذکر حق باز خواہم ماند پس آں شغل از خود دور کن وَ تَسْتَلِ
 السَّيْرَ تَبْتِیلاً یعنی منقطع شو از ہر عملی کہ ترا از یاد حق باز دارد بسو پروردگار خود بیا در کن -
 چرا کہ روز قیامت ہیچ چیز خلاصی نیست مگر بدلے کہ اگر فتاری غیر صحیح و سالم باشد چنانچہ
 حق سبحانہ فرمودہ در کلام مجید خود یُوَفِّرُ لَکَ یَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا یَبْنُونَ اِلَّا مَنْ اٰتٰی اللّٰہَ بِقَلْبٍ
 سَلِیْمٍ پس بر تابان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واجب و لازم کہ متابعت او صلی اللہ
 علیہ وسلم در اقوال و احوال یعنی ظاہر و باطن بجا پذیرد و دوام ذکر اللہ و انقطاع از ماسوی
 اللہ بیشتہ خود سازند و در رع و تقوی و صبر و توکل و تسلیم و تقویض و رضا حق جل شانہ
 طریقہ خود دارند - و ہم اے برادر باید کہ دائم خود را محبوس در یاد حق جل شانہ دار تا دل تو از جمیع
 عوائق و علایق ماسوی اللہ فارغ شود پس ہمہ امور دنیوی و دینی تر او کفایت خواہد کرد - قل اللہ و
 بس و ماسواہ عبث و ہوس فانقطع علیہ النفس کار این است غیر این ہیچ باقی و السلام -
 محروہ بتاریخ دوازدهم جمادی الاول سنہ ۱۰۲۰ ہجری المقدس -

مکتوب ہر دہم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی - اما بعد اخوی اعزای ارشدی ملا امان اللہ
 آنخونہ زادہ صاحب سلمہ اللہ عن جمیع الحوادث و النوائب - از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد

کہ مشہور بجای است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات اربعین
 مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنہ کہ احوال فقیر بعون عنایت قادر قدیر عز شانه قرین حمد و
 محامد یزدی است جل مجدہ و المسئول من اللہ تعالیٰ سبحانہ سلا متکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ
 المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام المرام آنکہ امسال بتاریخ ہجری دہم ماہ شعبان المعظم از سن
 الف و یائتین و سبعین و سبع از استماع خبر وحشت و کلفت اثر انتقال سالار قافلہ اہل اللہ بشیوا
 و رہبر طائفہ عرفان غوث زمان قطب دوراں مولانا و سید ناد مرشدنا حضرت صاحب قبلہ و کعبہ
 قلبی و روحی فدایہ و قدسی اللہ تعالیٰ بسبہ الاقدس و نور اللہ تعالیٰ مرقہ الشریف آن قدر غم و الم
 و پریشانی و خستہ خاطر ی رودادہ کہ از تحریر قلم بریدہ فم و از تقریر لسان قلت بیان بیان ہیں است
 غرض اینکہ تمامی جہان بلکہ زمین و آسمان ہر چشم این ناتوان تیرہ و تار یک گردیدہ پس از ان جہت
 کہ ہر ذی روح را ہمیں شاہ راہ در پیش است بصبر و اضطبار برد اتم و رضا بقضائے پروردگار جل
 شانہ و ندیدم کہ در چنین حادثہ جان و ذائقہ غم و الم افزا چارہ بجز صبر و رضا بقضائے پروردگار جل
 مجدہ ندیدم و پیوستہ روح پر فتوح آل قبلہ و کعبہ را بید اللہ تعالیٰ مضجعہ بدعوات مغفرت آیات
 یاد مے نمایم و کلمات ترجیح کہ انا للہ وانا الیہ راجعون است مے گویم۔ اے برادر این
 ہمہ نعم ظاہری و باطنی کہ بایں سکیں خاطر حزین رسیدہ است بطفیل و برکت آل عالی حضرت
 غوث منزلت قدسنا اللہ بسبہ الاقدس و نور اللہ تعالیٰ مضجعہ الشریف رسیدہ اند۔ پس شمارا
 نیز باید کہ ہموارہ تا صحن حیات خود روح پر فتوح حضرت صاحب قبلہ و کعبہ را نور اللہ تعالیٰ مرقہ
 الشریف و افاض اللہ علینا فیوضاتہ العیمم و برکاتہ العیمم بدعوات مغفرت آیات یاد و مشار
 مے نمودہ باشند کہ سعادت کونین و دولت دارین منوط و مربوط بدوستی دوستان خدایست
 جل جلالہ و علم نوالہ و مزار پر انوار در مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از طرف پار قبستہ
 حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رحمت البقیع واقع شدہ اند۔ و تاریخ وصال
 آن جناب فیض مآب دوم ماہ ربیع الاول ہشتم ساعت روز سہ شنبہ است از سن مسطور
 ثانیاً آنکہ لازم کہ آن برادر از حکما وقت بیرون شوند و کار و بار صلح و صلاحیت او شان باہل
 دنیا بگذارند پس اگر امکان آمدن بایں طرف شدہ باشد خانہ خود بیک جائے گوشہ کہ از
 میان خرخشہ او شان بیرون باشد بگذارند و خود روانہ ایں صوب شوند تا ملاقات با یک دیگر
 واقع گرد۔ و اگر امکان آمدن بایں طرف بسبب شور و شر نباشد پس در خانہ خود کار بار

خوش کہ یادِ اوتعالیٰ است جل شانہ مشغول ہو رہے باشند و ایں فقیر را نیز بہ دعائے خیر خاتمہ
یاد و شاد مے نموده باشند کہ اللہ تبارک و تعالیٰ خاتمہ بایمان روزی کناد بالنبی و آلہ الامجاد
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ والسلام خیر الختام ۱۲

مکتوب نوزدہم بہ ملامیر واعظ صاحب آخوندزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد اخوی اعزی ارشدی ملامیر واعظ صاحب
آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از جانب فقیر حقیر لائے دوست محمد کہ مشہور ساجی است کان
اللہ لعوضاً عن کل شیء۔ پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشون مطالعہ نمایند۔
الحمد للہ احوال ایں جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین حمد و محامد ایزدی است جل شانہ
و المسؤل من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المرصیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و
السلام۔ المرام آنکہ اے برادر بعد از تصحیح عقائد برو فی کتب کلامیہ اہل سنت و جماعت
شکر اللہ تعالیٰ سعیم و بعد از اتیان احکام شرعیہ فقیہ از فرض و واجب و سنت و
مستحب و مندوب و حلال و حرام و مکروہ و مشتبہ لازم است کہ اوقات عزیزہ خود را۔
بطاعات و عبادات ظاہری و باطنی معمور دارند و خود را در تہذیب قلب و تزکیہ نفس سر
گرم دارند چہ کہ مقصود اصلی از اعمال شرعیہ و احوال طریقہ و حقیقہ پاک نفس و صفائی
دل است تا نفس پاک نشود و دل سلامتی پیدا نکند ایمان حقیقی کہ خلاصہ او وابستہ بکن
است حاصل نشود۔ پس سلامتی دل وقتے صورت بند کہ غیر اوتعالیٰ اصلاً در دل خطور
نکند اگر فرضاً ہزار سال گذرد و غیر را در دل گذرے نباشد از برائے آنکہ ایں زماں دل را
فراموشی یا سوسہ بتمامہ حاصل شدہ اگر تکلف بپادش دہند یا دنیا بد ایں حالت را تعبیر بفناء
نمودہ و قدم اول است دریں راہ۔ اے برادر طالب حق جل و علا شانہ چنان جہد و سعی نموہ
کہ خود را در ہر نفسے بحق سبحانہ حاضر بند و بیخ بایستے غیر از حق سبحانہ نہ مانند و رسیدن و متحقق
شدن باین اوج کہ شہود و حضورش با حق سبحانہ است بوجہی باشد کہ بجلی از خواست
و بایست ایں عالم و آل عالم ہی گردد و حقیقہ باطن از شواغل کونیہ و متلذات فانیہ خلاصی
یابد و ایں مرتبہ علیاً و درجہ قصویٰ ہے آں میسر نیست کہ پاسبانی انفس خود بوجہی نمودہ کہ

غیر اوتعلیٰ را در آں خانه جولاں گاہے نباشد و جمعیۃ باطنی و حضور دائمی ملکہ گردد۔ اے برادر
 دریں اوان آخون و زمان پس بعضے اشخاص سلوک ناکردہ و شیب و فراز ایں راہ ندیدہ و
 فنا و بقا مصطلحہ ایں قوم حاصل نہ ساختہ بجزد پیرزادگی و صاحب زادگی بمسند ارشادے
 نشینند و برائے حصول جاہ و نبویہ و حطام فانیہ لاف و شات پیش عوام الناس از کرامات
 و خرق عادات و کشفیات مے زنند و مدام ہمت خود را در صرف وجوہ الناس مبذول مصروف
 مے دارند و از سخنان بیہودہ و غیبت و افتراء و دروغ گفتن پرمہر نمی نمایند و خود را قطب وقت
 و متصرف دار مے نمایند۔ الغرض ہمہ وقت ستائش خود و نقص غیر مے نمایند و بہ بزرگی اہل
 واجہ و فخر و علو مے کنند و حالانکہ کبرائے دین و روزندگان راہ یقین از ہر طریقہ کہ باشد خواہ
 نقشبندیہ خواہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و قلندریہ و کبرویہ و دراویہ و شطاریہ و غیر اینہا
 و از ہر مذہب کہ باشد حنفی مذہب باشد یا مالکی یا شافعی یا حنبلی ہمہ متفق اند بریں کہ
 خوارق ادا و تصرفات و کشفیات را از مقاصد ایں راہ نمی شمارند چہ اگر کہ بر آب رفتن کار
 ماہیان است و بر ہوا پریدن و ظیفہ مرغال و از غیب خبر دادن شیوہ کاہنان و در یک ساعت
 از مسروق تا مغرب رفتن کار شیطان است ایں ہمہ ہیچ کار نیست کرامت و بزرگی نزد
 بزرگان دین آن است کہ ظاہر بر متابعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آراستہ دارد و
 باطن بجنہ حضرت حق جل و علا مستغرق باشد و دل از محبت غیر خالی یا بدو افعال و
 صفات ظلی و جزئی از عاریت داند و در خورد و بجز مشر و منقصت چیزے دیگر نہ بیند
 کار ایں است غیر انہیں ہمہ ہیچ

پس سالک را اگر اوتعالی جل شانہ بر اسرار خفیہ اطلاع دهند و بر تصرفات قدرت
 بخشنند و بر واقعات ماضیہ و مستقبلہ اعلام فرمایند باید کہ حتی الوسع در اخفاء آن ہا کوشد
 آنکہ بفروشد۔ خوش گفت بزرگے چنانچہ فریضہ است بر پیغمبران اظہار معجزات ہم جنہیں
 فریضہ است بر اولیاء اللہ کتمان کرامات۔ و ہم بزرگے فرمودہ عقوبۃ الانبیاء جس الوحی
 و عوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات۔ و مناسب ایں
 حال بزرگے غزل فرمودہ

غزل

تا ہر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم از جملہ صفات از پے آنات گذشتیم

در خلوت تاریک یا ضات کشیدیم
دیدیم که اینها همه خواب است و خیال
در واقع از سبع سموات گذشتیم
چون ما ز سر کشف و کرامات گذشتیم
خوش پاش کز بس جمله کمالات گذشتیم
مادر طلب دوست ز آفات گذشتیم
این با حقیقت همه آفات طریقند

ما از پی نور که بود مشرق افوار

از مغرب او کوکب مشکات گذشتیم

حضرت خواجہ باقی باشد فرموده کہ بمتوہمان الی اللہ کشف گوئی بیج در کازمیت۔ طاب
خدا را اعتقاد درست و رعایت احکام شریعہ و اخلاص تمام و توجہ دوام بجناب حق سبحانہ و تعالیٰ
بزرگ ترین دولت است پس روندہ این راہ را باید کہ آنچہ در راہ رو نماید و در آفاق و انفس مشہود
و مکشوف گردد ہمہ داخل دائرہ ماسوی اند بکہ لافعی باید نمود و او تعالیٰ شانہ را مادی حیطہ دہم
و خیال باید جست۔ و اکابران نقشبندیہ برواقعات و کشفیات و خرق عادات اعتباری نہ نہادہ
اند۔ لہذا دوام حضور را دولت بکشند دانستہ اند۔ از ہنجا است کہ نسیان ماسوی در حق ایشان نامی
است۔ شیخ یحییٰ منیر ہی قدس سرہ فرمودہ کہ در عالم ثبت پرستی بسیار است و ثبت عارفان کرامت
است۔ اگر با کرامت آرام پذیرند محبوب شوند و اگر از کرامت تبری کنند و او را مقصود نہ انداصل
شوند زیرا کہ صحت ولایت متحقق است بشرط اعراض از غیر و دست۔ پس ہر سالک کہ بکرامت
اقبال کرد و این معنی مقرر قوم است کہ ولایت باعراض از دست و اقبال با غیر ہر گز جمع نہ شود
من شغلک عن اللہ فهو صغیر۔ چون خلقت آدمی از خاک است باید کہ تابع اصل باشد و
غور و خود بینی نکند و فخر و علوبہ بزرگان گذشتہ نسازند بلکہ طریقہ عجز و نیاز و شکستگی و خاکساری از
دست نہ ہند و خود را از ہمہ عالم کمتر و بدتر دانند و ہمیشہ خائف و ترسان و لرزاں باشند
و توفیق سعادت دائم از جناب حضرت احدیتہ در خواہند بود تا بوسیلہ خاکساری و ذریعہ انکساری
قبول در گاہ الہی گردند و در سائے سعادت کشایند چہ در میان بندہ و خدا بیچ رہے نزدیک تر
از راہ عجز و نیاز نیست و بیچ حجابے محکم تر از خود بینی نیست۔ حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران شاہ
نقشبندیہ قدس سرہ فرمودہ اگر ولی در بستان در آید و از ہر برگے آواز بر آید یا ولی اللہ۔ باید کہ ظاہر و
باطن او باک صدای بیچ التفاتے نباشد بلکہ ہر لحظہ دلچسپی او در بندگی و تضرع زیادہ تر گردد۔ و در

مکتوبات قدسی آیات محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی از جلد اول آئندہ است در مکتوب
دو صد و بیست و دویم بخواجه محمد اشرف کابلی صد در یافتہ۔ ہزرگے فرمودہ است کہ مرید صادق
آن است کہ بہت بہت سال کاتب دست چپ او چیزے نیاید کہ بنویسد و این فقیر
پُر تقصیر بذوق و وجدان در حق خود یاکم کہ کاتب دست راست معلوم نیست کہ در بہت
سال حزنہ بیاید کہ در صحیفہ عمل ہائے من نویسد۔ خدا دانا است جل سلطانہ کہ این سخن،
بتکلف نمی گویم و ایضاً بذوق مے یاکم کہ کافر فرنگ از من بمراتب بہتر است۔ و اگر بہت
آن پسند از جواب عاجز نیم۔ و ایضاً بطریق ذوق خود را غرق گناہاں مے دانم و حسنا تے کہ
بعل مے آیند کاتب دست چپ خود را بکتابت نمودن آن سزاوار مے دانم۔ و کاتب دست
چپ من ہمیشہ در کار است و کاتب دست راست من معطل و بے کار و صحیفہ دست
راست را خالی و سفید می دانم و صحیفہ دست چپ را پُر و سیاہ می بینم۔ امید جز اوتعالیٰ
ندارم و دستاویز غیر آمرزشش اوتعالیٰ نہ۔ دعائے اللہم مغضتک اوسع من ذنوبی و
رحمتک ارجی عندی من علی موافق حال من است عجائب کار و بار است فیوض و اودا
را قوت دہندہ این کوتاہ بینی مے نمایم و این عیب بینی را قوت مے دہم بجائے عجب منقصت
مے افزاید و در جائے بلند نمودن راہ بتواضع و فروتنی مے کشایم و در آن واحد ہم بکمال لا یت
مشرف و ہم بعیب متصف ہر چند بالاتر مے روم پایاں تر خود را می بینم بلکہ ہماں بالاتر رفتن سبب
پایاں تر دیدہ شدہ است ظرفاء آن را قبول و باور دارند یا نہ و اگر سر اس را معلوم کنند شاید
باور دارند۔ سوال، وجود احد المتناہین سبب وجود متناہی دیگر چرا باشد۔ جواب۔ استحالہ
جمع متناہین شرط اتحاد محل است و در ناخن فیہ متعدد است۔ بالا روندہ لطائف امر است
از انسانی کامل۔ و فرود آئندہ از عالم خلق او لطائف عالم امر ہر چند بالاتر روند بے مناسبتے
تر مے گردند بعالم خلق۔ و ہماں بے مناسبتی سبب پایاں تر آمدن عالم خلق باشد۔ و عالم خلق
ہر چند فروتر مے آید سالک را بے حلاوت تر مے سازد و دیدن عیبہا را زیادہ تر مے گرداند۔ از اینجا
است کہ منتہیاں ہر جوع آرزوئے آن لذت و حلاوت دارند کہ در ابتدائے ایشاں میسر شدہ
بود و در انتہا از دست رفتہ و بے مزگی بجائے آن نشستہ و ہم ازیں جا است کہ کافر فرنگ را

محہ یعنی از نفس خود کہ از اختلاط لطائف عالم امر ملوہ مانده باشد برخلاف کافر فرنگ کہ نفس او مختلط با
لطائف باشد فافهم۔ - حرہ عطا محمد عفی عنہ

عارف از خود بهتر می داند برائے آنکه در هر کافر و فریفته هست بواسطه امتزاج عالم امر و با عالم خلق
 او در عارف این امتزاج بر طرف شده عالم خلق تنها که انا عارف برو می افتد جدا مانده است
 که سر اسیر از ظلمت و کدورت است و هر چند لطائف عالم امر فرو می آیند با عالم خلق اختلاط
 ندارد و آمیزش پیدا نمی کنند چنانکه در ابتدا مکتوبی شاذ و کریم و مکتوبی که بدست اخوی خواجہ محمد طاهر
 فرستاده بود رسید حصول و اشکی که مبنی بر مناسبت تامه است در زمان غیبت از نعمت
 های بزرگ شمرند و تا موانع بر طرف شوند اکتفا بقرب قلوب نمایند و با وجود این قربت
 خواش قرب ابدان را از دست ندهند که تمامی نعمت مربوط باین قرب است او ایس
 قرنی با وجود قرب قلبی چندان قرب ابدان نداشت باین آں جماعت که قرب ابدان داشتند
 نرسد لهذا نفقه کردن کوه طلای او بمذ شعیرائشان که نفقه کنند نرسد و برابری نکند فلا تعذر
 بالصحبة شیئاً کائنا ما کان.

بدانکه اے برادر علامت ولی و مدعی اجمالاً بیان می نمایم تا فرق ولی و مدعی ولایت نیک
 مبرین شود. علامت ولی آن است که اولاً بر اعتقاد اهل سنت و جماعت معتقد راسخ باشد
 و از اعتقاد جمیع فرق اهل قبله چنانچه شیعه و دو بابیه و رافضیه و غیره متبری باشد و روایات
 شاذه او شان عمل نساورد. و ثانیاً بروفق کتب فقیه و مذہب حنفیه یعنی حضرت نعمان
 بن ثابت که امام المفسرین و المحدثین و رئیس ائمة المجتهدین بوده عامل باشد بحدیثیکه در بیج
 فرض از فراض و واجب و سنت و تحب و مندوب فتوای و قصوای نرود و چرا که آراستگی
 ظاهر و سلیله جزیه آراستگی باطن است. ثالثاً مقامات عشره صوفیه علیهم الرحمة چنانچه توبه
 و انابه و زهد و ورع و صبر و شکر و توکل و تسلیم و رضا اجمالاً یا تفصیلاً حاصل نموده باشد و
 ایضاً صحبت او را اثری و تاثیر می باشد که محبت و نیا و اهل دنیا بر دل هم نشینان او سرور
 شود و غفلت از هم صحبتان و بی بر طرف گردد و همان ولی مذکور خود را از جمیع مخلوقات کم تر
 و بدتر داند. نه آنکه ثنائی خود بر زبان خود کند و با خلاق حمیده و اوصاف پسندیده از تواضع و علم
 و تحمل و بردباری و موت و فتوت و سخاوت و تازه روی و نیک خلقی و راستی و عجز نیاز و
 کم آزاری و پیر سیزگاری از حرام و مشتبه و مکروه موصوف باشد. الغرض باتیان تمامی اعمال
 خیر آراسته باشد و در جمیع امور با خلاق سرور عالم صلی الله علیه و سلم متعلق بود پس صحبت این
 چنین شخص نعمتی است عظمی و دولتی است کبیر - و اگر کسی خود را در مستخرجی و مرشدی

گرفته باشد و عمل نه بر وفق سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم است و بکلیه شریعت غارتگری نیست
 و از غیبت و دروغ و سوگند خوردن بخلاف از اخلاق ذمیمه اجتناب نورزد ز بهار الف نهان
 از صحبت او دور باش بلکه در آن شهر مباش مبادا بمروایم بدو میلانے پدید آید و خلل در کارخانه
 عظیم اندازد که اقتدار را نشاید او دزدیست پنهان و دام شیطان نهاده است پس هر چند
 که از وی انواع خوارق عادات بینی و از وی کشفیات و اسرارات یابی قرآن من صحبت اکثر مافقر
 من الاستد

چون بے ابلیس آدم رفته هست پس هر دستے نباید داد دست
 دست ناقص دست شیطانست دیو زانکه اندر دام تکلیف است و ریو
 و صلی اللہ علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین ۱۲

مکتوب بستیم ایضاً بنام ملا میر اعظم صاحب معصوف الصد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى دست سلام علی عباده الذین اصطفی - اما بعد قال سلام المسنون ودعوات
 ترقیات المشون من الفقیر الحقیر دوست محمد المشهور بالحاجی کان اللہ له عوضا عن کل شیء علی
 اخي الشریف ملا میر اعظم صاحب سلمہ اللہ تعالی -

ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قریب بحمد الله سبحانه فالمستول من الله
 سلامتكم وعافيتكم واستقامتكم علی الشریعة المصطفویة علی صاحبها الصلوة
 والسلام -

فاعلم يا اخي ان لاهل المجاهدة والمحاسبة واولی العزم عشر خصال جربوها
 لانفسهم فان اقاموها واحكموها باذن الله تعالى وصلوا الى المنازل الشریفة -
 فاؤلها ان لا یحلف العبد بالله عز وجل صادقا ولا كاذبا عامدا ولا ساهيا لانه
 اذا احكم ذلك من نفسه وعوق لسانه دفعه ذلك الى ان یترك الحلف ساهيا و
 عامدا فاذا اعتاد ذلك فتح الله له بابا من اموره يعرف منفعتها ذلك فی قلبه زیادة
 فی رتبته ورفعه فی درجته وقواه فی عزمه وفی بصره والثناء عند الاخوان کرامته
 عند الجيران حتی یتوبه من يعرفه ویأبه من یراه -

ثانيها ان يحتجب الكذب هازلاً وجاداً لانه اذا فعل ذلك واحكمه من نفسه واعتاد لسانه شرح الله به صدره وصفابه عمله حتى كان لا يعرف الكذب فاذا سمعه من غيره عاب ذلك عليه وعير به في نفسه ودعاه ليزوال ذلك فكان له ثواب ذلك -

والثالثة ان يحذر ان يعد احداً شيئاً ويخلفه اياه وهو يقدر عليه الا من عذر ربيّن ولا يقطع العدة البتة فانه اقوى لامرّة واقصد لطريقته لان الخلف من الكذب فاذا فعل ذلك فتح له باب السخاء ودرجته الحياء واعطى مودة في الصادقين ورفعة عند الله عز وجل -

والرابعة، يحتجب ان يلعن شيئاً من المخلوق او يؤذي ذرة فما فوقها لانه من اخلاق الابرار والصادقين وله عاقبة حسنة في حفظ الله في الدنيا مع ما يخرجه له عنده من الدرجات ويستنقذه من مصارع الهلكة وسلمه من المخلوق ويرزقه رحمة للعباد والقرب منه عز وجل -

والخامسة ان يحتجب ان يدعو على احد من المخلوق وان ظلمه فلا يقطعه بلسانه ولا يكافيه بفعاله ويحتمل ذلك لله تبارك وتعالى ولا يكافيه بقول ولا بفعل فان هذه النصال ترفع صاحبها في الدرجات العلى اذا نادى بها منال بها منزلة شريفة في الدنيا والاخرة والمحبة والمودة في قلوب المخلوق اجمعين من قريب وبعيد اجابة الدعوة والعلو في الخير وتوقير في قلوب المؤمنين

والسادسة ان لا يقطع الشهادة على احد من اهل القبلة بشرك ولا كفر ولا نفاق فانه اقرب للرحمة واعلا في الدرجة وهي تمام الايمان والبعث من الدخول في علم الله سبحانه وتعالى والبعث من مقت الله واقترب الى رضاء الله ورحمته فانه باب شريف كريم على الله يورث العبد الرحمة للمخلوق اجمعين -

والسابعة ان يحتجب من اتباع النظر والنظر والهمة الى شئ من المعاصي ظاهراً وباطناً ويكف عنها جوارحه فان ذلك من اسرع الاعمال ثواباً في القلب والجوارح في عاجل الدنيا وبيد خرواده له من خير الاخرة فنسأل الله تعالى ان يمن علينا اجمعين بالعمل بهذه الخصال وان يخرج شهودنا من قلوبنا -

والثامنة، ان لا يجعل له على احد من الخلق منته مونية صغيرة او كبيرة بل يرفع مونية عن الخلق اجمعين مما احتاج اليه واستغنى عنه فان ذلك تمام غرة العابدين وشرف للمتقين وبه يقوى على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ويكون للخلق عنده اجمعين بمنزلة واحدة في الحق سواء فاذا كان كذلك نقله الله تعالى الى الغنى واليقين والثقة به عز وجل ولا يرفع احدا به ولا يكون الناس عنده في الحق سواء ويقطع بان هذا الباب عز المؤمنين وشرف المتقين وهو اقرب باب الاخلاص.

والتاسعة، ينبغي له ان يقطع طمعه من الادميين جميعا لا يطعم نفسه من شيء مما في ايديهم فانه العز الاكبر والفناء الخالص والملاك العظيم والفخر الجليل والتواكل الشافي الصحيح وهو باب من ابواب الثقة بالله عز وجل وهو باب من ابواب الزهد وبه ينال الريح ويكمل نسكه وهو من علامات المنقطعين الى الله تبارك وتعالى

للمصلحة العاشرة، التواضع لانه يشد محل العابد وتعلو درجته ويستكمل العز والرفعة عند الله وعند الخلق ويقدر على ما يريد من امر الدنيا والآخرة فهذه المصلحة اصل الطاعات كلها وفرعها وكما لها وبها يركب العبد منازل الصالحين الراضين من الله عز وجل في السراء والضراء وهي كمال التقوى والتواضع وهو ان لا يلق العبد احدا من الناس الا وداى له الفضل عليه ويقول عسى ان يكون عند الله خيرا مني وارفع درجته فان كان صغيرا قال هذا لم يقص الله وانا قد عصيت فلا شك انه خير مني وان كان كبيرا قال هذا عيبد الله قبلي وان كان عالما قال هذا اعطى ما لم ابلغ ونال ما لم ازل وعلم ما جهلت وان كان جاهلا قال هذا اعصى الله بجهل وانا عصيته بعلم ولا ادري بمختم لي وان كان كافرا قال لا ادري عسى ان يسلم هذا فيختم له بخير العمل وعسى ان اكفر انا فيختم لي بشئ العمل وهذا باب الشفقة والوصل واول ما يصحب واخر ما يبقى على العباد فاذا كان العبد كذلك سلمه الله تعالى من الغوائل وبلغ به منازل النصيحة لله عز وجل وكان من اصفياء الرحمن واجبا به وكان من اعداء ابليس لعنه الله عدو الله وهو باب الرحمة ومع

ذلك يكون قد قطع طريق الكبر وحبال العجب ورفض العلو وجانب درجة التعزُّز
 لنفسه في الدين والدنيا والآخرة وهو في العباداة وغاية شرف العابدِين وسِيما
 الناسكين فلا شئ افضل منه ومع ذلك يقطع لسانه عن ذكر العالمين فلا يتم له عمل
 الا بـ، ويخرج الغل والبغى والكبر من قلبه في جميع احواله وكان لسانه في السر العلانية
 واحداً ومشييته في السر والعلانية واحدة وكلامه كذلك ولما خلق عند في النيصوة
 بمنزلة واحدة ولا يكون من الناصحين وهو ينكر احداً من خلق الله عز وجل بسوء
 ويُعَيِّرُهُ او يُفَعِّلُ او يُحِبُّ ان يذكر احداً عنده بسوء او يرتاح قلبه ان يُذَكَرَ احداً عنده
 بسوء وهذا آفة العابدِين وعُطْبُ النُشَاك وهلاك الزاهدين الا من اعانه الله
 عز وجل على حفظ لسانه وقلبه برحمته - فاعلم يا اخي ذكرني الاحياء قد اتفق العلماء
 والحكماء ان لا طريق الى سعادة الآخرة الا ان ينمى النفس عن الهوى ومخالفة الشهوات
 فالإيمان بهذا واجب وذكرني موضع آخر من كتابه كل من كان أو فر عقلًا وأعلى
 منصبًا كان أقلَّ إعجابًا واعظم أهملًا لنفسه وأشدَّ الناس حماقة أقوام اعتقادًا
 في عقل نفسه وأثَقَبُ الناس عقلًا أشدُّ همًّا أهملًا لنفسه فالطائفة الصوفية
 احسن الناس ظنونًا بهم وهم اسوء الناس ظنونًا بانفسهم واشدُّ همًّا زُرًا بها
 لا يرونها اهلا لشيء من خير دينيًّا ولا دنيويًّا - ونقل من الحارث المحاسبى صفة
 العبودية ان لا ترى لنفسك ملأ وتعلم أنك لا تملك لنفسك ضرًّا ولا نفعًا و
 قال سلطان العارفين بايزيد بسطامي رحمه الله عليه المعرفة ان تعرف انت
 حركات الخلق وسكناتهم بالله تعالى فيجب الاحتراز عن عين التهمة فمهما رأيت
 احداً يسوء الظن بالناس طالبًا لعيوبهم فاعلم انه خبيث بالباطن وان لك خبيثه
 يترشح منه وانما يرى في غيره من حيث صفة نفسه وان العارف الكامل خائف
 على نفسه في كل لحظة واحبة وعلى إيمانه وعمله ونسبته بصير عيوب نفسه
 لا يتوجه الى عيوب الناس بل يتوجه الى عبادة الله تعالى في كل وقت ومكان حتى
 لا يفرغ من العبادة ظاهراً وباطناً الى الموت هذا احوال كل المشايخ من اهل السنة
 والجماعة من اتى من هب كان حنيفاً او مالكيًّا او شافعيًّا او حنبليًّا من اتى طريقة كان
 نقشبندياً او قادريًّا او چشتيًّا او سهرورديًّا او كبرويًّا او مداريًّا او قلنديًّا او شطاريًّا

وغير ذلك الحمد لله اولاً و آخر اظاهراً و باطناً. وصلى الله على خير خلقه محمد و على
اصحابه اجمعين ۱۲

مکتوب بیست و یکم بجانب پیر سنگیر خود حضرت شاه احمد سعید
صاحب مجدی بلوی ثم المذنی رحمۃ اللہ علیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

مقابعد - عرضداشت کمترین بندگان و کمترین نیازمندان روئے سیاه بد فعال بے عمل
دبے کردار فقیر حقیق لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء بجانب
خدام ذی الجود و الاحترام ذات قدسی صفات معدن اسرار الہی مخزن انوار نامتناہی ہادی
گمراہان بوادئ غوایت جامی عاکفان مادی ہدایت غوث زمان قطب دوران ساقی شراب
الرواق الہی فائض انوار حضور و آگاہی زبدۃ العارفین عمدة الواصلین ارث الانبیاء والمرسلین
المستغنی عن توصیف الواصفین ۷

لا یدرک الواصف المظہری خصائصہ

وان ینک سابقاً فی کل ما و صفاً

حضرتیم صاحب والا مناقب و قبلتنا و وسیلتنا الی اللہ تعالیٰ المجید حضرت شاہ
احمد سعید صاحب قلبی و روحی فداه لازالت شمس فیوضہ ساطعۃ و قمر بہ کاتہ طالعۃ علینا
و علی جمیع المسترشدین الی یوم الدین - بعد از ترسیل تحف سلام کہ سنت سنیتہ نبی خیمہ
الانام است علی آلہ الصلوٰۃ و السلام بصدع عجز و نیاز و انکسار کہ شیوہ غلامان خاص
خاکساران است بلب ادب آنکہ سرفراز نامہ عنبر شمامہ حضور پرنور محمد زادہ سعادت
و سادہ جامع کمالات ظاہریہ و حالات باطنیہ حمیدہ خصال نیکو سیر حضرت حافظ مولوی محمد
مظہر صاحب قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم متضمن بہ دریافت احوال ایں غلام و سائر خادمان
آں ذات ملکی صفات کہ بشر فاجازت رسیدہ بہ ترمیج طریقہ علیہ مجر دیہ قدس اللہ تعالیٰ
اسرار ہا لہا مشتغل اند کہ بحال کرم نوشتہ ارسال داشتہ اند در روز تہیاً اسباب بطرف خراسان
رسید فرحت بخشید ۷

بوسیدم بر مردک دیده نهادم

بندہ را از اظہارِ این اسرار بسبب عدمِ بیاقتِ خود اگرچہ سراسر ننگ و مار است لیکن
بتحدیثِ نعمۃ اللہ تعالیٰ سبحانہ بحکمِ آیت شریفہ **وَ اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ** کہ بوسیلہ
آثارِ فیوضاتِ قلب و سینہ مبارک آن حضرت قلبی و روحی فداہ کہ بایں کینہ خادمان ،
رسیدہ و اظہارِ شکرِ نعمتِ آن حضرت والا و امثالِ فرمان واجب الاجابت صاحبزادہ
عالی شان سرمایہٴ سعادتِ ابدی خود دانستہ بیانِ چیزے از احوالِ خویش و سائرِ علما و
آن فیاضِ جہاں فقیرِ سفیرِ وارِ عرض می نماید آنچہ از احوالِ بد فعالِ پر سیدہ بودند این است
کہ از اول و ہلکہ کہ از آن حضرت مرخص گردیدہ آمدم مرا از انسانیت کشیدہ بکجوانیت آوردند
میانِ خود حیوانات و دیگر فرق نمی کردم چند مدت ہم بریں قرار خود را مثل سائر حیوانات
می دیدم بعد از اں از حیوانیت بہ نباتیت آوردند پس خود را مثل گیاہات و نباتات دیدم۔
چند مدت ہم بریں حال و منوال بودم۔ بعد از اں از نباتیت بجمادیت آوردند خود را مثل جماد
و سنگ و اربے حس و حرکت می دیدم الحال جماد ہم یستم لاشے محض و معدوم صرف خود
را می بینم محیی و میت و مرید و علیم و سميع و بصیر و محرک و مکلم ہمہ اوسبحانہ است از دوجہ و خود
و ماسوی نامے و نشانے نمی یابم در دل نہ حرکت ذکر مانده و نہ حرارتے و نہ ہمتے و نہ توجہ خود
بخود است ۔

عشق آمد و همچون خون شد اندر گداز دست
تا ساخت مرا تہی پر ساخت دوست
اجزاء وجود من ہمہ دوست گرفت
نامے است برین باقی ہمہ دوست

الحمد للہ الحال ایں قدر می دانم کہ بہ برکتِ توجہ آن حضرت باسلام حقیقی مشرف شدہ ام
و در معیت و اقربیت و محبت و غیر ذلک من المقامات العالیۃ المجدیۃ قدس اللہ تعالیٰ اسرار
ہا لہا لحاظ نتوانم کرد مگر بہ تکلف و در مراقبہ لاتعین لحاظ کردن نہایت خوش می آید۔ اما در
حلقہ از برکتِ توجہ حضرت من قلبی و روحی فداہ تاثیرات و فیوضات نہایت بے حساب
و بے شمار است ۔

بے لطف تو من قدر نتوانم کرد
حسن ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من شود زباں ہر موی
یک شکر ترا از ہزار نتوانم کرد
و ذکر احوال بعضی یاران این است :-

(۱) سیادت و نجابت دستگاہ حقائق و معارف آگاہ سید جید شاہ صاحب از پزندگان است۔ عالم جلیل القدر در مہر فن از فنون ہمارت تمام دارد۔ چند سال کسبِ طریقہ از فقیر نمودہ شرفِ اجازت یافتہ بہ تعلیم ذکر بہ طالبان و تدریس علم ظاہری اشتغال دارند ۱۲

(۲) ملا سمور آخوندزادہ۔ فاضل کامل از ہر علم بہرہ تمام دارد نزد فقیر آمدہ کسبِ طریقہ نمودہ اجازت یافتہ چند کساں را القاء ذکر نمودہ درس روز ہا خبر وفات او در دامنِ رسیدہ اناللہ وانا الیہ راجعون در عالم طُرفہ مرد بود کہ یک گوسفند کلال بگلہ پاچہ و بمقدار آلِ نان مے خورد و بعد از ان چند سیر انگور و دیگر میوہ جات کل می نمودہ سیر نمی شد معہذا بوضو عشاء نماز فجر مے خواند۔ برائے امتحان نزد فقیر آمد کہ اگر مرا باندک چیز سیر کنانید داخلِ طریقہ شوم و لا لا۔ مستخوان بُزغالہ خورد و سہ نان باریک دُرِ مکش پیش او دیک کس دیگر کہ ہمراہ او بودہ نہاد، از طعام چیزے باقی بودہ کہ سیر شد نہ۔ ہمیں سبب داخلِ طریقہ شد ۱۳

(۳) مولوی ملا میر باز آخوندزادہ پسر ملا سمور مذکور عالم کامل است در اول ولایت نزد فقیر آمدہ بیعت در طریقہ علیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار اہالیہا کرد مردنا سواری بودہ از ناسوارش منع کردم منع نشد۔ بعد از سہ روز بدل خود از طریقہ دست بردار شدہ تہفیتہ بگرنجیت۔ بجز درود بخانہ خود اور اجذبات و واردات و تجلیات در گرفت۔ سال آیندہ نزد فقیر مجعہ کتب خانہ برائے سکونت و وزیدن و کسبِ طریقہ نمودن آمد و از کردہ خود پشیمان شدہ توبہ نمودہ مدت سہ سال تا ولایتِ ملیا کسب نمودہ اجازت یافتہ خانقاہ در ملک خود کہ مشہور بکچک است بنا کردہ بسیار مردمان و طالبان بہ نزد او برائے کسبِ طریقہ آمدہ فیض ہلے بُزند۔ یک دو کس را اجازتِ طریقت ہم دادہ اند کہ از آنہا ہم مردمان بہ نفع مے رسند ۱۴

(۴) خان آخوندزادہ کہ بچالی غنی سکونت دارند، از دُو جائے کسبِ طریقہ نمودہ اجازت از ہر دُو یافتہ حوال کمال در خود نمی یافت رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نمود بعد از چند مدت شرفِ اجازت یافت بہ تکمیل طالبان حق جل شانہ مشغول است ۱۵

۱۵ در مکث باریک تر نمانے کہ در علاقہ دامان در شریہ استعمال مے کنند ۱۶ عطا محمد

(۵) مولوی محمد جانان آخوندزادہ صاحب ملہ اللہ تعالیٰ کہ از ساکنان مرفہ است ولد قاضی ملایا محمد آخوندزادہ کہ از خانواده کلان است جامع علوم متداولہ در علم تصوف بے نظیر است اخذ طریقت کردہ با جازت مشرف شدہ بحمد اللہ سبحانہ و بچمن برکات حضرات عالم بسیار از دمنور گردیدہ صاحب کشف و ادراک و احوال عجیبہ است و فقیر را در بارہ او محبت کثیر و ادب نیز ارادت و مودت بے شمار است۔

(۶) مولوی محمد گل آخوندزادہ صاحب کہ از آباء و اجداد صاحب کمال است۔ برائے تحصیل نسبت در ملک قندھار پس فقر و گردش بسیار کردہ روزی بر مزار جد بزرگوار خود کہ اسم شریفش ملا شاہو آخوند است و از مریدان میاں عمر چوکنی والا است رحمہ اللہ تعالیٰ آمدہ خواب دید کہ جدا مجدش اشارہ بہ فقیر کردہ و فرمایند ای فقیر آمدہ التماس طریقت نمودہ چون قلاوۃ قضا در گردن خود از طرف میر عالم خاں کہ حاکم کلان حدود خراسان است انداختہ بود فقیر با آورد داخل طریقت ساخت و شرط کردم کہ اگر منصب قضا و ولایت را و گذاری داخل طریقت کنم۔ بخان مذکورہ رفتہ جواب صاف دادہ پیش فقیر باز آمد داخل طریقت کردم بعد از چند سال اجازت یافتہ مریدان گرفتن گرفت۔

(۷) ملا دوران آخوندزادہ فقیہ کہ از ساکنان غنڈان است اول بخدمت محمد سعید آخوندزادہ صاحب رفتہ کسب طریقت کردہ باز بہ رخصت پیرو خود بطرف ایس فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ بہ افادہ مردمان اشتغال دارد۔

(۸) ملا از محمد آخوندزادہ صاحب قندھاری برائے کسب طریقت ہر عالم بسیار گردیدہ از ہندستان و دکن و خراسان و دیگر اطراف چون منفعت نیافتہ بہ دست فقیر رجعت نمودہ کسب طریقت کردہ حالات عجیبہ و تاثیرات غریبہ ادا حاصل گردیدہ اجازت یافتہ مرخص بجانب بلخ گردیدہ در آنجا چند روز اقامت نمودہ چوں تسکین نیافت روانہ بہ بخارا شدند آن جا ہم تسکین نیافتند متوجہ بلخہ شریفہ سمرقند شدند آن جا تریج طریقت نمودند قبولیت تمام در مردم خاص و عام یافتند زاید تارک دنیا معرض عسا و ہود و یار ہا باشا بخارا برائے امتحان صلاح و تقویٰ او آدماں خفیہ فرستادہ چوں بصلاح و تقویٰ او واقف گردید الحاح ملاقات نمود با جابہ نرفت برائے خرج فقر ماہیانہ عرض نمود قبولش نہ کردند

گفتند کہ من از برائے دنیا نیامده ام محض برائے ترویج دین متین فرستاده حضرت مرشد خود
آمده ام۔ بعد از چند سال باز نزد فقیر آمده چند روز توقف کرده بطرف سر قندم رخص
شدند۔ در اثناء راه نزدیک غزنی بجوار رحمت حق جل و علا پیوست۔ غفر اللہ
تعالیٰ لہ ۛ

(۹) حاجی ملا شہباز آخوند زاده صاحب کہ از سکنان قریہ اہلہ است
کہ قریب غزنی است عالم جید بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت
نمودہ مشرف باجازات گردید چند مردم را القاء انوار ذکر نمودہ بجوار رحمت الہی پیوست۔
غفر اللہ تعالیٰ لہ ۛ

(۱۰) ملا مراد خاں آخوند زاده صاحب کہ از سکنان رتج کہ از صند دخراسان
است در علم فقہ ہمارے دارد چند سال کسب طریقت از حضرت میان سلیمان صاحب
قدس سرہ کردہ چون فائدہ باطنی در خود ندید رجوع بہ فقیر آورد بیعت و کسب طریقت نمود
اثار تمام پیدا کرد و اجازت یافتہ مردمان طالبان از مستفید اند ۛ

(۱۱) ملا اسلام آخوند صاحب کاکر فقیہ کہ از سکنان اطراف خراسان است
بر دست فقیر بیعت نمودہ بعد از کسب طریقہ اجازت یافتہ مردمان را تعلیم ذکر مے نمایند۔ سلمہ
اللہ تعالیٰ

(۱۲) مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از سکنان ریوب است
از علما متبحر صاحب تصانیف اند بایں فقیر بیعت کردہ ابتداء آمدن اوشاں ہریں وجہ بود
کہ نزد فقیر با چند سال آمده بعد از مر حوا ملاقات پر رسیدم کہ از کجا آمدی گفتند از طرف
ریوب۔ گفتم از برائے چه آمدید۔ گفتند از برائے مذکرہ و مباحثہ کردن بشما آمده ایم گفتم مباحثہ
در چه مسئلہ است۔ گفتند مباحثہ درین است کہ شما میدان خود روانہ بطرف ریوب کردہ
و آن مردمان علم ندارند و ایں جائز نیست۔ گفتم ایا علم مشروط طریقت است۔ گفتند بلہ۔
شرط طریقت است۔ گفتم نے علم شرط اعمال است نہ شرط فیوضات ربانی و ولایت۔ گفتند
نہ بجز علم روانہ نیست۔ گفتم حضرت آدم علیہ السلام از کہ علم کسب کردہ و حضرت ابراہیم
علیہ السلام و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت پیغمبر با حبیب اکرم علیہم الصلوٰات
و التسلیمات از کہ علم آموختہ۔ گفتند از خداوند تعالیٰ آموختہ اند۔ گفتم آں خداوند تعالیٰ کہ الان

کماکان است چنانکہ بایں بزرگواران علیہم السلام علم عطا فرمودہ الحال ہم قادر است کہ اتباع
ایشان را نیز از نزد خود علم عطا فرماید بغیر تدیس و تعلیم کتب از بشر بعد از ان چند بزرگان
اہل کمال کہ بے تحصیل علوم ظاہریہ بکمال ولایت رسیدہ ذکر کردم مثل حضرت خواجہ اولی
قرنی و حضرت ابوسعید سندی و حضرت خواجہ اصرار قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم از کہ تعلیم کردہ
اند و شیخ احمد نامقی و شیخ برکہ و دیگر شیوخ را قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم ذکر کردم کہ بغیر علم ظاہری
ایشان بکمال درجہ ولایت رسیدہ اند دریں باب گفتگوئے بسیار شد از اشراق تا نماز
ظہر و طریق لائلم نشستہ بودند آخر الامر گفتیم اے کاکر! حکم باش کہ بستہ کن کہ اگر مر الزام
کردی خانقاہ خود و دیران کردہ تلمیذی شامے کم و اگر شامہ مذم شدی دست بستہ پیش
من استادہ خواہی شد۔ بجز گفتن ایں سخن حاش دگر گوی شد و جوش دریا طش افتاد
ز لبش و سخن کردن و تلفظ نمودن غلطیدن گرفت چنانچہ لفظ قلب را کلب مے گفت۔
بعدہ گفت من برائے بیعت آمدہ ام و ایں گفتگوئے برائے امتحان کردم کہ شامہ عالم ہستید
یا نہ۔ الحال کہ علم شامہ معلوم کردم مرا تلقین ذکر فرمایند فقیر گفت کہ من لائق ایں تیم گزاشت
باز ہماں سخن بیعت و امتحان مکرر کرد آخر الامر چارہ ندیدم داخل طریقہ شریفہ کردم الحمد
علیٰ ذلک ایں تصرف نعمت است کہ از سینہ مبارک حضرت صاحب قلبی روحی
فداہ بمن رسیدہ است۔ بعدہ چند سال کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت
یافتہ مردمان ہزار ہا را نورانی ساختہ صاحب حالات بلند و مقامات ارجمند است
ثبتہ اللہ تعالیٰ

(۱۳) ملا کاکی صاحب پیوندہ از زمان خوردگی از مخلصان بودہ و بیعت بر سر
دست فقیر نمودہ صاحب حالات عجیبہ و کشفیات غریبہ بودہ بلکہ کشف عیانی داشت
اں چنان احوال قوی داشت کہ در بیان نمے آید۔ مے گفت کہ در ہر مقام مراجب سید
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نشان مے دہند و ہر گاہ کہ مراقبہ مے نشست خود را بہ مجلس شریف
اں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر مے یافت تا حقیقت کعبہ رسیدہ شرف اجازت
یافتہ آخر الامر شریعت شہادت نوشید بہ حظیرہ قدس آرا مید۔ نور اللہ تعالیٰ
مرقدہ

(۱۴) ملا میاں خاں آخوند پوندہ بدست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت

کرده شرف اجازت یافته بجوار رحمت الہی پیوست طاب اللہ تعالیٰ ثراہ صاحب کرامات بود زبان مرغان مے فہیدہ ملکہ احجار و اشجار و ہر چیز از حمادات باوشاں سخناں می کردند۔ از نو دسال عمر گذشت۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۱۵) ملا اعظم پیونہ سلمہ اللہ تعالیٰ از قدیم بر دست فقیر بیعت نموده کسب طریقت کردہ حالات قویہ دارد و استغراق بر و چنان غالب کہ بعد از صلوٰۃ عشاء تا نماز فجر در یک مراقبہ نشسته می ماند ادراک صحیح و کشف احوال قلوب مے دارد اجازت از فقیر یافته با ذکر و مراقبات مشغول است چند کساں را بانوار ذکر منور گردانیدہ (۱۶) حاجی ملا باز محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بختیار ارغسانی بہ بسیار مشائخ گردیدہ از ہر یک کسب نموده آخر ہلئے تکمیل سلوک رجوع بہ فقیر آورده بیعت نموده کسب طریقت کردہ عالم عامل کثیر العمر کہ از نو دسال گذشتہ باشد اجازت یافته بگفتن ذکر بطالبان حق مشغول است سبب عناد مشائخ ذاکر یاں باین فقیر بحسب ظاہر دوست و مولوی محمد جاناں آخوندزادہ و مولوی محمد گل آخوندزادہ کہ در صدر مذکور اند۔

(۱۷) ملا خان محمد آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ جید اول از خلیفہ کہ از مشائخ ذاکر یاں بودہ اخذ طریقہ کردہ چون بہ تاثیرات و قوت نیافتہ رجوع بہ فقیر آورد بیعت نموده و کسب طریقت کردہ مجاز شدہ القلاء فیوض بقلوب مردماں مے نماید۔

(۱۸) ملا مہربان آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بہ فقیر آمدہ بیعت نموده و کسب طریقت نموده شرف اجازت یافت با شاعت طریقہ حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ با سراسر ہم اشتغال دارد۔

(۱۹) ملا غازی آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است از ابتدا داخل طریقہ فقیر است کمالات بسیار دارد مجاز شدہ بخانقاہ فقیر کہ در شرکیہ است سکونت داشتہ با ذکر و مراقبات اشتغال دادہ۔

(۲۰) ملا دین محمد آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عالم فاضل از ساکنان خراسان بیعت بر دست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت نموده اجازت یافته با ذکر و مراقبات

و تعلیم علوم ظاهری اشتغال دارد ۴

(۲۱) ملا الیاس آخوند سلمه الله تعالی بهار موصده عالم عامل بیعت بردست فقیر کرده کسب طریقت نمود اجازت یافته باز کار و مراقبات مشغول اند ۴

(۲۲) ملا میر محمد آخوند فقیه سلمه الله تعالی سر جانی بیعت بایں فقیر کرده کسب طریقت نموده اجازت یافته چند کسان را ذکر حق جل شانہ آموخته باز کار و افکار و تدبیر علم نقه اشتغال دارد ۴

(۲۳) ملا میر احمد آخوند فقیه سلمه الله تعالی از ساکنان خراسان است بیعت بردست فقیر و کسب طریقت نمود اجازت یافته باز کار و افکار و تدبیر علم خود اشتغال دارد (۲۴) ملا سید موسی سلمه الله تعالی از سادات کرام پیشین است بیعت بردست فقیر کرده چند سال کسب نمود اجازت یافته باز کار و مراقبات اشتغال دارد و نهایت محب فقیر است صاحب اذواق و مواجید و انجذاب -

(۲۵) ملا خیر الله آخوند صاحب سلمه الله تعالی از غنثان است برادر کلاں ملا ایان الله صاحب که در آخرند کور خواهد شد عالم فاضل بیعت کرده کسب نمود اجازت یافته باز کار و مراقبات اشتغال دارد -

(۲۶) ملا سیف الله آخوند صاحب فقیه غنثان سلمه الله تعالی بیعت کرد و کسب نمود شرف اجازت یافته باز کار و مراقبات اشتغال دارد (۲۷) ملا محمد سعید آخوند صاحب فقیه خراسانی سلمه الله تعالی بیعت بردست فقیر کرده چند سال کسب طریقت نمود اجازت یافته باز کار و مراقبات اشتغال دارد -

(۲۸) ملا حاجی محمد یوسف صاحب سلمه الله تعالی بیعت بردست فقیر کرد و کسب طریقت نمود اجازت یافته باز کار و مراقبات اشتغال دارد (۲۹) ملا محمد امیر آخوند صاحب سلمه الله تعالی فقیه خراسانی بیعت بردست فقیر کرده کسب طریقت نموده اجازت یافته باز کار و افکار مشغول است (۳۰) ملا شیر محمد آخوند ترمکی بیعت بایں فقیر کرده کسب طریقت نموده اجازت یافته بالقار انوار ذکر بطالبان حق جل شانہ اشتغال دارد -

(۳۱) عثمان غنی آخوند زاده صاحب سلمه الله تعالى از فقہا زمانہ مرد یگانہ
بود نہایت محب فقیر بودہ و متقی و متوہد و ولایت خراسان و حدود دمان علم فقہ از او
بنایت انتشار یافته و فقہائے بسیار از او برخاستہ بیعت بردست فقیر کردہ بود و
کسب طریقت نمودہ اجازت یافته چند مردمان را تعلیم ذکر کردہ اکثر بتدریس علم فقہ اشتغال
مے داشتند امسال ۱۲۰۰ بحکم کل نفس ذائقۃ الموت بجوار رحمت الہی آرا مید طاب الله
تعالیٰ شراہ ۴

(۳۲) ملا سید نور آخوند صاحب سلمه الله تعالى عالم متقی متوہد چهار دہ سال
شب و روز سفر و حضر حاضر الوقت فقیر است اخلاص تمام بہ فقیر مے دارد بردست بندہ
بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافته شب و روز باذکار و افکار
مہر شاند ۴

(۳۳) میاں محمد رسول صاحب پیوندہ سلمه الله تعالى از قدیم بیعت بردست
فقیر کردہ قدر بیست سال شدہ کہ نزد فقیر مے گذارد و آثار و انوار و برکات و فیوضات
بسیار دارد و صاحب کشف صحیح و ادب اک قوی است اجازت یافته باذکار و افکار و خدمات
فقیر اشتغال دارد ۴

(۳۴) ملا عبد الجبار آخوند صاحب سلمه الله تعالى از زمان خوردگی بیعت بردست
فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ شرف اجازت یافته باذکار و افکار و خدمات فقیر
چهار دہم سال است کہ مشغول است او صلہ الله تعالى الی غایۃ مایمنہ ۴

(۳۵) ملا ظہیر الدین فقیہ ژوبی سلمه الله تعالى بردست فقیر بیعت کردہ کسب
طریقت نمودہ اجازت یافته بجوار رحمت حق جل شانہ پیوست غفر الله تعالیٰ لہ ۴

(۳۶) ملا سید محمد ژوبی بیعت بہ فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ شرف
اجازت یافته چند کسان را رنگین نمودہ بجوار رحمت حق سبحانہ پیوست غفر الله تعالیٰ لہ ۴

(۳۷) ملا ہیبت آخوند زاده صاحب سلمه الله تعالى کیغری فقیہ متقی ،
کبیر السن و شال و ملا امیر ملک از قوم شیرانی نزد فقیر آمدہ ہر دو بیعت کردند تا سہ روز ہر
حرکت قلبی و قوت نیافتہ بعد از آن مخص کردم دقتی کہ بخانہ خود رسیدند ملا ہیبت مجذب
شدہ آہ و نعرہ مے کرد حتی کہ نماز گذاردن نمی توانست آن وقت کہ فقیر غم بہ طرف خراسان

بمع اہل خانہ خود قافلہ اہل خیام کوچ کردہ درواں شدہ بہ کوہ کیغری رسید ہر دو ایشان بہ استقبال آمدند و ملاہیبت صاحب مجذب بود کہ نماز گذاردن نمی توانست فقیر گفت شما عالم ہستید نماز آرام و طمانیت بگذارید و حرکت مکنید گفت بے اختیار این حالت از من وقوع می یابد ملا میرند کہ کہ رفیق ایشان بود چوں حال ایشان را معائنہ کرد گریہ و زاری نمود کہ ما ہر دو یک جا بخدمت آمدہ بودیم او صاحب احوال تو یہ گردید و مرا بیسج حال نیست زاری و مبالغہ و الحاح نمود کہ توجہ فرمایند حق تعالیٰ از نزد خود مرا این چنین احوال عطا فرماید بلکہ بسبب جہل خود گفت اگر مرا بہ پرسی بگیر کہ مرا حرکت حاصل شود و مجذب شوم فقیر را قہر آمدہ گفت خداوند تعالیٰ ترا و فرزندان و اہل خانہ شمارا بہ پرسی بگیرد الحمد للہ قربان حضرت شوم بہرکت حضرت اکثر اہل کوہ کیغری و فرزندان و اہل خانہ ملا میرمہ مجذب و صاحب احوال شدند۔

قربان حضرت شوم ہر گاہ کہ ہر مردماں قہر می کنم مجذب می شوند نمی دانم کہ بسبب چیست۔ فی الجملہ ملاہیبت چند سال کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ ہزار ہا مردم را تعلیم طریقہ نمودہ و ہزار ہا درزدان بہ برکت حضرات بردست ادا زدندی توبہ کردہ (۳۸) ملا ہانی کیغری فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ، از خلیفہ ملا تیمر خاں آخوند کسب کردہ بعد از انتقال او بردست فقیر بیعت کرد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند کسان را ذکر حق تعالیٰ آموختہ ۴

(۳۹) ملا ولی محمد فقیہ آخوند صاحب کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ مرد کثیر البرکت کبیر اتسن چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان سنگھری رحمہ اللہ کسب طریقہ کردہ آخر بمکاتبہ یہ شخصت او شان نزد فقیر آمدہ بیعت بردست فقیر نمود و کسب طریقت کردہ جذبات و واردات بسیار دارد و اجازت یافتہ بالقاء ذکر بطلان حق جل و علا مشغول است ۴

(۴۰) ملا قطار فقیہ صاحب کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ از ابا و اجداد خانوادہ اند چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب طریقت نمودہ بعدہ نزد فقیر آمد کسب طریقہ نمودہ اجازت یافتہ با شاعت طریقہ شریف اشتغال دارد۔

بخواب دیدہ بود کہ از سینہ فقیر شعلہ بے درود مانند شمع افروخته است و مردمان از ہر طرف فتیلہا اندر روشن مے کنند باشارہ جد بزرگوار فتیلہ تافتہ روشن کرد چوں از خواب بیدار شد توجہ بہ فقیر آورد *

(۴۱) مولوی معزال دین کہوئی استرانیہ والہ سلمہ اللہ تعالیٰ از علمای حید جامع معقول و المنقول چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ آخر بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت و کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت یافتہ بہ تعلیم علوم و اذکار و افکار و انوار بطالبان حق سبحانہ و تعالیٰ اشتغال دارد *

(۴۲) قاضی میاں عبدالغفار صاحب آخوندزادہ کہوئی استرانیہ والہ سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت بردست فقیر کردہ کسب طریقہ نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس فقہ اشتغال دارد *

(۴۳) میاں عبدالغفار آخوندزادہ چودھواں والہ ابار و اجداد صاحب کمال بودند چند سال نزد فقیر محمد رضا صاحب پیوندہ کہ بہ ڈیرہ اسماعیل خان نزول آوردند کسب طریقت نمودہ بودند و اجازت یافتہ بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ چند سال را تعلیم ذکر کردہ بخوار رحمت الہی پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ *

(۴۴) میاں غلام محمد صاحب چودھواں والہ سلمہ اللہ تعالیٰ ہر دہ سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ و دوازده سال بخدمت عبدالوہاب صاحب پدر میاں عبدالغفار مرحوم چودھواں والہ کسب کردہ چوں در خود کمال ندید بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود بانوار استار رنگین شدہ صاحب کشف و ادراک است اجازت یافتہ چند کس را تلقین ذکر کردہ باذکار و افکار اشتغال دارد *

(۴۵) مولوی عبدالرحیم آخوندزادہ صاحب مرحوم ساکن در این از علمای متبحر بودہ در علم فقہ و اصول ضرب المثل و بے نظیر استاذ اکل حدود و امان و پیوندگان مے گفت اگر کتب متداولہ فقہ بشویند انشاء اللہ تعالیٰ از نظر القلب خود باز مے نویسم نہایت مرد فہیم و مودب باآداب طریقت بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقہ شریفہ نمودہ باحوال غریبہ و عجیبہ رسید کشف و ادراک صحیح داشت ہر مقام را بالتفصیل ادراک می کرد بعد از دخول طریقہ شریفہ حالت سابقہ را کاکفر می دید بعد از اجازت عن قریب بخیطہ قدس

آرامید طالب الله تعالى مرقده ۴

(۳۶) میاں عبد الغفار آخوندزاده صاحب سلمه الله تعالى برادر خرد عبد الرحیم آخوندزاده مرحوم در علم فقه و اصول مانند برادر خود است و در علم میراث یگانه زمانه است. بیعت بر دست فقیر نموده کسب طریقه کرده اجازت یافته به تعلیم علم فقه و ادکار و افکار مشغول است.

(۳۷) میاں ملا عثمان آخوند صاحب سلمه الله تعالى فقیه سکن لونی اکثر امور فقیر از تدریس و امامت نماز و کتابت مکاتیب باطراف و بعضی امور دیگر منوط با دست فقیر بیعت نموده کسب طریقت کرده تا کمالات رسالت رسیده نهایت ارادت مند و محب فقیر است شرف اجازت یافته با ذکر و افکار و امور مذکوره اشتغال دارد ۴

(۳۸) مولوی شیر محمد صاحب سلمه الله تعالى کلاچی والہ پنج سال بخدمت مولی صاحب و الامتاق حضرت مولوی غلام محی الدین قصوری قدس الله تعالى اصرار هم کسب طریقه نموده بعد از آن پنج سال بخدمت حضرت خواجه سلیمان صاحب قدس سره کسب کرده از نسبت بزرگان قدس الله تعالى اصرار هم در خود ندیده به فقیر رجوع آورد بیعت نمود کسب طریقت چند سال تا تحقیقت کعبه کرده شرف اجازت یافته با شاعت طریقه علیه در قریه واسوکه از قراچیناب است جائے بنا ساخته اشتغال دارد و بشرف صحبت حضرت بابا رسال مشرف شده بود ۴

(۳۹) مولوی غلام حسن صاحب حسن الله تعالى حاله و اعماله ذریه ستمعیل خان والہ از علماء جید جامع المعقول و المنقول متقی و متورع چند سال بخدمت والا حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری قدس سره کسب طریقت نموده چون جبل نسبت عدم دریافت آن از زمان خوردگی بمرد غالب بوده و اطلاع باحوال خویش نداشت حتی که حرکت قلب و حرارت آن نمی بیند اشتند رجوع به فقیر آورده طلب دخول طریقت نمود در جواب بمولوی مدوح گفته شد که در حلقه ما بنشین که طریقه واحد است و پیر شما همان مولوی صاحب اند فقیر در حق شما توجه می کند بعد از آن الحاح بسیار کرده داخل طریقه کرده شد بعد از چند روز بر حرکت قلبی و حرارت اطلاع یافت بعد از آن در هر سال بقدر یک دو ماه نزد فقیر سکونت پذیر

می باشند۔ پارسال کہ از خدمت سامی بنده رخصت شدہ بود ببلدہ قصور گزر افتاد شد
 بزیارت حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قدس سرہ مشرف شد حضرت صاحب
 موصوف سفارش مولوی غلام حسن صاحب نموده گفتند کہ برو جہل نسبت نہایت غالب
 است تو جہات قاہرہ در حق او شان مہذول دارند کہ خداوند تعالیٰ جہل اہل علم مہذول گرداند
 فقیر در جواب گفت کہ مرا توبہ ایس چنین توجہات نیست مگر بفرمودن شما حتی المقدور در حق
 او شان ان شاء اللہ تعالیٰ توجہات کردہ خواہد شد۔ وقتے کہ فقیر بجائے خود رسیدہ
 مکتوب شریف خود فرستادند نوشتہ بودند کہ مولوی غلام حسن را توجہات قاہرہ فرمایند۔ الحال
 بیکت توجہات حضرت با قلبی و روحی فدای جہل اہل علم مہذول گردید۔ الحمد للہ علی ذلک۔ بخوی از
 فنا حاصل کردہ کہ تعبیر از نفس خود بانمی تواند کرد شرف اجازت یافتہ باذکار و مراقبات تدریس
 اشتغال داد۔

(۵۰) مولوی رحیم بخش صاحب ہر صومی اجمیری سلمہ اللہ تعالیٰ بہ بسیار مشغول
 روزگار ہند و پنجاب ملاقی شدہ زیارت و صحبت نمودہ و از شیخ احمد عرب صاحب
 مدنی الافندی الجوزدار ثم الانصار قدس سرہ در طریقہ قادریہ و چشتیہ اجازت یافتہ و چند کساں را
 داخل طریقہ ہم کردہ از قضا الہی در نوکری انگریز کار نوشت و خواندہا میانہ مبلغ سی روپیہ مدت
 شش سال مبتلا بود چون کمال در خود نیافت از تلاش فقرا خود را فارغ نمے گذاشت۔ درس
 اثناء خداوند تعالیٰ بدل اوسیل ایس طرف انداخت در طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ ہر دست
 فقیر بیعت نمودہ تلقین ذکر اسم الہی عزا اسمہ گرفت۔ عون اللہ سبحانہ بکرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم و برکات حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ با سہرا ہم الاقدس شامل حال شد از نوکری
 بے زار گردید انگریز الحاج نمود حتی کہ مبلغ پنجاہ روپیہ مشاہرہ مے داد قبول نکرد نوکری را و گذاشت
 بکسب طریقت اشتغال دارند انوار و آثار و واروات و تجلیات و اذکار صحیح و فیوضات و
 برکات بسیار ابرار دست دادہ شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است و تا حال ہر اے
 تقیم و تکمیل سلوک نزد فقیر متوقف است۔

(۵۱) میاں عبداللہ واسووالہ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از قراچیناب است چند مدت
 کسب طریقت بخدمت پیر سید محمد صاحب حبلی قدس سرہ نمودہ بعد از انتقال سید صاحب
 رجوع بہ فقیر آوردہ بردست فقیر بیعت نمود کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ باذکار و

مراقبات مشغول است +
(۵۲) فقیر میاں عالم خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ساکن حدود گھاٹ بر

دست فقیر بیعت نموده شرف اجازت یافتہ باز کار و افکار خود سرگرم اند +

(۵۳) مولوی میر واعظ صاحب ساکن دوڑ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از متعلقات

بنوں است فاضل کامل عالم عامل جامع المعقول والمنقول متقی و متورع بر دست فقیر

بیعت نموده کسب طریقت تا کمالات رسالت کرده بانوار و اسرار ہر مقام ملون

شده و بحالات عجیبہ رسیدہ اجازت یافتہ مردم صد ہا را بانوار ذکر منور گردانیدہ +

(۵۴) شیخ انسان ساکن قریہ گمل از ابار و اجداد اہل کمال اند اول اخذ طریقہ از

حاجی صاحب کہ معروف بمامون بودند کردہ بعد از وفات او شان رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت

نمودہ اجازت یافتہ باز کار و افکار مشغول است +

(۵۵) ملا امان اللہ اخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - اول اخذ طریقہ شریف از

حضرت مولوی محمد جان قدس سرہ کردہ و بعد از ان حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ

کسب طریقہ نمودہ چون کمال نسبت بزرگواران در خود شاہدہ نہ کردہ بہ فقیر رجوع آوردہ

بیعت نمود اجازت یافت -

و ابتداء آمدن او ایس چنین است کہ بمبعہ کاغذ سفارشی فضیلت نشان ملا فیض محمد

نیازی کہ مشہور بملا پان محمد است و از خلفاء اہل حضرت است نزد فقیر آوردہ التماس طریقہ

نمود قبول نکردم - بار دیگر ملا غازی نام کہ از آشنایان او بود نزد فقیر سکونت پذیر بود شفیع کردہ

آورد - ملا مذکور گفت کہ ایس آشنائی من است و مرد صالح است اورا تلقین ذکر کنند لطیفہ

قلب اورا نشان دادہ مخلص کردم - چون فقیر ثانیاً بار بخراسان رسید ملا امان اللہ باند

آمدہ نزد فقیر متوقف گردید - در ایام کہ وقت فتنہ و محاربہ باندہ دین بود خیال کردم کہ مبادا

دریں جنگ شہید شوم باید کہ امانتہ کہ از حضرات ہمارہ رسیدہ بحکمہ اہل استعداد سپارم -

پس ملا غازی مذکور کہ در آن زمان نزد فقیر موجود بود با د سپردہ اجازت دادم - ملا امان اللہ

چون بریں مقدمہ وقوف یافت آن ہم در پیے طلب اجازت شد قبول نیفتاد گفتم کہ شمارا

کہ سلوک ناتمام کردہ اجازت چگونہ مے دہم و بہر جہر بلغ منع کردم چند روز بریں گذشتند

و قتیکہ مردم افغاناں ارادہ شب خون ہر مخالف دین خورد مے کردند وقت عصر بود کہ لحام اسپ

فقیر ہر درگرفتہ مضبوط گرفتہ گفت کہ مرا اجازت بدہید ابا آوردم۔ گفت اگر شما شہید شوید من چہم محتاج مشائخ دیگرے شوم نگذارم۔ اگر اسب راتنا زیانہ می زدم نمی گذاشت و اگر برکات می زدم مضبوط گرفتہ دست بردارنے شد و اگر ارغاء عنان اسبے کر دم ہم نے گذاشت آخر مقرر آمد گفتم اجازت است بگذار مرا۔ باز گذاشت گفت در ہر چار طریقہ مرا اجازت بدید گفتم شما حق ہستی ہم نگذاشت آخر باز بقرہ گفتم در ہر چار طریقہ اجازت است۔ مطلب آنکہ از دوجان خود خلاص کنم۔ چون از مقدمہ جنگ فارغ شدہ بجائے خود رسیدیم اورا بہ طریق نصیحت گفتم کہ چہ شدنی بود در باب اجازت شد الحال شمار لازم کہ کمر ہمت بستہ شب در روز در سبیل طریقہ حضرات ماستغفال دارید۔ بعد از چند سال مرض بطرف ہرات شدند حق تعالی جل شانہ از نزد فضل خود بامداد تو جہات حضرت ماقبلی و روحی فداہ آں چنان تاثیرات قویہ بآں زانی فرمود کہ در اول روز کوہستان از نواحی غوری صد کس ربقہ ارادت در گردن انداختہ داخل طریقہ شدند و جذبات قویہ و حالات جلیتہ او شان را دست داد تا حال بفضل اینز دمتعال در عروج و ترقی است حق سبحانہ اورا بانوار واسرار و مواجید فیوض و برکات بئین پیران کبار منور گردانیدہ مرد با کمال و حجتہ احوال اشاعت طریقہ می نماید چنانچہ از ہا ہم دم را رنگین ساختہ و بسیار کساں را اجازت دادہ کہ سیزدہ کس از اں معلوم ایں فقیر است تا حال در اں حدود شرف و رددارند و مردماں را فیوض و برکات می رسانند۔ نام ہائے خلفائے ایشال ایں است :-

اول ملا یسین صاحب۔ در روزہ دُزدے باشند کہ از ملک فرہا است صاحب کرامات و خوارق عادات است۔ یکے از کرامات او ایں است کہ یک ملا آمدہ برو زبان طعن کشاد کہ شرط ارشاد کثرت علم است و تو چندان علم نداری۔ او گفت عطاء الہی و برکت او در کار است از علم رسمی چیز نے کشاید فضل باید۔ اں ملا گفت کہ شما چہ برکت دارید۔ در اں جا بچہ نوزادہ چہل روزہ بود۔ ملا یسین صاحب گفت کہ اگر ایں بچہ نوزادہ زبان خود را بند کر الہی جبریاں مے کند برکت من معلوم مے کنی۔ گفت بلے۔ ہاں بچہ کہ در گوارہ بود ، اشارت کرد کہ بگو لا الہ الا اللہ اں بچہ بزبان فصیح گفت لا الہ الا اللہ ملا طرمز شدہ داخل طریقت شد۔

دویم سیادت پناہ حقانی و معارف آگاہ حافظ ملا عبدالحق اخوند۔ در ولایت

آئندہ سکونت دارد۔
 سیم، سیادت پناہ قاضی ملا رسول اخوندزادہ در ولایت صدہ استقامت دارد

چهارم، غلام اخوند کہ در شهر ہرات سکونت می دارد۔

پنجم، ملا عطا محمد اخوند در شهر ہرات مے باشد۔

ششم، ملا جہاں اخوند در ولایت گلستان مے باشد۔

ہفتم، ملا شہسوار اخوند عرب ساکن زند اور از حد و قندھار۔

ہشتم، ملا دین محمد اخوند در بکواسکونت می دارد۔

نہم، قاضی نور محمد صادق اخوند در قیصار می باشد۔

دہم، ملا فیض محمد اخوند در فراد مے باشد۔

یازدہم، ملا محمد رسول در ساغری باشد۔

دوازدهم، ملا الف اخوند در ولایت گور زنگ باشد۔

سیزدہم، ملا جلال اخوند در خدمت اوشاں مے باشد۔ وایں ہمہ سیزدہ تن بچشم

خود دیدہ ام کہ ہر یک صاحب کمال و حالات قویہ دارند۔ ایں سیزدہ مردم در اول سال ہما
 مجاز شدہ اند الحال کہ زمانہ بسیار گذشتہ خلفاء اوشاں بسیار بمع مار سیدہ۔

ثانیاً معروض آں کہ در حلقہ ایں حلقہ بگوش در اول دہلہ جذبات داد و نعرہ و بے تابی و

گریہا و خندہ و قہقہہ و بے خودی و غیبت و استغراق مے بودند حتی کہ در بعض اوقات ہمہ

اہل حلقہ کہ گاہے پجاہ و گاہے بصد کس رسیدہ بودند بے طاقتیہا مے کہ دند و بریم می افتاد

الحال آں احوال ہاں منوال نماندہ مگر ڈکس را گاہے آں اضطرابات دست مے دہد گاہے

نہ۔ و بجائے آں حالات استغراق و محویت و حضور و آگاہی بحق تعالیٰ سبحانہ غالب می

باشد۔ بعضے مردماں را در حالت صلوٰۃ کیفیتے رو مے دہد کہ بجز گفتن تکبیر تحریمہ در قیام

بیہوش شدہ استادہ مے باشند تا کہ وقت صلوٰۃ خارج شدہ مے رود و آں شخص بہماں

حالت باقی باشد باز برین مے افتد مانند مردہ و کسے را ایں در رکوع دست مے دہد و

کے در سجود کسے را در شہد و بعضے را بعد از گذشتن وقت نماز و بعضے بعد از گذاردن نماز بافاقہ

مے آیند و بعضے در حالت ذکر و بعضے در حالت مراقبہ و بعضے بغیر آں جسد و بدن خود را مانند خانہ

و یا مثل کوہ کلاں مے بینند و بعضے ہمہ زمین را ان حسد خود پر مے یابند و بعضے خود را چناں طویل می بینند کہ گویا سر خود با آسمان مے ساینند بلکه ازاں مے گذرانند و بعضے بجز وجود خود هیچ نئے بینند و بعضے ہمہ را حق مے انگارند بلکه ہمہ اداست مے دانند و بعضے آواز کلمہ انا الحق از ہر عضو و بن مئے خود مے شنوند و زبان گفتن نئے توانند و ایں حالات بعضے را تا مدت طویلہ و بعضے را تا مدت قلیلہ می ماند بعد ازاں منقطع می شود و حالات دیگر رومے دہد و بعضے را کشوف ناسوتیہ بعضے را کشوف ملکوتیہ حاصل مے شود و بعضے را حالت جو عیہ چناں غلبہ مے نماید کہ بہ هیچ چیز مے سیر نئے شوند بلکه گویند کہ اگر بار اشتہر گندم خام مے خورم سیر نئے شوم۔ قربان حضرت شوم ایں چہ حالات است اطلاع فرمایند در حلقہ مولوی میر باز صاحب و ملا دوران صاحب و مولوی محمد جاناں صاحب و ملا خان محمد صاحب و ملا امان اللہ صاحب و مولوی محمد عادل صاحب و مولوی میر واعظ و ملا ہیبت اخوند صاحب و مولوی شیر محمد صاحب ایں احوالات جذبات و آہ و نعرہ و ناله و اضطراب و استغراق و بے خودی و غیبت و محویت زیادہ از حد است کہ مشایخ ایں ولایت و علماء ایں دیار ندیدہ و نشنیدہ اند از ایں جہت بہا بے نوا یان و غریبان حسد و بغض و کینہ و عداوت می درزند ہر اہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ وایانا۔ اندک چیز مے از احوال خود و خلفاء و سائر مسترشدان آں حضرت نوشتہ شد و ایں ہمہ حالات و فیوضات و برکات کشفیات و کرامات از آں حضرت است قلبی و روحی فداہ ۵

بے لطف تو من قسمہ ارتوانم کرد	احسان ترا شمار نتوانم کرد
گم بہر تن من زبان شود ہر مومئے	یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد
او بجز نائی و با جسن نمی نہ ایم	او دے بے ما و ما بے وے نہ ایم
نئے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند	نئے الحقیقت از دم نائی کند
نیاور دم از خانہ چیز مے نخست	تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست

ایں بے عمل بے کردار و رویاہ چیز نیست کہ خود را در میان آورد ثانیاً آں کہ اگر مسند امام المسلمین حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوع یا قلمی بدست آید برائے فقیر خربہ لہر بانی فرمودہ ارسال دارند تنگی وقت بسبب تہیاء روانگی خراسان و کثرت احوال حلقہ بگوشان کہ بہ بین انفاس قدسی اساس نقد وقت ایشان است حوصلہ تفصیل نہ داشت مع آں کہ مخدوم زادہ ام صاحب در طلب جواب کرامت نامہ استبحال

فرموده اند۔ این لاشے را چوں رزانت تقریر و منانت تحریر نیست هر جائے که خطائے رفتہ باشد بحسن الطاف کریمانه اصلاح فرمایند زیاده حد ادب۔ و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و صحبہ اجمعین ۴

مکتوب بیست و دوم بنام ملا میر اعظم صاحب بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد، فالسلام المسنون و الدعاء المشحون۔ من الفقير للحقير لاشئ دروست محمد المعروف بلحاجي كان الله له عوضا عن كل شئ۔

على اخي الشريف العزيز ملا مير واعظم صاحب سلمه الله تعالى عن حوادث الزمان والنواثب ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قرين بمحمد الله سبحانه المستول من الله تعالى سلامتكم وعافيتكم وثباتكم على الشريعة والطريقة الحقيقية فانها فوق الكرامة ويرحم الله عبدا قال امينا۔

فاعلم يا اخي قد ظهرت وبدعت في هذه الزمان فرقة وهابية تسمى انفسها بالمحدثين وبسبب خبث الباطن وفساد العقيدة طال لساها في ذم امامنا حضرة النعمان بن ثابت الكوفي امام المفسرين والمحدثين وانكرت من اجتهاد الائمة المجتهدين المتقدمين والمتأخرين وحصر المذاهب الاربعة وقد اتفق على حصرهم علماء السلف الصالحين فصا وحصرهم ثابتا بانعقاد الجماع وابتين بعون الله تعالى جل شانہ شدة من مناقب الامام الموصوف ونبذة من دلائل حصر المذاهب الاربعة وغما للانف المخاصمين الطاعين في شأن الائمة المجتهدين۔ فاقول يا الله التوفيق من الكتاب المستطاب المسند للامام الاعظم اعني حضرة النعمان بن ثابت الكوفي رحمة الله عليه المعروف في الآفاق بمسند الخوازمي۔ الباب الاول في ذكر شئ من فضائل التي تفردها اجماعا فنقول وبالله التوفيق مناقبه وفضائله كالخصي لا تعد ولا تحصى ولا يمكن ان يستقصى لكن الفضائل التي تخص وتفردها ولم يشاكر اجماعا من بعده احد فيها يمكن احصائها وضبطها في عشرة انواع۔

الأول، في الأخبار والآثار المروية في مدحه دون مدح من بعده -
 الثاني في أنه وُلِدَ في زمان الصحابة والقرن الذي شهد له رسول الله صلى
 الله عليه وسلم بالخيرية دون من بعده -

الثالث، في أنه رُئِيَ عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم دون
 من بعده -

الرابع، في تَبَرُّزِهِ في عهد التابعين للفتوى دون من بعده -
 الخامس، في أنه تَلَمَّذ واستفاد من أربعة آلاف من التابعين وغيرهم
 دون مَنْ بعده -

السادس، في روايته عن الكبار من التابعين وعلماء المسلمين دون من بعده -
 السابع، في أنه اتفق له من الأصحاب العظماء المجتهدين ما لم يتفق لأحد
 من بعده -

الثامن، في أنه أول من استنبط الأحكام وأسّس قواعد الاجتهاد وبالنَّه في
 الأحكام دون من بعده -

التاسع، في أنه لم يقبل الطائيا عن خلفاء البراي بل افضل من كسبه على جماعة
 الفقهاء دون من بعده -

العاشر في وفاته وشهادته بسبب تورعه عن الدنيا وأجهاها دون من بعده -
 اما الأول، فقد أخبرني الصديق الكبير شرف الدين أحمد بن مؤيد بن موفق بن
 أحمد المكي قال الشيخ الزاهد محمد بن اسحق السراجي الخوارزمي انا ابو حفص عمر بن أحمد
 الكراسي انا الامام ابو الفضل محمد بن حسن الناصبي حدثنا ابو القاسم بن طاهر البصري
 حدثنا ابو يوسف أحمد بن محمد الواعظي رباط ابراهيم بن ادهم حدثنا ابو عبد الله
 محمد بن نصر الوهاب قال انا ابو عبد الله المأمون بن أحمد بن خالد حدثنا ابو علي بن
 أحمد بن علي الحنفي حدثنا فضيل بن موسى السينائي عن محمد بن عمر عن ابي سلمة عن
 ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في
 امتي من رجل يقال له ابو حنيفة هو سراج امتي يوم القيامة - وعن ابي سلمة عن ابي
 هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان في امتي رجلا وفي حديث

القصرى يكون فى امتى رجل اسمه نعمان وكُنيتُه ابو حنيفة هو سراج امتى هو به راج
 امتى هو سراج امتى - عن ابان بن ابى عياش عن انس بن مالك قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم سيأتى من بعدى رجل يقال له نعمان بن ثابت ويكنى ابا حنيفة
 ليحيى دين الله وسنتى على يده - عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالى عنه قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يظهر من بعدى رجل يعرف بابى حنيفة يحيى الله
 سنتى على يديه - عن عبد الله بن مغفل قال سمعت امير المؤمنين على بن ابي طالب
 رضى الله تعالى عنه يقول الا انبئكم برجل من كوفان من بدل تكلم هذه او من كوفتك هذه
 يكنى بابى حنيفة قد ملئ قلبه علما وحكما وسيهلك به قوم فى اخر الزمان الغالب
 عليهم التناخر يقال لهم البنانية كما هلكت الرافضة بابى بكر وعمر رضى الله تعالى
 عنهما - عن سعيد عن الضحاك عن ابن عباس رضى الله تعالى عنه قال يطلع بعد النبى
 صلى الله عليه وسلم يد رعى جميع خراسان يكنى بابى حنيفة رضى الله تعالى عنه حدثنا
 الحسن بن اسمعيل بن الحسن عن ابى عبد الرحمن عن الزهرا قال شهدت حماد اوجاءه
 ابو حنيفة فقال له حماد يا ابا حنيفة انت نعمان بن ثابت الذى ذكر لنا ابراهيم قال سقا
 الله زمانا يكون فيه رجل يقال له نعمان يكنى بابى حنيفة يحيى احكام الله تعالى رسوله
 ويهجر بعدة ابد ما بقى الاسلام ولا يهلك من اخذها وعمل بها فان انت لقيتَه فاقرأه
 منى السلام - عن كعب الاحبار قال انى لاجد اسامى العلماء واهل العلم مكتوبة بصفا
 وانسابهم اهل زمان ^{نعمان} وانى لاجد اسم رجل يقال له نعمان بن ثابت يكنى ابا حنيفة و
 اجد له شانا عظيما فى العلم والفقه والعبادة والحكمة والزهادة قد ساد اهل زمانه
 من اهل العلم فمن تبعه اهتدى وهو بدأهم بعيش مغبوط ويموت شهيدا - عن
 عبد الله بن المبارك قال اخبرنى ابن لهيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فى كل قرن امتى سابِقون وابو حنيفة سابق هذه الامة - قال سمعت الامام الشافعى
 يقول انى لا تَبْرَكَ بابى حنيفة رحمه الله واجئ الى قبره فاسأل الله تعالى الحاجة
 عند قبره فما بعد عنى حتى تنقضى وانشدنى الصديق الكبير شرف الدين احمد بن
 المؤيد المكي الخوارزمى قال انشدنى الصديق العلامة صدق الائمة ابو المؤيد موفق احمد
 المكي لنفسه

رسول الله قال سراج ديني وامتي الهداة ابو حنيفة
 غدا بعد الصحابة في الفتاوى لاحمد في شريعته خليفة
 سدي ديباج فتيلا اجتهاد ونعمته من الرحمن خيفة

اما النوع الثاني ، من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها من بعده من ارباب
 المذاهب انه ولد في زمن الصحابة على ما انبأني الشيخ المعمر شيد الدين الى آخر
 قال سمعت من احمد بن داود بن علي بن ابيه قال ولد ابو حنيفة سنة احدى و
 ستين ومات سنة مائة وخمسين وهذا القول تفرد به الحسن الخلال فاما القول المشهور
 انه ولد سنة ثمانين من الهجرة الى آخر الاسناد وعن ابي سعد قال سمعت الواقدي يقول
 سمعت حماد بن ابي حنيفة يقول ولد ابي سنة ثمانين وهكذا اخرج به الحافظ ابو القاسم
 طلحة بن محمد بن جعفر الصغار في مسنده وقال اي ابو حنيفة توفي في ايامي عبد الله بن جعفر
 بن ابي طالب وابو امامة الباهلي ووائل بن الاسقع وعمر بن حريث وعبد الله بن ابي اوفى
 وجماعة من الصحابة يقول اضعف عباد الله محمد العربي الخوازمي فتبت بهذا انه ولد في
 زمن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو من اهل القرن الذي شهد له رسول
 الله صلى الله عليه وسلم بالخيرية ووصفه بالعدل فان اصحاب الحديث اختلفوا
 فمنهم من جعل ابا حنيفة من القرن الثاني وقد اجمعوا ان ولادته كانت في القرن الاول
 واجتهد في القرن الثاني انشدني صدق الامامة ابو الموثيد الموفق بن احمد المكي الخوازمي
 لنفسه

غدا مذهب نعمان خير المذاهب كذا القمر الوضاح خير الكواكب
 تفقه في خير القرون مع التقى فذهب لا شك خير المذاهب

واما النوع الثالث ، من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها من بعده انه روى
 عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فان العلماء اتفقوا على ذلك ان اختلفوا
 في عددهم منهم من قال اتمرو ستة رجال وامرأة ومنهم من قال خمسة وامرأة ومنهم من
 قال سبعة وامرأة -

واما النوع الرابع ، من مناقبه وفضائله التي تفرد بها ولم يشارك فيها من بعده انه
 اجتهد وافتى في زمن التابعين رحمة الله تعالى عليهم اجمعين . وقال صاحب الدلائل

وشارحه الطحاوي والفقهاء ذرعي عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه سقاها علمه
وحصده ابراهيم النخعي وداسه حماد ولحقه ابو حنيفة ونجته ابو يوسف وخبره محمد و
سائر الناس يأكلون من خبزهم وقد نظم بعضهم فقال هـ

الفقهاء ذرعي ابن مسعود وعلقه حاصده ثم ابراهيم داس

نعمان طاحنه يعقوب عاجنه محمد خابزو الاكل الناس

وقد ظهر عليه تصانيفه كالجوامع والزيادات والنوادر حتى قيل انه صنّف في
العلوم الدينيّة تسعمائة وتسعة وتسعين كتاباً ومن تلامذته الشافعي رضي الله تعالى
عنه وتزوج بامر الشافعي وفوض اليه كتبه وماله فصاّر الشافعي فقيهاً ولقد انصف الشافعي
حيث قال من اراد الفقهاء فليلزم اصحاب ابي حنيفة فان المعاني قد تيسرت لهم الله
ما صيرت فقيهاً الا بكتب محمد بن الحسن وقال اسمعيل بن ابي رجاء رأيت محمداً في المنام
فقلت ما فعل الله بك قال غفر لي قال لو اردت ان اعذبك ما جعلت هذا العلم
فيك فقلت له فابن ابو يوسف قال فوقنا بدجتين قلت فابو حنيفة قال هيهات
ذاك في اعلى عليين وكيف وقد صلى الفجر بوضوء العشاء اربعين سنة وبجر خمساً و
خمسين حجة وراى ربه في المنام مائة مرة ولها قصة مشهورة وفي الحجة الاخيرة استاذن
حجبة الكعبة بالدخول ليلاً فقام بين العمودين على رجله اليمنى ووضع اليسرى على
ظهرها حتى ختم نصف القرآن ثم ركع وسجد ثم قام على رجله اليسرى ووضع اليمنى
على ظهرها حتى ختم القرآن فلما سلم بكى وناجى ربه ما عبدك هذا العبد الضعيف
حتى عبادتك لكن عرفك حتى معرفتك ذهب نقصان خدمته لكمال معرفته فتهتف
ها تف من جانب البيت يا ابا حنيفة قد عرفتنا حق المعرفة وقد خدمتنا فاحسنت
لخدمتنا وقد غفرنا لك ولمن اتبعك فمن كان على من هبتك الى يوم القيامة ثقل ^{اللي} حنيفة
بمبلغت ما بلغت قال ما بخلت بالافادة وما استنكفت عن الاستفادة قال مسافر
بن كدام من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله سرجوت ان لا يخاف وقال فيه شعره
حسبي من الخيرات ما اعدت يوم القيامة في رضى الرحمن
دين النبي محمد خير الورى ثوا اعتقادى من هب النعمان
وعنه عليه الصلوة والسلام ان آدم افتخر بي وانا افتخر برجل من امتي اسمه نعمان

وكنته ابو حنيفة رحمه الله اجماعاً. وعنه عليه الصلوة والسلام ان سائر الانبياء يفتخرون
 بي وانا افتخر بابي حنيفة من احبيه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني كذا في المقدمة
 شرح مقدمة ابى الليث وقال في الضياع المعنوي وقول ابن الجوني انه موضح
 تعصب لانهم روى بطرق مختلفة. وروى الجرجاني في مناقبه بسند سهل بن عبد الله
 التستري انه قال لو كان في امة موسى وعيسى مثل ابى حنيفة لما قُتِلوا ولم انتصروا
 ومناقبه اكثر من ان تحصى وصنف فيها سبط ابن الجوني مجلدان كبيرين سماه الانتصاف
 لامام ائمة الامصار وصنف غيره اكثر من ذلك.

والحاصل ان اباحنيفة نعمان من اعظم معجزات المصطفى بعد القرآن حسبك
 من مناقبه استهان به ما قال قولاً الا اخذ به امام من الائمة الاعلام وقد جعل
 الله للحكم لاصحابه واتباعه من زمانه الى هذه الايام الى ان يحكم بمن هب عليه
 الصلوة والسلام وهذا يدل على امر عظيم اختص به من بين سائر العلماء العظام كيف
 لا وهو كالصديق رضي الله عنه له اجره واجرم من دون الفقه والفقه فرع احكامه
 على الاصول العظام الى يوم الحشر والقيام وقد اتبعه على مذهبه كثير من الاولياء
 الكرام ممن اتصف بثبات المجاهدة وركض في ميدان المشاهدة كابراهيم بن ادهم
 وشقيق البلخي ومعروف الكرخي وابى يزيد بسطامي وفضيل بن عياض داود الطائي و
 ابى حامد اللفاف وخلف بن ايوب وعبد الله بن المبارك وكيعم بن الجراح وابى
 الوائلي وغيرهم ممن لا يحصى له عدة ان يستقصي فلو وجد وافيه شبهة ما اتبعوه و
 لا اقتدوا به ولا وافقوه وقال الاستاذ ابو القاسم القشيري في رسالة مع صلابته في
 مذهبه وتقدمه في هذه الطريقة سمعت الاستاذ اباعلى الدقاق يقول انا اخذت
 هذه الطريقة من ابى القاسم النصر ابادي قال ابو القاسم انا اخذتها من الشبلي و
 هو اخذها من السري السقطي وهو من معروف الكرخي وهو من داود الطائي وهو اخذ
 العلم والطريقة من ابى حنيفة وكل منهم اثني عليه واقرب فضل فنجبالك يا اخي الم
 يكن أسوة حسنة في هؤلاء السادات لكبارا كانوا متهمين في هذا الاقرار والافتخار
 وهم ائمة هذه الطريقة واسر باب الشريعة والحقيقة ومن بعدهم في هذا الامر فلهم
 تبع وكل من خالف ما اعتمدوه مردود ومبتدع وبالحمله فليس ابو حنيفة في زهد ورعه

وعبادته وعلمه وفهمه بمشاركته وما قال فيه ابن المبارك هـ

لقد زان البلاد ومن عليها	امام المسلمين ابو حنيفة
باحكام واثام وفقه	كآيات الزبور على الصفيه
فما في المشرقين له نظير	ولا في المغربين ولا بكوفه
فقام مشيراً سهر الليالي	وصام نهاره لله خيفه
فمن كابي حنيفة في علاه	امام للخليفة والخليفه
رايت العائبين لسفاهها	خلاف الحق مع حجج ضعيفه
وكيف يحل ان يؤذى فقيه	له في الارض آثار شريفه
فقد قال ابن ادريس مقالاً	صحيح النقل في حكم لطيفه
بان الناس في فقه عيال	على فقه الامام ابي حنيفة

فلعنة ربنا اعداد رمل

على من رد قول ابي حنيفة

وقد ثبت ان ثابتاً والد الامام ادرك الامام على بن ابي طالب فدعاه ولد اريت
بالبركة وصح ان ابا حنيفة سهم الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط في او اخر منية
المفتي وادرك بالسنة نحو عشرين صحابياً كما بسط في اوائل الضياء وقد ذكر الامام العلامة
شمس الدين محمد ابو النصر ابن عرب شاه الانصارى الحنفى في منظومة الالفية المسماة
بجواهر العقائد ودور القلائد ثمانية من الصحابة من روى عنهم الامام الاعظم ابي
حنيفة رحمة الله تعالى عليه عليهم اجمعين حيث قال هـ

معتقد اى من هب عظيم الشأن	ابى حنيفة المفتى النعمان
التابعى سابق الاثمة	بالعلم والدين سراج الامة
جمعا من اصحاب النبى ادركا	اشهرهم قد اقتضى وسلما
طريقة واضحة المنهاج	سالمته من الضلال الداجي
وقد روى عن انس وجابر	وابى اوفى كذا عن عامر
اعنى ابا الطفيل ذا	ابن واشله وعين ابن جزء
قد روى الامام ونبئت عجره	هى التمام وتوفى ببغداد

بدانکه اسے برادر کلمہ چند بنا بر حصر مذاہب اربعہ از کتاب مستطاب شرح سفر سعادتہ کہ از
تصنیف شیخ عبدالحق محدث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعہ است مے نگارم تا دفع تشویش
از دلہام متردین دور گرد و صاحب کتاب مذکور منشأ اختلاف ائمہ و اسمی اوشاں با تفصیل
تالیخ ولادت و انتقال و اسبقیت و لاحقیت ہر یک ازین چہار امامان مشہورہ بیان ساختہ
اند بعد ازاں فرمودہ اند کہ ایں چہار تن از امامان دین و مقتدایان ملت اند کہ ضبط و ربط احادیث
و اقوال صحابہ و سلف و تطبیق و توفیق میان آنہا نمودہ و تفسیر و تادیل و بیان ناسخ و منسوخ کردہ
و غایت بذل مجہود دریں باب فرمودہ استنباط احکام بقیاس و اجتہاد از نصوص کتاب و
سنت نمودند و غیر مجتہدان راجز تابع ایشان بودن چارہ و وسیلے نیست و مشلخ طریقت
و بزرگان ایشان ہم بریں مذاہب بودند یا رب مگر آنہائے کہ ایشان بجائے اجتہاد رسیدہ
و موافق یا مخالف ایشان برائے خود اجتہاد مے نمودہ باشند و اللہ اعلم۔ و آنکہ گویند الصوفی
لا مذہب لہ نہ باین معنی است کہ اورا در دین مذہب نیست و تابع مذاہب نہ و ہر چہ خاطرش
خوش دارد و دوش بدان حکم کند ہم بدان عمل کند بلکہ توجہش چنانکہ گفتہ اند آنست کہ دے در بعضے
مواضع از مذاہب آنچه در آن ورع و احتیاط بیشتر یا بد اختیار کند ہر مذہب کہ باشد و یا
آنکہ ہر مذہب اہل حدیث کہ ہر چہ حدیث صحیح یا بد بدان عمل کند۔ محققان گویند کہ ایں نیز علی
الاطلاق صحیح نہ بود تحقیق آن است کہ ہم از روایات مذہب خود کہ آں را اختیار کردہ اند و وجہ اقتدا
ساختہ است روایتی اختیار کند کہ احوط بود یا موافق ظاہر حدیث صحیح باشد اگرچہ ظاہر
روایت و مشہور از ان مذہب نہ بود و الا تفرق مذہب و تعدد وجہ موجب تفرق اعمال
ظاہر گردد و از انجا سرائیت بر تفرق و عدم ضبط احوال باطن کند و فرمودہ اند کہ قبلہ توجہ یکے بایہ
چہ امام شریعت و چہ شیخ طریقت تابنا توحید حکم و قدم تحقیق راسخ گرد و چہ تشعب و تفرق
اصل موجب تشعب و تشتت فرع بود پس ضبط نفس باصل مرجوع الیہ فقہاء و اصولاً و
تصوف لازم بود کذا ذکرہ بعض المحققین من فقہاء الصوفیۃ و آنچه در حدیث است کہ اِسْتَفْتِ
قَلْبَکَ یعنی فتوے از دل خود طلب کن و ہر چہ فرماید و بد آنچه حکم کند بدان رو ایں در صورت
تردد و تذبذب است یعنی آن جا کہ دلائل از قرآن و احادیث و اقوال علماء مختلف آیند و
تعارض نمایند و در امر تجر و تردد افکند حاکم دریں صورت تحری قلب و ترجیح ادست تا از ان
اقوال آنچه دل نشین او گرد و اختیار کند و عمل نماید و آن نیز در مادہ قلب مظهر مزکی منور بنور ایمان

و تقوی است که بنور فرست که در جوهر ایمان ابدل نموده اند آنچه حق است در یاد آں شق
اختیار کند که خیر و صواب در آں بودند آنکه هر چه در دلش افتد هم بر آن عمل کند بدوین رجوع بدلائل
شرعیه که این سخن روئے بجانب الحاد و اباحت دارد و پائی لغزش جاہلان است بالجمله
مذاہب حق و طرق وصول بمنزل مقصود و ابواب درآمد خانه دین این چهار است و هر که را
از این راه با دوری از این دریا اختیار نمود و براه دیگر رفتن عبث و یاده باشد و کارخانه عمل را
از ضبط و ربط بیرون افکندن و از راه مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک طریق
دع و احتیاط دارد دم از مذہب واحد مختار روایت کند که دلیلش احسن و قوی و فائده اش اعم
و اتم و احتیاط در آن اکثر و او فروود اختیار کند و براه نصحت و مسالہ و حیلہ اندوزی نرود و این طریق
متأخران است و شک نیست که این طریق حکم تدریجی و مضبوط تر است - و حجتہ این طائفین
است کہ ہمہ متمسک بکتاب و سنت اند و مقتدایان دین اند و دیگر تعیین و تخصیص را وجه
چه باشد و نص فَاَسْئَلُوا أَهْلَ الدِّينِ كَرِهَ اَنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ و اشاره حدیث
اصحابی کالجوف فبا یقہر اقتدیتم اہتدیتم نیز ہم برین است یعنی چیزے کہ شما
ندانید از اہل علم پرسید و از ایشان بیاموزید - و فرمودہ اصحاب من ہم چوستارگان اند و ہمہ
راہ نمایندگان اند - و علماء دیگر را در حکم ایشان دانید و این مذہب بظاہر بالنصایف نزدیک تر
نماید و بفہم نزدیک تر آید و لیکن قرارداد علماء و مصلحت و یدایشان در آخر ماں تعیین تخصیص مذہب
است و ضبط و ربط کا در دین و دنیا ہم درین صورت بود و از اول مخیر است ہر کہ ام را اختیار نماید
صورت دارد و لیکن بعد از اختیار یکے بجانب دیگر رفتن بے توہم سوئے ظن و تفرق و تشعب
در اعمال و احوال نخواہد بود قرارداد متأخرین علماء برین است و ہوا المختار و فیہ الخیر - اما درین
روزگار پسین مجتہدین کہ در فرقہ حدیث و زہد و دعوت و عبادت مشہور و معروف ہونند احادیث
و اقوال صحابہ را تتبع نموده و ناسخ و راز و منسوخ و صحیح را از سقیم جدا ساختہ و تحقیق و تاویل آں فرمودہ
تطبیق و توفیق میان آں ہادادہ مذہب قرار دادہ اند - عوام مسلمانان را بلکہ علماء را درین روزگار این
قوت و طاقت کجا است کہ آں کار از دست ایشان آید - ایشان را غیر متابعت مجتہدین
کہ در دن و در پئے ایشان رفتن سبیلے نبود و چارہ نہ والہمدہ علیہم آں کار متقدمین مجتہدین ایسر
بود و تحقیقت بے قیاس و اجتہاد کار از پس نرود و باخر دست بآں نزد ضرورت افتد و
دلایل حجیت قیاس و وجوب عمل بدین در شرح خاتمہ کتاب معلوم گردد انشاء اللہ تعالی - و حکم

مجتہد بحقیقت حکم کتاب و سنت است و لکن چون این حکم در آن جا پوشیده است و صریح نہ پس مجتہدان دین و امامان راہ یقین ال حکم مکنونہ و مستورہ را بر منصفہ ظور آورده و ایماہ و اشارت را بہ تصریح مبدل ساختہ جزاہم اللہ تعالیٰ عنایہ الخیر الجزاء۔

وصل در اذہان بعضے مردم چنان در آمدہ کہ مذہب امام شافعی موافق حدیث است و ملوک طریقہ اقتداء و اتباع در مذہب ایشان بیشتر است و مذہب ابو حنیفہ یعنی برہ رے و اجتہاد است و مخالف احادیث۔ این سخن غلط محض است و جہل صریح۔ آخر نہ در اجتہاد حفظ کتاب اللہ و حفظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معرفت اقوال سلف شرط است و بے آن درست نیست۔ و چون قیاس و اجتہاد آن امام عظم را عظیم الشان اقدم و اسبق و مقدم و مسلم تمام است است این گمان را مجال نبود مانا کہ سبب وقوع دریں در طہ آن بود کہ بعضے محدثین کہ در مذہب امام شافعی بودند در کتابہا کہ تصنیف کردند چنانچہ مصانج و مانند آن دلائل مذہب خود را تتبع و تفحص نمودہ جمع کردند و در احادیث مذہب حنفی براہ طعن و جرح رفتند و اینہا بے گوشہ تعصب نخواہد بود و اکثر ایشان بابی حنیفہ بے گوشہ تعصب نہ باشند عفی اللہ عنہم۔ نظر در کتب حنفیہ کہ در دیار عرب مشہور است باید انداخت تا حقیقت حال منکشف گردد و دریں مذہب مواہب الرحمن کتابے است شارح او التزام کردہ است کہ دلیل او از آیات قرآن و احادیث صحیحین بیارد کتاب ہدیہ در دیار مشہور و معتبر ترین کتابہا است نیز دریں وہم انداختہ چہ مصنف نے در اکثر بنا کار برہ دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثے آورده نزد محدثین خالی از ضعف نہ غالباً اشتغال وقت آن استاذ در علم حدیث کم تر بودہ است و لکن شرح شیخ ابن الہمام جزاہ اللہ خیر الجزاء تلافی اک نمودہ و تحقیق کار فرمودہ است و گفتہ اند کہ نزد مے اے نزد امام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سند تھا بود کہ احادیث مسموعہ خود را در این ضبط کردہ و گفتہ اند کہ مشایخ او کہ از ایشان استماع حدیث کردہ و رائے جمع از صحابہ کہ از ایشان شنیدہ از تابعین سی صد کس بودند و آنہا کہ از مے روایت مسندے کردہ اند یا نصد کس اند و مجموع استاذان مے در علم چہا رہنرا کس اند و جمعے آن را بر ترتیب حروف تہجی جمع کردہ و چون احادیث کہ امام شافعی بدان اخذ کردہ و تمسک نمودہ است امام ابو حنیفہ بدان تمسک نہ نمودہ و اخذ نہ کردہ مردم گمان کردند کہ مذہب ابو مخالف احادیث است و حالانکہ دریں جا احادیث دیگر است صحیح و قوی تر است از ان کہ و مے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہذا تمک نموده و بخت آن احادیث کہ متمک امام شافعی است ترک داده و اکثر متمکات او در صحیحین است و این معنی تفصیل بیان کرده اند و اثبات نموده اند۔ و فی الحقیقت مذہب حنفی جامع معقول و منقول است و مانا کہ در اغلب اوقات و احوال عادت کریمہ آن امام آن بوده کہ در تفہیم و تبیین مذہب خود بخت رعایت طبع عامہ خلق کہ بچول اند بر تطابق معقول و منقول و تائید نقل بعقل اقتضای دلیل معقول کرے و بقصد تسلیہ و تشفیہ طبع ایشان در کشف و تبیین آن کوشیدے والا اصل تمک است دلالت او بختاب و سنت و اقوال سلف بود خود چہ صورت دارد کہ بے رجوع بختاب و سنت و اجماع تمک بقیاس کند و حالانکہ شرط عمل ہذا عدم آن اصول است چنانکہ در کتب اصول فقہ بر مذہب ایشان مقرر شدہ است و این دلائل عقلیہ ایشان در حقیقت برائے تائید و ترجیح بعضے احادیث بر بعضے بموافقت و سہ مریاس را دلالت از احادیث آنچہ موافق بقیاس بود ارجح است چنانکہ ہم در اصول فقہ قرار یافتہ نہ آنکہ قیاس در مقابل نص کرہ باشد و نیز حکم بصحت و ضعف احادیث در زبان متأخرین برخلاف زمان سابق است چہ می تواند کہ حدیثی در زبان ایشان صحیح باشد سبب اجتماع شرائط صحت و قبول و ہذا آن کہ یک واسطہ بود میان ایشان و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پس از ہمت رواست دیگر کہ بعد از ان آمد ضعیف پیدا شدہ پس از حکم متأخرین محدثین بعضے حدیث لازم بنیاد ضعف ہے در زمان امام ابو حنیفہ مثلاً و این نکتہ ظاہر است و از کلام بعضے محققین کہ ذکر کردہ اند کہ حکم بتواتر و شہرت و وحدت حدیث معتبر در صدر اول است و آلات احادیث کہ در آن وقت از احاد بوده و بعد از ان بوجود کثرت طرق بر دواج این علم و کثرت طالبان و جامعان کہ بعد از ان پیدا شدہ بمرتبہ شہرت رسیدہ باشد استینائے باین معنی توان یافت و امام اعظم بجمہ غایت امتیاز و وفور فضل و کمال مغبوط و محمود عالم بود متأخرین شافعیہ را چہ گوید کہ بعضے متقدمین را نیز بآن جناب حسد گونہ بود و در حقیقت ہر کہ فاضل تر محمود تر شافعیان را این حال است اما امام شافعی را بہ بینند کہ چہ مدح اصحاب و سہ می کند و می گوید کہ الناس کلہم عیال علی فقہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ و در شان امام محمد شیبانی کہ شاکر دابی حنیفہ است فرمودہ کہ اگر اہل کتاب از یہود و نصاری تصانیف محمد رحمۃ اللہ علیہ بہ بینند بے اختیار ایمان آورند امام حافظ ابو محمد بن ہرزم گفتہ کہ اصحاب ابو حنیفہ ہمہ متفق اند کہ حدیث ہر چند اسناد او ضعیف ہو

مقدم تہ و ادلی تہ از قیاس واجتہاد است و تے تا بحضرت نرسد عمل بقیاس نہ کند و
 عمل بحديث باقسام از دست ندد و امام شافعی قیاس را بر چندین از اقسام حدیث مقدم
 دارد در بی مقام تفصیل است مذکور در علم اصول فقہ آنجا نظر باید کرد و از اقسام قیاس نیز جز
 بقیاس مؤثر عمل نکند و قیاس تناسب و قیاس شبہ و قیاس طرد ہمہ نرسد مگر غیر
 معمول بہا اند و در چندین مواضع قیاس را با حدیث ترک داده و امام شافعی عمل بقیاس
 کرده و اگر آں را ذکر کنیم سخن درازی کشد و ابو حنیفہ تقلید صحابی را در آنچه صحابی با اجتہاد خود
 گوید واجب داند و شافعی گوید ہم رجال و نحن رجال ما بایشاں در اجتہاد برابریم و ما ہم
 مجتہدانیم مجتہد را تقلید مجتہد دیگر نرسد۔ نقل است کہ امام ابو حنیفہ فرمودہ عجب از
 مردم است کہ مے گویند او فتویٰ بہ رأے خود مے دہد و حال آنکہ من ہرگز فتویٰ ندیم ہر آنچه
 ماثور و مروی نیست۔ و امام حجتہ عبداللہ بن المبارک ازوے نقل کردہ کہ گفت آں چہ از
 احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آید فبا الراس والعین قبول کنیم و آنچه از صحابہ رسیدہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم نیز اختیار کنیم و از گفت ایشاں نہ برآیم و لکن چیزیکہ از تابعین بیاید ما و
 ایشاں برابریم بایشاں مزا حمت کنیم و در تحقیق حق بحث وفتیش نمایم۔ و از فضیل بن
 عیاض نقل است کہ اگر حدیث ہر ابو حنیفہ آمدے متابعت آں کرے و اگر از صحابہ و
 قدمائے تابعین آمدے نیز براہ متابعت و اقتداء ایشاں رفتے والا اجتہاد نمودے۔ در
 کتب نوشتہ اند کہ اگر مسئلہ نرسدے رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمدے مدت مدید بیارن خود
 در اں بحث کرے و تحقیق وفتیش نمودے پس از اں جواب دادے و یارن او عظام دین و
 قدماء اہل حدیث وفقہ و زہد و ورع بودند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ مجاہد و معتقدان مذہب
 حنیفہ را رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم این قدر کافی است والسلام۔ و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ و
 اصحابہ اجمعین ۴

مکتوب بیست و سوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پوزندہ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفے۔ اما بعد، انخوی اعزٰی ارشدی ملا سید حیدر
 شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عنہ الافات الافاقیۃ و البلیات الانفسیۃ بحرۃ النبی الثقلین

وامام القبلتین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنة کہ احوالات فقیر تاحین تحریر کہ ہفدہم ماہ ذی الحجہ قرین سپاس بے قیاس منع حقیقی علی الاطلاق است جلّت نعمائہ رفعت آلائہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام۔

المرام انکہ ایمانے کہ آن صاحب در باب کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کردہ بودند قدر از ان در بیان کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم از وجوب و سنت و استحباب و قصد اصحاب کرام و سلف الصالحین بدریافت این سعادت عظمی و حیات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام در قبور شریف و توسل استمداد از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجمالاً بزرگاشتمی شود۔

بدانکہ زیارت سید المرسلین باجماع اہل سنت و جماعت از سلف و خلف قولاً و فعلاً از افضل سنن و اوکد مستحبات است۔ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ مے گوید، زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتہ است مجمع علیہا و فضیلتہ است مرغوب فیہا و بعضے از علماء مالکیہ بوجوب آن رفتہ اند و دیگران تاویل این قول بسنت قریب واجب کردہ گو یا مراد سنت موکدہ مثل واجب است از برائے تاکید و اکثر علماء بر آنند کہ سنت زیارت بعد از ادائے حج است۔ قاضی حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ از مشاہیر علماء شافعیہ است مے گوید چون انج فارغ شود باید کہ وقوف بہ ملزم نماید و دعا کند بعد از ان بحدیث شریفہ آید و ہنر زیارت قبر مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گردد۔ قاضی ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بعد از حج و عمرہ مستحب است کہ قصد زیارت آن حضرت کند و حسن بن زیاد از امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت می کند کہ احسن مراجع راست کہ ابتدا بکند و مناسک حج بجا آرد بعد از ان بحدیث آید و زیارت قبر شریف کند و زیارت آن حضرت نزد حنفیہ از افضل مستحبات و مندوبات است و اوکد مستحبات قریب بدرجہ واجبات و علماء مذاہب اربعہ بتقدیم حج تصریح کردہ اند و بعضے از سلف با وجود انکہ طریق حج کہ نہ از جانب مدینہ بود اول قدم مدینہ منورہ از لوازم وقت شمرند و بالکل بعضے از تابعین را ہد زیارت

مدینه قبل از مکہ شریفہ معظمہ اختلافی است۔ و تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فضیلت قربت زیارت آل حضرت را با اصول اربعہ شرح بیان کرده اما کتاب فقوٰلہ تعالیٰ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَتْ اِستِ ایں آیت دلالت دارد بر حث و ترغیب و حضور در درگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و سوال مغفرت برائے خود از جناب اجابت مآب و طلب استغفار از لے صلی اللہ علیہ وسلم و ایں مرتبہ عظیم است کہ ابد انقطاع پذیر نیست از بہت استوار حالت موت و حیات نسبت سرکانات و ثبوت استغفار از آل حضرت مرا مت را بعد از موت و جمیع علماء از ایں آیت شریفہ استوار حالت حیات و ممات فہم نمودہ اند تا در آداب زیارت حکم کردہ و گفتہ اند کہ ایں آیت شریف را بخواند وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ و طلب استغفار کند۔ و حکایت اعرابی است کہ بعد از رحلت آل حضرت زیارت آمد و ایں آیت شریف مذکورہ خواند۔ و ایں حکایت اعرابی مشہور است و جمیع ارباب مذہب اربعہ کہ تصنیف مناسب گج کردہ اند ایں حکایت آوردہ و استحسان نمودہ از ائمہ اعلام با سانیہ کہ دارند روایت آل کردہ اند۔ و محمد بن حرب ہلالی رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بحدیث آمد و زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردم در مقابل ششم ناگاہ اعرابی آمد و زیارت کرد و گفت یا خیر الرسل حق تعالی کتابی بر تو فرستادہ است صادق، در لے فرمودہ است وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ الْآیۃ و من بر تو آمدہ ام مستغفر از ذنوب خود مشفق بجاہ تو و بگرمیت و ایں بیت خواند

يَا خَيْرُ مَنْ دُفِنْتُ بِالْبَقَاعِ اعْظِمْ فطاب من طيبهن القاع والاكرم
نفسى الفداء لقبرانت ساكنه فيه العفاف وفيه الحج والكرم

بعد از اں اورفت۔ آل حضرت را خواب دیدم مے فرمایند کہ آل مرد را در یاب بشارت و کہ حق تعالیٰ بشفاعت من اورا مغفرت داد و گناہان اورا بخشید۔ و حافظ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ در مصباح الظلام از روایت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ مے آمدند، بعد از سہ روز از دفن آل سرور کہ گذشتہ بود اعرابی آمد و خود را بر قبر شریف انداخت و خاک پاک آل حضرت بر سر خود ریخت و گفت یا رسول اللہ آل چہ تو از خدا شنیدی ما از تو شنیدیم و آنچه از خدا یاد گرفتیم ما از تو یاد گرفتیم و از آل حبلہ آنچه بر تو آمدہ ایں آیت است

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَمِنْ رَبِّهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ
 آمده ام تا برائے من استغفار کنی۔ از قبر شریف ندا آمد و گفته شد قد غفرلک۔ و در
 ثبوت زیارت آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احادیث شریف بسیار آمده اند بعضی بصریح
 لفظ در زیارت قبر شریف و بعضی بالفاظ دیگر۔ و آن کہ بصریح آمده است این است
 حدیث اول، من زائر قبری وجبت له شفاعتی۔

حدیث ثانی، من زائر قبری حلت له شفاعتی۔
 الحدیث الثالث، من جاءني زائراً لأعمله حاجة ألا زیارتی کان حقاً علیَّ ان
 اکون له شفیعاً یوم القیامة۔

الحدیث الرابع، من حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔
 الحدیث الخامس، من حجّ ولم یزره فی نقد جفانی۔
 الحدیث السادس، من زارنی الی المدینة کنت له شفیعاً و شهیداً۔
 و در روایت آمده۔ من زار قبری کنت له شفیعاً و شهیداً۔

الحدیث السابع، من زارنی متعمداً کان فی جواری یوم القیامة و من مات فی احد
 الحرمین بعثه الله من الآمنین یوم القیامة۔

الحدیث الثامن، من حج حجة الاسلام و زار قبری و غزا غزوة و صلی فی بیت
 المقدس لم یسئله الله عز و جل فیما افترض علیه۔

الحدیث التاسع، من حج الی مکه ثم قصد فی مسجدی کتبت له حجتان مبرراتان۔

الحدیث العاشر، من زارنی میثماً فکانما زارنی حیاً و من زار قبری وجبت له
 شفاعتی یوم القیامة۔

الحدیث الحادی عشر، من علی رضی الله عنه قال النبی صلی الله علیه و سلم
 من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی و من لم یزر قبری فقد جفانی۔

الحدیث الثانی عشر، عن علی رضی الله عنه من سال الرسول الله صلی الله علیه
 و سلم الدرجة الرفیعة و الوسيلة حلت له شفاعته یوم القیامة و من زار قبر رسول
 الله صلی الله علیه و سلم کان فی جوار رسول الله۔

از جمله احادیث کہ مثبت حیات انبیاء است صلوة اللہ علیہم بعد از عموم نصوص قرآنی

درجیات زمرہ شہداء و مقاتلین فی سبیل اللہ اس حدیث است کہ ابو علی بنقل ثقات از روایت انس بن مالک می آرند قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احياء فی قبورهم یصلون۔ و آنچه بخصوص اثبات حیات سرور کائنات کنیز حدیث است کہ مشہور و معروف است ما من احد یسلم علی اکرامہ اللہ علی روحی حتی ارجعہ الیہ السلام۔

الحديث الثالث عشر، در روایت از احمد بن حنبل رحمه اللہ آردہ است کہ ما من احد یسلم علی عند قبری اکرامہ اللہ علی روحی حتی ارجعہ الیہ السلام۔
الحديث الرابع عشر، از عمر رضی اللہ عنہ من صلی علی عند قبری مردت علیہ ومن صلی علی فی مکان اخر یبلغونیہ۔

الحديث الخامس عشر از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ است مرفوعاً ما من عبد یسلم علی عند قبری الا وکل اللہ بما ملکا یبلغنی وکفی له اجر اخرته و دنیاہ و کننت له شهیداً و شفیعاً یوم القيمة۔

حديث السادس عشر در کتاب بدو الاستافره از حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا روایت می کنند کہ ما من رجل یزور قبر اخیه فیجلس عنده الا استانس به حتی یقوم و ابن ابی الدونار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از ابو ہریرہ روایت می کنند کہ اگر بر قبر آشنائے بگذر دے شناسد و اگر سلام کند رد می کند۔ سمہوی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ احادیث دیرین باب بسیار است۔ مازری در توثیق عرای الایمان از سلمان بن بحیم رحمۃ اللہ علیہ مے آرد کہ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم پس پرسیدم یا رسول اللہ! اینہا کہ بزیارت شما می آیند و بر تو سلام مے کنند مے شنوی فرمود نعم و اؤد علیہم۔ و ابن نجار از ابراہیم بن یاسر رحمۃ اللہ علیہ روایت مے کند سالے از سالہان حج کردم و بزیارت سید المرسلین بمدینہ آمدم۔ چون بہ قبر شریف رسیدم و سلام کردم آواز شنیدم کہ مے گوید و علیک السلام۔ و امثال آن از اولیاء اللہ و صلحاء امت بسیار منقول است۔ و اما درجیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور با اتفاق علماء درجیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وفات پنج شک و شبہ نیست و ہم چنین سایر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور زندہ اند و حیات کامل تر از حیات شہداء کہ در قرآن مجید است و آن حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سید الشہداء است۔ و در حدیث شریف آمده است علمی بعد وفاتی کعلی
 فی حیاتی رواه حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فی الکامل و ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ بہ نقل ثقات از
 انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت می آید قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء
 احياء فی قبورہم یمصلون و نیز بہیقی رحمۃ اللہ علیہ می گوید کہ شواہد را از احادیث صحیحہ بسیار
 است و ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ می گوید محققین و تکلمین بر آنند کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم حی است بعد از وفات و مسروری شود بطاعات امت۔ و اجساد انبیاء علیہم السلام
 بوسیدہ نمی شوند و قبور زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقرب الی اللہ است عز و
 جل، و کدام تقرب و توسل ازین تقرب اولی و اکمل خواهد بود کہ وصول و حصول زیارت او
 صلی اللہ علیہ وسلم تقرب برب العالمین است۔ آیت شریفہ من یطیع الرسول فقد اطاع
 اللہ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُونَ اَتَمَّ اٰیَاتِہُمْ اِنَّ اللہَ اَیُّہُ الْاٰیَاتِ۔ زیارت آل حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم بعد از مہات حکم ملازمست او دارد کہ در حالت حیات او صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ و احادیث
 شریف کہ قبل ازین مذکور شدہ مدین معنی صریح اند و از جملہ این ہا این حدیث بود کہ من
 حج و لم یمرنی فقد جفانی و جفا باں حضرت بسیار بے ادبی است و بے پروائی از آل
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و زرت پس ترک آل زیارت مبارک موجب شغل خاطر و تفرقہ
 باطن می گردد بلکہ نزد این حقیر گناہ کبیرہ است۔ و حال آن کہ سال نزد حق تعلیٰ چہ باشد کہ
 از زیارت نبی خود انکار دارند اصلاً بزیارت مشرف نشوند عیاذ باللہ تعالیٰ من ذہ الاعتقاد
 السور۔ و قتی کہ بزیارت مبارک مشرف شوند بصفیٰ جیا و وقار سلام گویند کہ السلام
 علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی الکریم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک
 یا خاتم النبیین السلام علیک یا ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنک السلام
 علیک یا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنک

و اما سفر ہائے زیارت قبر شریف و شدہ رجال بقصد دریافت زیارت آل حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سعادت است عظمیٰ۔ و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم و سلف الصالحین
 رحمۃ اللہ علیہم بجهت زیارت سید کائنات بسیار آمدہ از ان جملہ حکایت آمدن بلال مؤذن
 است رضی اللہ عنہ در زمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ از شام بہ مدینہ شریفہ آمد ابن عساکر
 رحمۃ اللہ علیہ از روایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ می آید کہ بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت را

بجواب دید کہ مے فرمایند اے بلال ایں چه جفا است کہ بیچ زیارت مانی آئی۔ بلال ہم در اں ساعت راحلہ خود را سوار شد و قصد مہدینہ طیبہ نمود چوں بمہدینہ منورہ رسیدہ بہ قبر شریف رسید کہ یہ کہہ دوڑئے نیاز بخاک مالید امام حسن و امام حسین را دید کہ از حجرہ برآمدن ایشان را در کنار گرفت و بہرستہ دوڑئے مبارک ایشان بوسہ داد و ہم در اں زمان قریب فاطمہ الزہرا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بار بقارحلت فرمودہ بودند۔ مردم خواستند کہ از بلال رضی اللہ عنہ اذان شنوند گفتند کہ اگر امام حسن و امام حسین بفرمایند اورا اذان چارہ نخواستہ بود و الا مے بعد از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے بیچ کس اذان نگفت و لہذا چوں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وفات آں حضرت از مے خواست کہ برائے اذان گفتہ باشد۔ بلال گفت یا ابا بکر تو مرا بہر زخمیدی و در راہ خدا آزاد کردی یا بہر ائے خود کردی یا بہر ائے خدا۔ فرمود بہر ائے خدا کہ تم گفت اکنوں نیز برائے خدا مرا را کن تا بطور خود باشم مرا طاقت و زہرہ آں نیست کہ بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برائے کس دیگر اذان گویم پس بشام رفت و اذان جا بقصد زیارت مہدینہ آمد۔ الغرض چوں امام حسن حسین با مے فرمودند کہ اذان گوید بسطح مسجد بر محلے کہ در زمان آں سرور مے استاد برآمد چوں گفت اللہ اکبر اللہ اکبر غریب از مردم بہر خواست کہ تمام مہدینہ در جنبش آمد و چوں گفت اشہد ان لا الہ الا اللہ تر زلزل زیادہ شد و گریہ و زاری و فریاد مردم زیادہ تر شد و چوں فرمود اشہد ان محمد رسول اللہ دیگر قیامتے قائم شد و بیچ از مردمان و زنان صغیر و کبیر در مہدینہ شریفہ نماز کہ نہ برآمد و در گریہ نشد گویا کہ روز مصیبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تازہ شد و گویند کہ از غایت غلبہ و اشتیاق آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اذان را تمام نتوانست کہ دو فرود آمد۔ کذا ذکر فی غنیۃ الطالبین۔

آوردہ اند کہ چوں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح شام کرد و بہ اہل بیت المقدس مصالحت نمود و کعب اجبار آمد و بشرط اسلام مشرف شد عمر بن الخطاب را با سلام او غایت فرح و مسرور دست داد و در وقت جمعہ باو مے گفت اے کعب خواہی کہ با ما بمہدینہ آئی و زیارت سید انبیاء کنی گفت نعم یا امیر المومنین نعم بفضل ذلک۔ بعد از قدم بمہدینہ مطہرہ اول اول کائے کہ عمر رضی اللہ عنہ کرد ابتداء بسلام پیغمبر بود صلی اللہ علیہ وسلم۔ و عبد اللہ بن عباس صحیح روایت می آرد کہ ابن عمر چوں از سفر قدم مے آورد اول بہ قبر شریف می رسید مے گفت السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابنا

و در موطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نیز این روایت مذکور شدہ است و شخصے از نافع مولیٰ ابن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ پر سید و تو دیدی کہ ابن عمر بر قبر شریف مے استادوئے گفت السلام علی النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی گفت نعم۔ و در سند امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ از ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت آمدہ کہ گفت از سنت است کہ بہ قبر شریف نبوی از قبل قبلہ بیائی و پشت بقبلہ کنی و بگوئی السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

و اما توسل و استشفاع بکرمات سید الرسل و استعانت و استمداد بجاہ و جناب او صلی اللہ علیہ وسلم پس فعل انبیاء و مرسلین و سیرت سلف و خلف صالحین است چہ پیش از ازل وقت کہ روح پاکش لباس جسمانیہ پوشد و چہ بعد از ازل ہم در حیات دنیویہ و ہم در عالم برزخ و در عصاات قیامت کہ انبیاء مرسل را مجال منطق و تاب دم زدن نباشد فتح باب شفاعت اولین و آخرین را مستغرق بحار نعمت و مشمول انوار رحمت کردہ اند و در استمداد از جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در چہار موطن اخبار و آثار بود و پیوستہ اما اول توسل با دست پیش از نشاء انسانیت و دائرہ خلقت است از حمله احادیث و اخبار کہ در آن وارد شدہ این حدیث است از عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ علماء حدیث تصحیح آن کردہ اند کہ چون از آدم صلی اللہ علیہ السلام آن خطیبہ سر ہرزادہ برائے اعتذار و توبہ لگفت یا رب اسئلك بحق محمد ان تغفر لی۔ از در گاہ مجید فرمان آمد یا آدم چگونه شناختی محمد را صلی اللہ علیہ وسلم و ہنوز جوہر روح را در صدف جسمانیت در نہ آوردہ۔ گفت خداوند اتومی دانای، روزی کہ مرا بہ قدرت خود پیدا کردی و نفخ روح علوی در قالب بشریت من نمودی بہر برداشتم و بر تو اتم عرش نوشتہ دیدم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ از ازل روز شناختم کہ وے بندہ ایست ترا کہ محبوب ترین خلق است نزد تو و مقرب ترین حضرت عز شانہ فرمان آمد کہ چون تو او را در در گاہ من وسیلہ مغفرت آوردی گناہ ترا بخشیدم۔ یا آدم اگر محمد نے بود ترا پیدا کنے کردم۔ و در بعضے روایات آمدہ کہ کلماتے کہ آدم صلی اللہ علیہ وسلم از در گاہ رب العزت تلقین نمود و سبب توبہ و مغفرت او گشتہ چنانچہ منطوق آیت کریمہ قَتَلْتَنِي اَدَمُ مِنْ سَيِّئَةٍ كَلِمَتٍ قَتَابَ عَلَيَّ است این بود الہی بکرمات محمد و آلہ اغفر لی۔ سبکی گوید رحمۃ اللہ علیہ چون توسل با اعمال صالحہ با وجود انکہ فعل ایشان است و بقصور و نقصان موصوف جائز باشد و در بار گاہ رحمت مقبول و ستجاب گردد تشفع بہ پیغمبر خدا کہ محب و محبوب است

بطریق اولیٰ بود۔ صاحب قصیدہ بکرہ می گوید

یا اکرم الرسل مالی من الودع

سوالک عند حلول الحادث العمر

اما الثانی کہ توسل بجناب اوست در دنیا و مدت حیات سے صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تر اذان است کہ در حضر آید۔ و جزا است کہ مرے حضور البصر پیش آن حضرت آمد و عرض نمود کہ یا رسول اللہ دعا کن تا خدا خیر و عافیت نصیب من کند فرمود اگر بصارت خواہی دعا کن تا چشم تو بینا گردد اگر آخرت خواہی صبر کن کہ آن بہتر است برائے تو، گفت دعا کن یا رسول اللہ! فرمود تا کہ وضو کند و ایں دعا را بخواند اللھم فی اسئلتک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ہذا لتقضی لی اللھم فشفعہ فی۔ ترمذی گفتہ است ہذا حدیث صحیح غریب و بیہقی نیز صحیح آن کردہ باز یاد ت ایں عبارتہ در آخر حدیث کہ فقام وقد بد البصر۔ دنی روایت فعل الرجل فبرء و اخبار در باب توسل و استمداد ارباب حاجات بجناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مثل سعة رزق و حصول اولاد و نزول مطر و رخائے عیش و امثال آن بسیار است۔

واما الثالث کہ توجہ و توسل با دست صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم بعد از وفات نیز در وے آثار درو دیافتہ۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ در معجم کبیر از عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وایتہ مے آرد کہ مرے بود کہ اورا نزد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاجتہ بود کہ وانے شد عثمان رضی اللہ عنہ اصلاً بحال او نظر و التفات نمی گماشت۔ آن مرد حال خود را عثمان بن حنیف بر صورت علاج جست۔ گفت بمشوضاء و وضو کن و بسجده کہ آئی و دو رکعت نماز بگزار و بگو اللھم انی اسئلتک واتوجہ الیک بنبینا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بنبی الرحمة یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فیقضی لی حاجتی بعد از آن حاجت خود را عرض کن۔ آن مرد ہفت بار آنچہ وے فرمودہ بود عمل کرد بعد از آن ہر در عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ در بان پیش آمد و دست اورا گرفت و نزد عثمان رضی اللہ عنہ در آورد وے اورا بر فرش خاصہ بنشانید و حاجت پرسید ہر چه حاجت او بود روا کرد و گفت بعد ازین ہر چه حاجتہ کہ ترا باشد بگو تا روا کنم۔ آن مرد خوش حال پیش عثمان رضی اللہ عنہ برآمد نزد ابن حنیف رفت و گفت جزا کہ اللہ خیر امگر توجیزے عثمان در باب قضاء حاجت من گفتی و ایں چنین ساخت و پیش ازین اصلاً بحال من التفات نمی کرد و گفت واللہ برائے

من بیچ نہ گفتم بجز آنکہ رسول خدا را دیدہ بودم کہ ضریرے پیش مے آمد و دعا خواست تا چشم وے
 بینا کرد و تمام این حدیث سابق سوت نمود پس برآں قیاس نمودم کہ توسل بوے صلی اللہ
 علیہ وسلم موجب قضاء حاجت و سبب نجات مرام است۔ و قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ
 علیہ در کتاب شفاء مے آورد کہ در میان ابو جعفر خلیفہ و امام مالک رحمۃ اللہ علیہ در مسجد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناظرہ افتاد شاید ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ در اثنائے سخن آواز خود بلند کرد
 مالک رحمۃ اللہ علیہ گفت یا امیر المؤمنین در مسجد پیغمبر خدا آواز چرا بلند می کنی و حق تعالی در کتاب
 خود باب ادب می نماید می گوید لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآیۃ۔ و قوم دیگر
 را مدح مے کنند و مے فرماید إِنَّ الَّذِينَ يَعْزُبُونَ عَنْ صَلَواتِ رَسُولِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ
 الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ فُلُوقَهُمْ لِلتَّقْوَى و حرمت پیغمبر خدا بعد از موت مثل حرمت ادبست
 صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم در حیات۔ خلیفہ را بگفتہ او اثر مے ورقتے پدید آمد و در حضور و استنکاف
 فرو شد و گفت یا ابا عبد اللہ در وقت دعا توجه بقبلہ کنم یا رئے برسول اللہ آرام گفت چرا وے
 از پیغمبر گردانی و وے وسیلہ تست و وسیلہ پذیر تو آدم صغی اللہ نزد خدا عزوجل استقبال
 بہ پیغمبر کن و طلب شفاعت از رئے کن تا شفیع تو گردد و در باب ادب زیارت استحباب
 استقبال بر آن حضرت و توسل بدو دعا در حضرت مے و رعایت غایت ادب و نہایت
 خضوع مذکور گردان شده است۔ و در ذکر قبر فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب
 کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مذکور شد کہ آن حضرت در قبر او درآمد و گفت بحق نبیک و الانبیاء الذین
 من قبلی و دریں حدیث دلیل است بر توسل در ہر دو حالت۔ نسبت بآن حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم در حالت حیات و نسبت انبیاء علیہم السلام بعد از وفات و چوں توسل بانبیاء
 بعد از وفات جائز باشد بسید انبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات بطریق اولی جائز باشد
 بلکہ اگر بایں حدیث توسل با ولیاء خدا نیز بعد از وفات ایشان قیاس کنند و در نیست مگر آنکہ
 دلیل بر تخصیص حضرات بر صلوة الرحمن علیہم قائم شود نیز بر این مدعا دلیل است آنکہ ابن ابی
 شیبہ رحمہ اللہ بسند صحیح آورده است کہ در زمان عمر رضی اللہ عنہ تخطی افتاد و شخصے بقبر شریف
 نبوی آمد و گفت یا رسول اللہ استسق لا تمک فانیہم قد ہلکوا آن حضرت در خواب آمد
 و فرمود برو بمرثیہ است کہ باران خواہد آمد و ایں نوع توسل طلب دعا است ازاں حضرت از
 پروردگار خود تا ایں حاجت مقضی گردد چنانچہ در حالت حیات بود ہم چنانچہ مضمون عبارت یا

محمدانی توجہت یک الے ربی فی حاجتی یقضی لی مشعر است بدان فافهم۔ و ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرد کہ در وقتے اہل مدینہ رالمحطہ شدید رسید شکایت بعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نمودند۔ فرمود بقر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیا نید و در یکچہ از مے بجانب آسمان بکشائید تا میان مے و آسمان حائل نباشد ہم چنان کردند کہ مے اشارت فرمود باران بسیار شد و امر مے رضی اللہ عنہا بکشادن در یکچہ رمزے واضح است بآنکہ موجب فتح باب مطلوب دعا و رسول آن حضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از درگاہ رب العالمین جل جلالہ و ازین قبیل است سوال سائل از حضرت مے کہ گفت اسئلک مرافقتک فی الجنۃ یعنی سوال می کنم از حضرت تا کہ از پروردگار خود درخواست کنی و شفاعت فرمائی تا مرا بسعادت مرافقت تو در جنت مشرف گردانند۔

و اما رابع کہ توسل بسر و انبیاء است در عرصات قیامت بوسیله شفاعت۔ پس با حدیث متواترہ ثابت است و اجتماع علما بر آن منعقد۔ و در باب توسل بصالحین باعتبار علاقہ کہ ایشان راست بجانب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز اخبار و آثار آمدہ چنانچہ قصہ استسقاء عمر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اثبات آن مے کند۔ در خبر صحیح از انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ آمدہ کہ چوں قحط سال مے شد و امساک باران روئے می نمود عمر در استسقاء توسل بعباس مے کرد عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مے گفت خداوند پیش ازین چوں قحط مے شد توسل بہ پیغمبر تو مے کردیم و تو آب مے فرستادی اکنون توسل بہ پیغمبر تو مے کنیم پس بفرست برائے ما آب۔ و در روایتی از ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آمدہ کہ عمر گفت رضی اللہ عنہ خداوند ما استسقاء مے کنیم ہم پیغمبر تو استسقاء مے نمائیم بہ پیرے۔ و عباس رضی اللہ عنہ در دعا خود گفت خداوند ایں قوم توجہ بمن آوردند از جنت نیستہ کہ مرا بہ پیغمبر تست خداوند امر از تو ایشان شرمندہ مکن۔ و درین گفتہ است عباس بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن ابی اسب

بعضی سقی اللہ الحجاز و اھلہ

عشیمۃ یستسقی بشیبۃ عسی

و در نیل مطالب و فوز بحار کہ نزد استغاثہ و طلب از مرقہ منور سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ محتاجان و مسکینان را روئے نموده است اخبار و آثار بسیار آمدہ۔ و محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ گوید مر مے پیش پر من ہشتاد دینار و دلیعت نہاد بجا و رفت و اذن داد کہ اگر ترا حاجت افتد

انہیں باخرج کن۔ پدم نزد اعتیلج آں راضیہ کرد۔ چوں آں مرد باز آمد مبلغے کہ نہادہ بود طلب کرد۔ پدم مرد اوائے آں در ماند و بائے گفت کہ فرمایا تا جواب تو گویم۔ ایں بگفت و شب در مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بختوت کرد و زمانے در حضور شریف و کلمے پیش منبر استغاثہ سے نمود و فریاد سے کرد۔ ناگاہ در تاریکی شب مرے پیدا شد و صترہ ہشتاد دینار بدست لے داد با مد مبلغ آں بداد و از زحمات مطالبہ دین خلاصی یافت۔

و امام ابو بکر بن المقری رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ من و طبرانی و ابوشیخ ہر تہ در عرم شریف مصطفوی بودیم۔ جوع بر ما غلبہ کردہ بود و دو روز ہمیں حال گذشتہ چوں عشا در رسید بحضور قبر شریف رفتیم و گفتیم یا رسول اللہ الخور ہمیں کلمہ گفتیم و بر گشتیم و من و ابوشیخ بخواب رفتیم و طبرانی نشستہ انتظار چیزے سے بر۔ ناگاہ یک مرد علوی آمد و پڑد بائے دو غلام بدست ہر کدام زنجیلے و در و چیز کثیر از طعام و تمر و خبز ہشت و بابا بخورد و آنچه از ما ندیم پیش ما بگذاشت و گفت لے قوم مگر شما شکایت پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردید بہ ہمیں ساعت آں حضرت را بخواب دیدم کہ مرا فرمود تا چیز بر شما حاضر آورد۔

و ابن الجلاء رحمۃ اللہ علیہ سے گوید کہ ہمینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در آمد و یک دو فاقہ بہ من گذشتہ بود بہ قبر شریف استادم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ بخواب پیغمبر خدا را دیدم رغیفے بدست من داد نصفہ را ہم در خواب خورد و چوں بیدار شدم نصف دیگر در دست من باقی بود۔

و ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ ہمینہ در آمد و در پنج روز ہر من گذشت کہ طعام نجشیدم و روز ششم ہمہ قبر شریف رفتیم و گفتیم انا ضیفک یا رسول اللہ بعد از اں در خواب سے بینم کہ سرور انبیاء سے آید و ابو بکر صدیق بر زمین و عمر بر شمال و علی بن ابی طالب در پیش۔ علی کرم اللہ وجہہ مرا سے گوید کہ بر خیز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمد رفتیم و میان دو چشم مبارک ابو بکر سے دادم رغیفے بہن داد خورد و چوں بیدار شدم ہنوز زیادہ از لے بدست من بود۔

احمد بن محمد صفوی رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ ستر ماہ در باد گذشتہ بودم و پوست بدن من ہمہ تر قیہ ہمینہ آمد و بہر آں سرور و صاحبیہ سلام گفتیم و بخواب رفتیم۔ آں حضرت را دیدم کہ می فرماید احمد آمدی چہ حال داری گفتیم انا جاف و انا فی ضیافتک یا رسول اللہ فرمود دست بکشا و در ہم چند در دست من نہاد بیدار شدم و در ہم در دست من بودند باز آمد رفتیم و نظیر و فالودہ خریدیم

و خوردم و بهادیہ در شدم۔ و امثال ایس حکایات بسیار است
 حاشا ان یحرم الرأجی مکرمہ
 او یرجع الجار منہ غیر محترم

و بدانند کہ در حدیث شریف آمده کہ اول ما خلق اللہ نوری و در حدیث دیگر آمده
 انما من نور اللہ و المخلوق من نوری ہر گاہ کہ حق سبحانہ تبارک و تعالیٰ جمیع مخلوقات کائنات
 را بقدرت کاملہ خود از نور مبارک ایشان بیا فرید پس ایشان اصل موجودات آمد پس ہمیں
 سبب کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع خلایق شد متحققین علماء بنا بر این حکم کردہ اند کہ
 آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث است بکافہ مخلوقات و سائر موجودات نہ مخصوص
 بجن و انس و ملائکہ بلکہ مے رسول کل عالم است حتی نباتات و جمادات۔ و صلی اللہ علیہ وسلم
 محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین بر جنتک یا ارحم الراحمین ۛ

مکتوب بیست و چہارم بنام ملا عطا محمد آخوندزادہ صاحب

بسم الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد فضیلت پناہ شرافت دستگاہ برادر طریقہ
 شریفہ ملا عطا محمد آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضا عن کل شیء۔ پس از سلام
 مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنہ کہ احوال ایس فقیر بفضل و کرم
 قادر قدر بر عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل جلالہ و المسئول من اللہ سبحانہ
 سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المرصیۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام۔

المرام آنکہ مسئلہ افضلیت و اولویت اداے سنن و نوافل بعد اداے صلوۃ مفروضہ
 و مکتوبہ بجماعت در خانہ از کتب فقہ چنانچہ ہدایہ و در مختار و از نفس کتب صحاح ستہ و
 احادیث شریفہ کہ نزد فقیر ہمہ موجود اند چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابی
 داود و صحیح نسائی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ مصابح برائے اطمینان خاطر نوشتہ فرستادم امید کہ خواہد
 رسید۔

والأفضل في عامة السنن والنوافل إذا هُأ في المنزل هو المروي عن النبي صلى الله عليه وسلم هداية في باب ادراك الفريضة ١٢ والأفضل في النوافل غير التراويح المنزل ألا تخوف شغل عنها در المختار في باب الوتر والنوافل باب التطوع بعد المكتوبة ١٣

حد ثنا مسدد قال حد ثنا يحيى بن سعيد عبيد الله قال أخبرني نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم سجدين قبل الظهر وسجدين بعد المغرب وسجدين بعد العشاء وسجدين بعد الجمعة فأما المغرب والعشاء ففي بيته ١٤ باب الركعتين قبل الظهر حد ثنا سليمان بن حرب قال حد ثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن النبي صلى الله عليه وسلم عشر ركعات ركعتين قبل الظهر وركعتين بعده وركعتين بعد المغرب في بيته ركعتين بعد العشاء في بيته الحديث صحيح البخاري في الجلد الأول من كتاب الصلوة باب النفل بالليل والنهار ١٥ وحد ثنا يحيى بن يحيى قال أنا هشيم عن خالد عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل الظهر أربعاً ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين للذي في صحيح مسلم في الجلد الأول ١٦ باب جاء في الركعتين بعد المغرب القراءة فيها وباب ما جاء أنه يصليهما في البيت حد ثنا أحمد بن منيع نا اسماعيل بن إبراهيم عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد المغرب في بيته باب ما جاء في فضل صلوة التطوع في البيت حد ثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا عبد الله بن مسعود بن أبي هند عن سالم أبي النضر عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أفضل صلواتكم في بيوتكم ألا المكتوبة للحامع الترمذي في الجلد الأول ١٧ باب صلوة الرجل التطوع في بيته حد ثنا أحمد بن صالح نا عبد الله بن وهب نا خبرني سليمان بن بلال عن إبراهيم بن أبي النضر عن أبيه عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت أن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة العرو في بيته أفضل من صلواته في مسجد أي هذا المكتوبة سنن أبي داود ١٨ باب ركعتي المغرب أين تصليان حد ثنا أبو بكر بن أبي الأسود حد ثنا أبو مطرف محمد بن أبي الوزير نا محمد بن موسى الفطر عن سعد بن أسحق بن كعب بن عجرة عن أبيه عن

حدثنا ابن النجاشي عن أبيه عليه وسلم أني مسجد بني عبد الأشهل فصلى فيه المغرب فلما
 قضاها صلى ثم مر أهمل يسبحون بعد ما فقال هذه صلاة البيت سنن أبي داود ١٢
 أخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا إبراهيم بن أبي الوزير قال حدثنا محمد بن موسى الفطري
 عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن أبيه عن جدته قال صلى رسول الله صلى
 الله عليه وسلم صلاة في مسجد بني عبد الأشهل فلما صلى قام ناس يتنفلون فقال
 النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلاة في البيت فيجمع النساء ١٢ باب ما
 جاء في الركعتين بعد المغرب حدثنا يعقوب بن إبراهيم الدورقي ثنا هشيم عن خالد
 الحذاء عن عبد الله بن شقيق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله
 عليه وسلم يصلي المغرب ثم يرجع إلى بيته فيصلي ركعتين. حدثنا عبد الوهاب
 بن الضحاك ثنا اسمعيل بن عياش عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر عن قتادة
 عن محمد بن يزيد عن سفيان بن عيينة قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في
 بني عبد الأشهل فصلى بنا المغرب في مسجدنا ثم قال اركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم
 ابن ماجه باب السنن وفضائلها ١٢ وعن ابن عمر قال صليت مع رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعد ما وركعتين بعد المغرب في بيته
 وركعتين بعد العشاء في بيته. وعن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن
 صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل
 الظهر اربعاً ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس
 المغرب ثم يدخل فيصلي ركعتين ثم يصلي بالناس العشاء ويدخل فيصلي ركعتين.
 للحديث مرارة مسلم ١٢ مشكوة المصابيح -

مكتوب بنيت بنجم أيضاً بنام ملا عطاء محمد صنا موصوف الصد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. انا بعد، اخوى اعزى ارشدهى ملا عطاء محمد آخوند
 زاده صاحب سلمه الله تعالى ولما داد محمد صاحب سلمه الله تعالى -

از جانب فقیر حقیر لاشیء دوست محمد که مشهور به حاجی است کان الله عوضا عن کل شیء
پس از تسلیحات مسنون و دعوات ترقیات دارین مشغون مطالعه نمایند الحمد لله والمنته که
احوال این جائے بفضل و کرم الهی عز شأنه است و المستول من الله سبحانه سلا تسکون و
عافیتکم و ثباتکم علی الشریعة علی صاحبها الصلوٰة والسلام - المرام آنکه مکتوب مرغوب
که ابلاغ داشته بودند رسید کوالف مندرجش بوضوح انجامید - جزا کم الله تعالى عنا
خیر المحرر

و آنچه استفسار مسئله سب شیخین نموده بودند، صاحبان درین مسئله اکثر از علماء اہل سنت
و جماعت بکفر سب و عدم قبول توبہ رفته اند و بعضی بعدم تکفیر..... و قبول توبہ آورفته اند
پس مفتی را لازم و واجب کہ در چنین مسئله کہ استخفاف و استحقار بفضل صحابہ نموده اند فتوای
بر قول مفتی بہ بدینند و حکم بکفر بکنند.

من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ و بہ اخذ الدین سی
وهو المختار للفتویٰ انتہی و حزم بہ فی الاشباہ و اقرة المصنف در المختار فی باب
الارتداد قال فی الکتاب المسمی بالاشباہ والنظائر ان کل کافر اذا تاب تقبل توبتہ
فی الدنیا والاخرة الا من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قذف عائشة رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فانہ یکفر ویقتل ولا تقبل توبتہ بدلیل قوله تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْ یَنْ
کُفِّرْ وَابْعَثْ اِیْمَانُھُمْ ثُمَّ ارَادُوا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ وَاُولَئِکَ هُمُ الضَّالُّونَ الْاٰیۃ
و نقل بعضهم عن اکثر العلماء ان من سب ابا بکر و عمر کان کافرا و راجع من عنینہم
والطعن فیہم وان کان مما یخالف الادلة القطعیة فکفر کقذف عائشة رضی اللہ عنہا
والا فبدعت و فسق شرح عقائد من عینہ.

اقول مثبتا للمقدمة المنعوتہ کہ سب شیخین کفر است و اما دیش صحیح بر آن است
کما اخرج المجاہد والطبرانی وطحا کو عن عویمر بن ساعد انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان الله اختارنی و اختار لی اصحابی فجعل منهم وزراء و انصارا و اصهارا فمن سبهم
فعلیہ لعنة الله و الملائكة و الناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا و كما اخرج
الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدک
قوم لهم نبرٌ یقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانهم مشرکون قال قلت

یا رسول اللہ ما العلامة فیہم قال یفترطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف
 اخرجہ عنہ من طریق اخری ونحو ذلک و زادہ عنہ وایۃ ذلت انہم یسبون ابابکر و
 عمر من سب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ والملائکۃ والناس اجمعین امثال ایس احادیث
 بسیار آید کہ ایس رسالہ گنجائش آں ندارد۔

وایضا سبب ثخین موجب بغض ایشان است و بغض ایشان کفر است۔ بالجہر من
 بغضہم فقد بغضنی ومن آذاہم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ۔ وایضاً
 اخروج ابن عساکران من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر و عمر ایمان
 و بغضہما کفر۔ از رسالہ رد مشیعہ محبوب سبحانی مجد و منور الف ثانی شیخ احمد فاروقی
 سرہندی قدس اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس بن عینہ والسلام اولاً و آخراً و باطناً و صلی اللہ علی خیر
 خلقہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین ۴

مکتوب بیست و ششم بنام خان ملا خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد، شواہد فضل و افضال و دلائل عنایات
 کمال و اکمال رافع ملت بیضاً ناصب ریات شریعت غرامعاز اکابر عظام ملاذ انظم علماء
 محقق قوانین ملک و ملت و مقرافانین دین و دولت زبدہ فضلاء و قدقہ علماء عالی جناب
 شریعت مآب خان ملا خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تابان و درخشاں باد۔

از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عو ضاعن کل شی
 پس ابلاغ تحف دعوات وافیات و تسلیمات مسنونات معروض ضمیر منیر باد الحمد للہ المنة
 کہ احوال ایس جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین پیاس بے قیاس منعم حقیقی است جل
 شانہ پیوستہ بہ بہبودی دارین و عافیت و رفاهیت کونین آں جناب علی از بارگاہ آلہ عز
 شانہ مطلوب القلوب بل اخص مدعا است۔

عرض ایس کہ فقیر ذلہ عدد رسائل کہ اسامی در ذیل مفصل نوشتہ می شود در باب رد
 اقوال و اعتقاد فاسدہ فرقه محدثہ و ہابیہ درست یاب نمودہ بخد مت شریف فرستادہ شد

انشاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید پس از رفتن غور پروری دین متین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آنها را
 رواج دهند با وجود حصول اجر جزیل از رب جلیل فقیر را دائم دعا گوئی ذات خویش را انداز
 تعالیٰ شانہ و عزت برہانہ آن مروج شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و
 مقوی فرقہ ناجیہ کہ عبارت از اہل سنت و جماعت است در دارین سلامت با کرامت
 و عزت و اراد بالنبی وآلہ الامجاد علیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام و اسامی رسالہا این است اول
 حق البین تصنیف حضرت مرشدی و شیخی قدسنا اللہ تعالیٰ بسمرہ السامی۔ دوم دلیل القوی
 علی ترک القراءۃ للمقتدی۔ سوم زبۃ المواسب چہارم اشباع الکلام فی اثبات المولد
 القیام پنجم تذکرۃ الموتی و القبور ششم رد استفتاء و ہایان۔ ہفتم ہبتہ الطاعات ہشتم
 و المنقود فی حکم امرأۃ المفقود۔ نهم رسالہ شاہ عبدالعزیز۔ دہم رستہ محتوی ہر بیان مسائل
 فرقہ ناجیہ فقط پس این رسائل را بخندمت ساسی ہمدست سیادت پناہ و نجات فضیلت
 دستگاہ حقانق و معارف آگاہ ملا حیدر شاہ صاحب و فضیلت پناہ ملا صاحبزادہ نام قوم
 سلیمان خیل فرستادہ امید کہ خواہد رسانید از آنجا کہ آل جناب فیض مآب قدوۃ علماء الاعام
 و مرجع امور ات دینی و دنیوی خاص و عام است فوشتمہ مے شود کہ اللہ فی اللہ در باب قلع
 فرقہ محدثہ و ہایمہ سسی بلغ بکار برند و مسائل فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت را رواج دهند۔
 انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکات دارین و سعادت کونین آنجناب خواہد گردید فقط والسلام
 المرقوم بتاریخ غرہ ربیع الثانی ۱۲۸۱ھ ۴

مکتوب بیست ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد اخوی اعزیز ارشدی ملا امان اللہ اخوندزادہ
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء پس از
 سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المنۃ کہ احوالات و
 گزارشات این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی از جل جلالہ

وعمت نوالہ والمسلول من السرجانہ سلامکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرصیۃ علی صاحبہا
المصلوۃ والسلام۔

المرام آنکہ مکتوب مثل بر رسیدن بوطن خویش بخیریت وعافیت کہ ہمدست ملار از محمد لودین
ابلاغ داشتہ بودند و عین بہین رسید کو آنف مندرجہ اش واضح گر دید لیکن عجب است کہ
احوال رسانیدن کتاب مستطاب مناقب احمدیہ سعیدیہ بید ملا عبدالحق صاحب نہ نوشتہ
اند و نیز قلمی نہ نمودہ اند کہ کتاب مستطاب مناقب احمدیہ بعلما آں دیار آشکارہ ساختم و ایضاً
عجب است کہ پیک کہ برائے برادر شما ملا سیف السرداودہ بودم رسیدش نہ نوشتند و نہ
ملا سیف السردگان مے کنم کہ شے حقیر بہ نظر شما یاں در آمدہ اند فقط

دیگر آنکہ لے برادر بر میر صادق و محب لازم و واجب کہ در جمیع افعال و اقوال و اخلاق
و اطوار پیروی مانند پیران کبار علیہم الرحمۃ مے سازند و حتی الوسع خود مخالفت از مدش او
شاں مے درزند کہ مخالفت او شاں سبب بے برکتی و ستیفیض باطنی اند آں برادرانیک
معلوم کہ پیران کبار ایں فقیر قدس سرہم بر عزیمت نشستہ اند و از کسے حاکم و غنی وظیفہ قبول نفرمودہ
اند۔ چنانچہ نقل مشہور کہ بغوث زمان قطب دوران حضرت مرزا جان جاناں صاحب قدس سرہ
تعالی سہرہ الاقدس محمد شاہ بادشاہ قمر الدین وزیر خود را در خدمت او شاں فرستادہ کہ اسر تعالی
مارا ملکہ عطا فرمودہ ہرچہ بخاطر برسد بطریق ہدیہ قبول فرمایند۔ فرمودند اسر تعالی مے فرمایند
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا خَلِيلٌ مَتَاعُ هَفْتِ اَقْلِمٍ بِاَقْلِيلٍ فرمودہ نزد شما ہفتہ حصہ آں قلیل یک
اقلیم ہندستان است پیش شما چیست کہ سر بہمت فقرہ بقبول آں فرمودید۔ یکے از امرا۔
حویلی کلاں و خانقاہ و مسجد شریف مرتب ساختہ و وجہ معاش فقرا معین نمودہ جناب حضرت
مرزا صاحب قبول فرمود و فرمودند کہ برائے گذشتن مکان خویش دے گانہ برابر است و روزی
ہر کس در علم الہی مقدر و مقرر است بوقت خود ناچار مے رسد گنجینہ فقرہ صبر و قناعت بس
است۔ و ہم نواب نظام الملک نئی ہزار روپیہ نقد بطریق نیاز آورد قبول نہ نمودند و نواب
درد خدمت او شاں عرض ساخت کہ در راہ خدا بار باب حاجت تقسیم فرمایند فرمودند من
خاستہ شما نیستم۔ و جناب قطب دوران قیوم زماں حضرت شاہ صاحب و جناب
فیض مآب حضرت مرشدیم قدسنا اسر تعالی سہرہ الاقدس از کسے حاکم و امیر و غنی وظیفہ قبول
نفرمودہ و ہم احوال ایں فقیر در باب عدم قبول وظائف امراء و زمینات اغنیاء باں برادر

نیک معلوم حاجت مفصل نوشتن نیست و عجب صد عجب بآی برادر می آید که روش و پیردی
 پیران کبار خود گذاشته و طیفه بیست خردار حاکماں قبول ساختند این روش شما منافی توکل
 است اگر بالفرض حقیر و حاکم کچھ روپیہ نقد بلکہ صد کچھ بدین قبول نخواہم کرد کہ پیران کبار یا
 قدسناہم تعلق وظائف حکما قبول نفرمودہ اند و ہم پیران کبار یا بعض بیت نشسته اند تجارت
 و زراعت و مسالت نمی نمایند و مریدان را از قبول وظائف حکماء و تجارت و زراعت منع
 می سازند فقط والسلام

مکتوب بیت و ششم بنام سیات پناہ قاضی حیدر شاہ صنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد، اخوی اعزى ارشدی قاضی حیدر شاہ
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اسد لہ عوضا عن کل شیء پس از
 سلام سنت الاسلام آں کہ رقیہ کریمہ شمل بر استفسار چند مسائل کہ فرستادہ بودند رسید
 از مطالعہ آں خود سندی گیر دید۔ برادر از فقیر اسبب تہیہ اسباب سفر فرصت نوشتن جواب
 آہنا نبود اما چوں مکاتیب او مشاں بہ تکرار رسیدند از اجابت مسئل چارہ ندیدم اما قبل از
 جواب مسئلہ اول مناسب آں داسم کہ بعضی آیات و احادیث کہ در مناقب صحابہ وارد
 یافتہ و لا ذکر نمایم پس از ان حکم ووافض سببہ از کتب فقہ وغیرہ اجمالاً ایراد کنم و اللہ تعالیٰ
 العاصم۔

باید دانست کہ در مناقب صحابہ کبار عموماً و مناقب خلفاء اربعہ خصوصاً آیات و
 احادیث نبویہ و آثار صحابہ و تابعین زیادہ از ان است کہ احصا تو اں کرد۔ چند آیات و
 احادیث تبرکاً کہ در مناقب این بزرگواراں وارد یافتہ ایراد می شود۔ الاية الاولى قوله تعالى
 كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
 تُوَعِّدُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَ
 أَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ۔ از این آیت مبارک خیریت این امت مرحومہ کہ سابق

ایشان اصحاب کبار اند و اولین مخاطب انرا ثابت می شود پس انکار خیریت ایشان نمی کند
مگر منکر قرآن العیاذ بالله من ذلك الکفر والخسران - الآية الثانية قوله تعالى وَكَذَلِكَ
بَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
از این جا خیریت و عدالت این امت که صحابه جبار ایشانند ثابت است و از این جهت
روزی قیامت شود بر ائمه سابقه خواهند بود - الآية الثالثة قوله تعالى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ
عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْإِخْلَاصِ
وَصَدَقَ الضَّمَانُ فَمَا بَايَعُوا عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَابَهُمْ فَتَقَارِبُوا
وَهُوَ فَتَحْ خَيْرٌ وَمَغْفِرَةٌ كَثِيرَةٌ يَأْخُذُ وَهَهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا این آیت
نازل شد در صلح حدیبیه و مومنین در صلح مقدار چهارده یا پانزده صد از مهاجرین و انصار
حاضر بودند و خلفاء اربعه هم در صلح حاضر بودند پس گفتم که حق تعالی از ایشان راضی است
که رضا آخر مقام از مقامات اولیاء است اگر روافض ملاعین از ایشان راضی نباشند بجز
سخط الهی تعالی هیچ حاصل نگردد باشند العیاذ بالله تعالی منه - الآية الرابعة قوله تعالى
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
تَرَاهُمْ رُكْعًا مَّجِدًّا ابْتِغَاءً وَفَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا نَاسِيًا لَهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ
آثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ
فَأَنزَعَهُ فَأَسْتَفْظَ فَاسْتَوَى عَلَى سَوْقِهِ يُعْجِبُ الرُّسُلَ أَنْ يَلْعَنُ لَهُمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا عَنْ عِكْرِمَةَ
أَخْرَجَ شَطْأَهُ بَابِي بَكَرَ فَأَنزَعَهُ بَعْرَ فَأَسْتَفْظَ بَعَثَانِ فَاسْتَوَى عَلَى سَوْقِهِ بَعْلَى
رضوان الله عليهم کذا فی المدارک التنزیل - از این آیت واضح البیان شان اصحاب کرام
علیهم الرضوان معلوم باید کرد که چگونه درج و ثناء او شان حضرت رحمان ذکر فرموده -
قال فی المواهب اللدنیة اما اصحاب رضوان الله علیهم فقال الله سبحانه
وتعالى محمد رسول الله والذين امنوا معاً اشداء على الكفار رحماً بينهم الى
آخر السورة لما اخبر تعالى ان سيدنا محمداً صلى الله عليه وعلى اله وسلم رسول الله
حقاً من غير شك ولا ريب فقال محمد رسول الله وهذا مبتداء وخبر وقال
بيضاء وى وغيره بحمله تنبيهية للمشهور به يعنى قوله هو الذى ارسل رسوله

بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و کفی بالله شهیداً قال و یحیون ان یکون
 و رسول الله صفة لمحمد و محمد خبر مبتدأ محذوف انتهى - و هذه الآية مشتقة
 علی کل وصف جمیل ثم ثنی بالتناء علی اصحابه و الذین معه اشداء علی الکفار
 سرعاء بینهم كما قال الله تعالی و سوف یاتی الله بقرم یحبهم و یحبون الله اذلة علی
 المؤمنین اعزة علی الکفرین فوصفهم بالشدة و الغلظة علی الکفار و الرحمة و البر
 الاخیار ثم اثنی علیهم بکثرة الاعمال مع الاخلاص التام فمن نظر الیهم اعجب
 سمیتهم و هدیهم لخالص نیتهم و حسن اعمالهم قال مالک بلغنی ان النصارى
 كانوا اذا ساروا الصحابة الذین فتحوا الشام یقولون والله لهُؤلاء خیر من الخواریج
 فیما بلغنا و صدقوا فان هذه الامة المحمدية خصوصاً الصحابة لم یزل ذکرهم معظماً
 فی الكتاب كما قال سبحانه و تعالی هذا ذلک مثلهم فی التوراة و مثلهم فی
 الانجیل کزبرج اخرج شطاه ای فراخه فاذکر ای شدة و قوالة فاستغلاظ شت
 فطال فاستوی علی سوقه یحجب الزراع قوته و غلظه و حسن منظره فکذلک
 اصحاب علی علیه و علی الله و سلم ازس و لا و اید و لا و نصروه فیه و معه
 کالشطأ مع الزرع لیغیظ بهم الکفار و من هذه الایات انتزع الامام مالک رحمه
 الله تعالی فی رؤایة عنه تکفیر المرافض الذین یبغضون الصحابة قال لانهم
 یغیظون و من غاظ الصحابة فهو کافر فقد وافقه علی ذلک جماعة من العلماء انتهى
 از روایت امام مالک معلوم می شود صریحاً که سب اصحاب از راه غیظ کفر است
 چه جای شیخین که ایشان بزمید مناقب آن صحابه اند رضوان الله علیهم اجمعین - الآية الخامسة
 لِلْفُقَرَاءِ الْمُهِجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يُبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ
 اللَّهِ وَ رِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَ الَّذِينَ
 تَبَوَّءُوا الدِّينَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُونَ فِي
 صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْتُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
 وَ مَنْ يُؤْتِ شَيْئًا فَنَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ و وصف که حق تعالی نفرما هاجرین
 را آنکه طلب می کنند از حق تعالی فضل را که جنت است و خوشنودی حق را و با آنکه یاری
 می کنند دین خدا را و رسول او را صلی الله علیه و سلم و با آنکه راست اند در ایمان و جهاد کردن

بعد أن وحضرات الشيخين نیز از فقراء مهاجرین اند چنانچه بر ناظرین کتب سیر و حدیث پوشیده نیست.

باید دانست که حبب خلفاء اربعه از جمله فرائض است چنانچه در مواهب اللدنیه آورده است
قد مرى الطبرانی فی الرياض وغیرها الی المساء فی سیرته عن انس مرفوعاً ان الله افترض
علیکم حب ابی بکر وعمر و عثمان و علی رضی الله عنهم كما افترض الصلوة والصوم والزکوة
والحج فمن انکر فضلهم فلا تقبل منهم الصلوة ولا الزکوة ولا الصوم ولا الحج. و اخبر علی بن
السلفی فی مشیخته من حدیث انس مرفوعاً حب ابی بکر و احب علی امتی ثم قال حب
المواهب فحبیة من احبه الرسول صلی الله علیه وسلم کال بیتہ و احبابه ضی الله عنهم
علامة علی محبته رسول الله صلی الله علیه وسلم کان محبته صلی الله علیه وسلم علامة محبة
الله تعالی و کذلک عدل و من عاداهم و بغض من ابغضهم و سبهم من احب احداً احب
من یحب ابغض من یبغض قال الله تعالی لا تجد قومی یؤمنون بالله و الیوم الاخیر یأدون
من حاد الله و رسول نحب ال بیتہ صلی الله علیه وسلم و احبابه اولاده و ازواجهم و الواجب
المتعینات و بغضهم من المؤمن بقاة المهلكات و من محبتهم حب توفیرهم و برهم و القيام
بحقوقهم الا قتلاً و هم بان یمشی علی سننهم اذ ابهم اخلاقهم العمل با قولهم مالیس للعقل فی
بحال یحسن الثناء علیهم یدکر ابا و صافهم الجمیلة علی تصد العظیم فقد ثنی علیهم الله تعالی
فی کتابه المجید من اثنی الله علیه فهو احب الثناء و الاستغفار لهم انتهى قال الله تعالی و
الذین جاءوا من بعدهم یقولون بنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان لا تجعل فی قلوبنا
غلا للذین امنوا ربنا انک رؤوف الرحیم قال فی المواهب قلت عائشة رضی الله تعالی عنهما
ایمر ان یتغفر الا صحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فسیبهم مرأه مسلم و فائدة المستغفر لهم
عائشة علیه ایضاً فیہ فسیبهم الطعن فیهم اذ کان ما یخالف الالة القطعیة کفر کف ذنبت عائشة
رضی الله تعالی عنهما و الا فبید عت و فسق قال صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس احفظونی فی
احبابی و اصهاری و اصحابی لا یطالبکم الله بمظلمة احد منهم فانما لیست ما توجب مرأه الطاعی
و قال صلی الله علیه وسلم الله الله فی اصحابی لا تتخذهم غرضاً من بعدکم و من احبهم فقد
احبنی من ابغضهم فقد ابغضنی من اذاهم فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله و من اذی
الله فیه شک ان یاخذ مرأه الخالص الذ هو فی هذا الحدیث کما قال بعضهم خرج منجوز الوصیة

باصحاب على طريق التأكيد والترغيب في جبهتهم التهيب عن بغضهم فيه إشارة الى ان جهم
 من اليمان بغضهم كفر لانه اذا كان بغضهم بغضاً له كان كفراً بلا نزاع للحديث السابق لن
 يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه وهذا يدل على كمال قبحهم منه بتزليلهم منزلة
 نفسه حتى كان اذا هم اقعاع عليه واصلاً اليه صلى الله عليه وسلم والغرض لهذا الذي يرمى فيه
 فهو نفي عن جهم موكداً بذلك تخديرهم الله منه واذالة الشبهة المحرقة ورمى مرفوعاً من سب
 احداً من اصحابي فاجلده خوجه تمام في فوائد وقال مالك بن انس وغيره مما ذكره القاضي عياض
 من ان بغض الصحابة فليس في في المسلمين حتى قال ونزع اى استدلال بآية الحشر الذين جاءوا
 من بعدهم الآية وادله سبحانه اعلم انتهى والاحاديث الواردة في مناقبهم اكثر من ان تحصى يمكن
 نذكر بعضها منها ما لا يخفى الرسالة عنها فالاول ما اخرج احمد بن اودود الترمذي وغيرهم باسانيدهم
 الصحيحة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستفترق امتي على ثلاث سبعين
 فرقة كلهم في النار الا واحدة قالوا من هم يا رسول الله قال هم الذين هم على ما انا عليه اصحابي كذا في
 السيف المسلول رآه نجات واحصو كذا بآيحه او واصحاب اوبراند صلى الله عليه وسلم الحديث الثاني
 اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم ثم رآه البيهقي عن عمر بن الخطاب مرفوعاً هكذا في السيف
 المسلول بغير خد صلى الله عليه وسلم هر يكيه از اصحاب خود را به تخم تشبيه اده است. الثالث حديث
 الطبراني والرابع حديث الحافظ السلفي الخامس حديث الخلفي والسادس حديث الخلفي
 الذي قد ذكرناها فلا نعيد هنا خوف التحويل. الحديث السابع اخرج عبد بن حميد في
 مسنده وابو نعيم غيرهما من طرق ابي الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما طلعت
 الشمس الا غربت على احد افضل من ابي بكر الا ان يكون نبياً وفي لفظ ما طلعت الشمس
 على احد بعد النبيين المرسلين افضل من ابي بكر رضي الله عنه وورد ايضا من حديث
 جابر لفظه ما طلعت الشمس على احد منكم افضل منه واخرج الطبراني وغيره وله شواهد
 من جوة تقضي له بالصحة او الحسن قد اشار ابن كثير الى الحكم بالصحة للحديث الثامن اخرج
 الطبراني وابن عدي عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر خير
 الناس الا ان يكون نبياً الحديث التاسع اخرج ابن عساكر عن انس مرفوعاً حب ابي بكر وعمر
 ايمان بغضهم كفر چون ايس آيات بينات واحاديث سب الكائنات عليه الصلوة الزاكيات التسليمات
 التاميات خواندي تعظيم وتوقير شيخن رضي الله عنهم ضمن عموم آيات احاديث وخصوص آياتها معلوم

کردی پس بمقتضای مفهوم این نصوص و ما تلیمت علیک عن قریب من الآیات الاحادیث الثرانیات
 قد حکم کثیر من العلماء الکرام بکفر سبب الشیخین رضی الله عنهما و عدم قبول توبتہ فی ثلاث الايام
 الرافضی اذا کان یسبب الشیخین یلعنہما العیاذ باللہ فهو کافر وان کان یفضل علیہما کومرادہ تکلمہ
 علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لا یكون کافراً الا انہ مبتدع ۱۳ عالمگیری۔ او الکافر بسبب الشیخین او
 بسبب احدہما فی الجرح عن الجوہرۃ مغزیہ للشہید من سبب الشیخین او طعن فیہما کفر لا تقبل توبتہ
 وبہ اخذ الدبوسی وابواللیث وهو المختار للفتویٰ جزم بہ فی الاشباہ و اقراء المصنف قائلًا و هذا
 یقتوی القول بعدم قبول توبۃ الساب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو الذی ینبغی التعمیل علیہ فی
 الافتاء والقضاء و رعایتہ بجانب حضرة المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم الذی المختار ۱۴ فی البرازیة عن
 الخلاصة ان الرافضی اذا کان یسبب الشیخین ویلعنہما فهو کافر ۱۵ المختار و نقل بعضهم عن
 اکثر العلماء من سبب ابابکر و عمر کان کافراً ۱۶ زواجہ قول مثبتہ للمقدمة الممنوعة کہ سبب شیخین
 کفر است و اما دیش صحیحہ بران وال است کما اخرج المجاہد الطبرانی و الحاکم عن عویم بن الساعی
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اختارنی و اختارنی اصحابی و جعل فیہم و زراء و انصا
 واصهار فمن سبهم فعلیہ لعنة الله و الملائکة و الناس اجمعین لا تقبل منهم صرفاً ولا
 عدلاً کما اخرج الدارقطونی عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعد
 قوم لهم نذر یقال لهم الرافضة فان ادبرکتهم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ
 ما العلامة فیہم قال یقرطونک بما لیس فیک و یطعنون علی السلف و اخرجہ عنہ عن طرق
 اخرى غویہ و زاد عنہ آیت ذلک انہم یسبون ابابکر و عمر من سبب اصحابی فعلیہ لعنة الله و
 الملائکة و الناس اجمعین و امثال این احادیث بسیار آمدہ کہ این رسالہ گنجائش آن ندارد و ایلم سبب
 شیخین و بغض ایشان کفر است بالخبر من ابغضہم فقد ابغضنی و من اذہم فقد اذانی و من
 اذانی فقد اذی اللہ و ایضاً اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر
 و عمر ایمان و بغضہما کفر ۱۷ رسالہ امام دبانی مجتہد ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی و اگر ہر کس سبب شیخین
 العیاذ باسرتابست می شود او رقتل باید کرد۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یا ابی الحسن اما انت و شیععتک فی الجنة و ان قومایز عمون انہم یحبونک یصغر ان الاسلام
 ثم یلقونہ یمرقونہ کما یمرقون السهم من کبد القوس لهم نذر یقال لهم الرافضة فان ادبرکتہم
 فاقتلہم فانہم مشرکون رسالہ الدارقطونی و مری ایضاً عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ

قال سيأتي من بعدى قوم لهم نيز يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فاعلم مشركون
قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يفرطونك فليس فيك ويطعنون على السلف
واخرج الدار قطف من طريق اخر نحوهم وزاد فيه ينتحلون حجاباً لاهل البيت وليسوا كذلك
داية ذلك انهم يسيبون ابا بكر وعمر واخرج ايضا من طريق اخر عن فاطمة الزهراء وام سلمة
رضي الله تعالى عنهما نحوهم عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلك على عمل
اذا فعلته كنت من اهل الجنة يكون من بعدى قوماً يقال لهم الرافضة اذا ادركتهم فاقتلهم
فاعلم مشركون قال علي قلت فاعلامته ذلك قال انهم يسيبون ابا بكر وعمر ثم اراه الطبراني و
البغوي. وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في امتي
قوم يسمون رافضة يرفضون الاسلام ثم اراه البيهقي. وعن فاطمة الزهراء رضي الله عنها قالت
نظر النبي صلى الله عليه وسلم الى علي قال هذا في الجنة وان من شيعة قوم يرفضون الاسلام هم
نيز يسمون الرافضة يا علي فاذا ادركتم فاقتلهم فاعلم مشركون ثم اراه الطبراني والبغوي ثم رى
البغوي في المعالم عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سيرتك ان تكون من
اهل الجنة فان قوا ينتحلون حجاباً يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم نيزهم الرافضة فان
ادركتهم فجاهدوهم فاعلم مشركون. وروى الهروي عن ابراهيم بن الحسن بن الحسن بن علي
بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه عليه
وسلم يظهروني امتي في اخر الزمان قوم يسمون الرافضة يرفضون الاسلام وروى الحافظ
الدبوسي والحافظ رضي الدين احمد بن اسما عيل بن يوسف بن الحاکم عن ابن عمر ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال لعلي يا علي انت في الجنة وسيكون بعدى قوم يقال لهم الرافضة
فاذا ادركتهم فاقتلهم فاعلم مشركون قال علي يا رسول الله ما علامة هؤلاء قال عليه
السلام لا يرون الجمعة ولا جماعة ويشتمون ابا بكر وعمر واخرج الطبراني والحاکم عن عويمر
بن الساعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختارني واختار لي اصحاباً و
جعل فيهم وزراء وانصاراً واصهاراً فمن سبهم فعليه لعنة الله وللائمة والناس اجمعين
السيف المسلول

جواب مسئلة هرکه بحیمة حق تعالی شانه قائل شود کافر است وان انکر بعض ما علم من الدين
ضررة کفر کقول ان الله تعالى جسم کالاجسام وانکار صحبة الصديقين ۱۳ در مختار غدارا

جسم گفتن و درست پیاورد گفتن کفر است. تتمه ما لا بد منه من قال بانه سبحانه تعالى جسم له مكان و
يمر عليه الزمان نحو ذلك فانه كافر. على قارى البدع لا تزيل الايمان المعرفة الانكار علم الله
تعالى بالجنسية و التخصيم فانه يكفر بهما بالاجماع من غير النزاع ١٢ ملا على قارى -

جواب سئله انداختن ناسوار در دين بحسب ظاهر مفسر صوم است چرا كه اصلاح بدن برفع تبض
و تسكين طبع از انداختن ناسوار حاصل مى شود و الذى ذكره المحققون ان معنى الفطر حصول ما فيه
صلاح البدن الى الجوف اعم من كونه غذاء و دواء ١٣ المختار قال بعض العلماء يظهر من
سطرحة كتب الفقه ان المعتبر فى افساد الصوم وصول المفطر يقينا الى الجوف او الى الدماغ ثم
ان كان الواصل مفطر صفة و معنى مثل ما يتعدى به او يتداوى به ففيه الكفاية وان كان
المفطر صفة لا معنى فلا كفاية فيه مثل ما لا يتعدى به لا يتداوى به كالحديد بالخص هذا اذا
كان وصوله يقينا اما اذا كان فى وصوله شك فعند ابى حنيفة يفسد الصوم كالداء الرطب على
الجائفة و الامه و قال لا يفطر لعدم اليقين فى الوصول ف فيما نحن فيه اذا اتيقن بعدم وصول شئ
بإدخاله فى الفم لا يفسد بالاجماع كادخال الحديد فى فيه لكن اذا كان بلا ضرورة يكره وان
كان فى وصوله شك فعلى قياس ابى حنيفة يفسد على قياس الصالحين لا يفسد فانظر الى
ما كتبنا من و ايات الكتب انهم مقصود قال فى المختصر كراهة مضغ شئ هذا اذا لم يفتت لك الشئ
بالمضغ او لم يدب اما اذا انفتحت او ذاب بالمضغ فانه يفسد ١٤ و جندى و لو تغيرت الحياطة بخيط
مصبوغ و ابتلع ان صار ريقه مثل الصبغ فى اللون يفسد ١٥ شمشى و يكره للصائم مضغ
شئ علكا او غيره و المراد هو العلكة المصنوعة و اما الاسود و غير المصنوع ففسد ١٦ ابو المكارم مضغ العلكة
لا يفسد الصائم لان لا يصل الى جوفه و قيل اذا لم يكن ملتما يفسد هداية و ذلك بان اتخذ و لم
يعلك احدانه فى الابتداء يفتت فيصل الى جوفه ١٧ كفاية على هذا فى الكتب الفقهية ثم اعلم ان فى
ادخال الشئ فى الفم اذا اتيقن عدم وصوله الى الجوف بلا ضرورة كراهة تحرمة بخلاف من احد
فاذا كان الشئ مما كان فى وصوله شك بل غلبة الظن الوصول فما ظنك الا عدم الجواز و تركيب
الفرع الموجب للتعذير ان كان مصرا عليه قال الزيلعى اما كراهة مضغ الصائم العلكة لما ذكرنا
من التعريض الصوم للافساد و لانه يتهمم بلاك فطار لان من آكله من بعيد يظنه اكله و قد قال
عليه السلام من كان يؤمن بالله و اليوم الآخر فلا يقف مواثيق اللهم قال على رضى الله عنه
اياك و ما يسبق الى القلوب انكاره و انكاره عندك اعتداله انتهى و كراهة مضغ علكة ابيض

مضغ ملتئم والا فيفطر كره المفطر بن الا في الخلوة بعد در مختار قوله ابيض الى اخره قيد بذلك لان الاسود وغير المضغ وغير الملتئم يصل منه شئ الى الجوف الخلق فخر المسئلة وجمالها الكمال تبعاً للمتأخرين على ذلك قال للقطع بانه معتل بعدم الوصول فان كان مما يصل عادة حكمه بالفساد بانه كالمتيقن قوله المتن لما اقول قد اضطرب اراء العلماء فيه فبعضهم قال بكرهه بعضهم قال بحرمه وبعضهم باباحه واخره بالتأليف في شرح الوهبانية للشربلاني ومنع من بيع الدخان وشربه شارب في الصوم لا شك فيفطر لما قال قوله قد كرهه شيخنا العمادى في هديت اقول ظاهر كلام العمادى انه مكروه نحو ما ويفسق متعاطيه فانه قال في فصل الجماعة وكبره الاقتداء بالمعروف باكل الربا وشئ من المحرمات اوبى ام الاصرار على شئ من البدع المكروهات كالدخان المبتدع في هذه الزمان ولا سيما بعد صدور منع السلطان ١٢ المختار وكبره ذوق الشئ ومضغه بلا عن ١٢ غر. ولو كان المضغ علكاً فان فيه تعريضاً له لانه متهم بالاطراف ان من الاكل من بعيد يظن اكله قليل هذا اذا كان مضغاً اذا لا ينفصل منه شئ وان كان غير مضغ يفسد لانه يتفتت ويصل منه شئ الى جوفه ١٢ در شرح غر صائم عمل الابوليم في فيف فخر خضرة الصبغ او صفرة او حمرة اختلط بالريق فصارت الريق اخضر او اصفر واحمر فابتلع هو الكوصوه فسد صوم ١٣ قاضى خاں برادر بسبب قلت فرصت عدم فراغت از چند كتب مسائل برآورده نوشته شد كه القليل يدل على الكثير القطر انبثى على الغدير اماى وانند كه اكثر مسائل خصه صام مسائل اجتهد ايه اخلاف خالى نيند چنانچه در مسئله اولي هم بعضه از علماء بخلاف آن رفته اند ليكن آنچه نزد اكثر علماء رائج و مفتي به است و مختار فقير پيران كبريا فقير است قدس الله تعالى باسمه را هم الا قدس نوشته شد زياده والسلام *

مکتوب بیست و نهم بنام قاضی حیدر شاه صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى و سلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد اخوى اعزى ارشدى قاضى حیدر شاه صاحب سلامه الله تعالى از فقير حقیر لاشئ دوست محمد كه مشهور بجاحى است كان اسد لعوضا عن كل شئ واضع ى نمايند كه ملائمه اعطاء خواننده صاحب از فقير پيسيدند كه بسم الله الرحمن الرحيم در اول مکتوب مى نويسند چگونه است گفتم مسنون يا تحب است و كيفيت كتابت بسم الله شريف برائے ایشان بيان كردم پس از آن در دم گذشت كه برائے قاضى صاحب ايس مسئله بسم الله بنويسيم كه ایشان را ايس حكم معلوم نباشد. لى برادر شيعى گفته

مکتوب سی ام بنام مولوی عبد اللہ صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى انا بعد اللهم اني اعوذ بك من ان اشرك بك شيئا و
انا اعلم به واستغفر لك لما لا اعلم به تبعت عنه وتبرأت ورجعت من الكفر والشرك والذنوب
والغيبية والهيبة والبهتان والنفاق وللعاصي كلها اقول واسلمت بقول لا اله الا الله محمد
رسول الله. مولوی صاحب عزیز از جان حقائق و معارف آگاه مولوی عبد اللہ صاحب سلمہ سر
تعالیٰ.

از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضا عن کل شیء پس
از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند بشا اللہ الحمد والمنہ کہ احوال فقیر بعون قادر
قدیر عز شانہ قرین سپاس بے قیاس نعم حقیقی است جل شانہ پیوستہ تیر بیت عافیت اک برادر از
درگاہ رب الاکبر عز اسمہ مستدعی است انہ سمیع مجیب و بالاجابہ قریب۔

المرام اینکہ رقمیہ کہ بمثل بر احوال پر سی فقیر کہ فرستادہ بودند رسید بسیار خوری و خورندی حاصل گردید
او تعالیٰ شانہ با خود دارد و بغیر نگذارد فقط قال اللہ تعالیٰ اٰمَنَّا بِعَمَّتِهِ سُبْحَانَكَ فَحَيِّثُكَ ذَكَرَ بِفِكَرِ التَّقَاتِ
جاری باشد و با حصول حالت مستمرہ۔ اسے برادر مقصود بالذات انہیں ہر دو بالاتر است لیکن اس
قدر بہت کہ در ابتداء ذکر اسم او تعالیٰ شانہ در لطائف و حضور تفکر و التفات سے شود چون ساک
ہر ذکر مدومت سے نماید کار او بہ حضور دائمی سے رسد یعنی توجہ الی اللہ بے مزاحمت اغیار ملکہ دل
گرد پس رفتہ رفتہ کار او انہیں حضور بالا واقع سے شود کہ تعبیر از ان مرتبہ بمرتبہ احسان فرمودہ اند
کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک ترا فقط

دریں وقت از آئینہ گان شنیدہ گردید کہ مولوی غیاث الدین صاحب مسائل فرقہ وہابیہ
معتقد اند و بگرداں نیز آن مسائل بیان سے کنند بنا بر ان قلمی سے شود کہ باید و شاید کہ از مسائل فرقہ
وہابیہ تبر کنند و بدل از اعتقاد طائفہ اسمعیلیہ بے زار باشند برائے عمل و صحبت اعتقاد کہ تہ
ع سے گویند صحیح کتاب فقیر عطا محمد کان اشرا کہ مراد از فرقہ اسمعیلیہ طائفہ ایست از غیر مقلدین کہ خود را منسوب بہ
حضرت شاہ اسماعیل شہید نور اسمرقہ می کنند چنانچہ تصریح بایں معنی حضرت مولانا رشید احمد گلگامی قدس سرہ در فتاویٰ خود کردہ
است و باسمہ التوفیق صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلق محمد وآلہ و صحبہ جمعین۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۳

سلف صالحین اہل سنت و جماعت شکر اللہ سعیم کافی انداز رہا پیش گیرندہ و از رسا
فرقہ و ہابیہ و اعتقاد اوشاں بنزار باشند اگر مے خواہی کہ اثر قویہ پیران کبار قدس اللہ تعالیٰ
باسرار ہم الاقدس در خود شاہدہ کنم پس باید و لازم کہ ظاہر و باطن در ہمہ مسائل عملیہ و اعتقادیہ
متابعت اوشاں سازند انشا اللہ تعالیٰ ثم نتائج حقیقت معرفت حق تعالیٰ جل جلالہ
و عم نوالہ خواہد شد۔ قل اللہ بس و ما سواہ عبث و ہوس و قطع علیہ نفس فقط والسلام خیر الختام
المرقوم بتاریخ بیست سویم ماہ شوال ۱۲۴۹ھ ہجری
تمام شد

تاریخ وصال شیخ المشائخ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قدس اللہ سرہ

اے دریغا صوفی شیخ زماں	پیشوائے سالکان و عارفاں
مرشدِ کامل مکمل ذوالورع	قطبِ عالم بود افرادِ جہاں
بایزید و ہم جنسید وقت بود	مے سزدگر وصفِ اوسازم چہاں
ارطقیل بوسعید احمد سعید	عالی پر نور شد از فیضِ کماں
فیضِ او چوں فیضِ شاہِ نقشبند	نقشبندی کرد قلبِ عارفاں
حاجی حضرت محمد دوست بود	نامِ او چوں شمس روشن در جہاں
چوں ز دنیا دار فانی رخت بست	آمدہ در گریہ حبلہ انس و جہاں
آفتابِ معرفت تاریخ او	ہا تقی از غیب گفت ناکجاں

احمد تو کے رسی در وصفِ او
فیضِ بے پایاں ز روحش پاک خواں





فوائد عثمانیہ و مکتوبات

معمولات و ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ کا متبرک مجموعہ جو کہ نہایت دیدہ زیب طباعت و عمدہ کاغذ پر محض برائے افادہ منتسبین حضرات کرام کے طبع کرایا گیا ہے۔ بقیہ چار روپے علاوہ محصول ڈاک کے پتہ ذیل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ کتاب بھی اسی پتہ سے مل سکتی ہے۔ فقط

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی معرفت دکان حاجی غلام حید خاں
غلہ منڈی
ہساول نگر

(صدیقہ پریس ملتان شصا)

Maktabah.org

This book has been digitized by www.maktabah.org.

Maktabah.org does not hold the copyrights of this book. All the copyrights are held by the copyright holders, as mentioned in the book.

Digitized by Maktabah.org, 2011

Files hosted at Internet Archive [www.archive.org]

We accept donations solely for the purpose of digitizing valuable and rare Islamic books and making them easily accessible through the Internet. If you like this cause and can afford to donate a little money, you can do so through Paypal. Send the money to ghaffari@maktabah.org, or go to the website and click the Donate link at the top.

www.maktabah.org